



# لوہا ہاں لیا ہم نے

از فاطمہ خان



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

## لومان لیاہم نے

## ازفاطمہ خان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



موسم صبح سے خراب تھا سب نے مل کر بارش انجوائے کرنے کا پلان بنایا تھا  
ادھر بارش کی پہلی بوند زمین پر پڑی ادھر سب کے واٹس ایپ گروپ پر گروپ کی  
چیف کا میسج موصول ہوا ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا تھا سب اپنے کام چھوڑ چھاڑ کر گھر  
کے پیچھلے حصے کی طرف بڑھے تھوڑی سی بھی دیر ہونے کی صورت میں گروپ کی  
چیف نے انہیں اپنے گروپ سے ایک دن کے لیے نکال باہر کر دینا تھا اور وہ بیچارہ یا  
بیچاری ہے بھر کر رہ جاتا کسی کو بھی گروپ کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں  
تھی ہاں چیف کا جب دل کرتا رول بدل دیتی اور سب صرف احتجاج کرتے رہ جاتے  
جیت ہمیشہ چیف کی ہوتی

وہ سب آگے پیچھے گھر کے پیچھلے لان میں داخل ہوئے بارش نے بھی اب زور پکڑ لی  
تھی سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی وہ سب مسرور دیکھائی دے رہے تھے ان سب  
کی ایک دوسرے میں جان تھی تکلیف ایک کو ہوتی درد سب کو ہوتا خوشی ایک کی ہوتی  
اس کی خوشی میں خوش وہ سب ہوتے

"ویلم ٹوفیری لینڈ" چیف نے پر خوش انداز میں ان کا خوش آمدید کہا

"چیف تم کیوں بھول جاتی ہوں ہر بار یہاں صرف فیری نہیں ہے ہم بیچارے مظلوم

مرد بھی اس گروپ کے اہم فرد ہے "عمار ناراضگی سے گویا ہوا

دوسری طرف پروا کیسے تھی

"او کے او کے لڑکیوں کی طرح ناراضگی دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے" چیف نے

مزاق اڑایا

عمار نے گھو کر اسے دیکھا کچھ بھی چیف کے خلاف کہنے سے پرہیز کیا کیونکہ عمار کو یہ

موسم اکیلے انجوائے کرنا کا بلکل موڈ نہیں تھا

یہ گروپ اٹھ لوگوں پر مشتمل تھا جن میں شارق، روما، ولید، رانیہ، عمار، افشاہ، بہروز

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور گروپ کی سب سے اہم فرد جس کے بنایہ گروپ ادھورا تھا وہ تھی زرشالہ صاحبہ

جس کا حکم پر سب لیبک کہتے تھے کریزی گروپ اس وقت بارش کو دیکھ کر پاگل ہی ہو

رہے تھے لڑکیاں تو لڑکیاں لڑ کے بھی بارش میں اچھل کود رہے تھے ساتھ ساتھ

فٹبال کھیل رہے تھے ایک دوسرے سے بال کھینچ رہے تھے اس وقت کوئی بھی انہیں

دیکھ کر نہیں کہہ سکتا تھا یہ سب معزز گھرانے کے بچے ہیں

"روما تم نے اب کی بار مجھے بال لینے کے بہانے لات ماری نہ تو مجھ سے برا ہوئی نہیں ہو

گا "روما کی تیسری بار لات کھا کر عمار بلبلا اٹھا

"تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں اور خبردار جو مجھے آنکھیں دیکھائی تو یہ روب اپنی پانچویں

گرل فرینڈ پر جا کر جمانا" اس نے دانت چبا کر کہا

"تم تو یوں ہی جل جل کر مارو گئی میری ان حسیناؤں سے" اس نے دانت نکال کر اسے

چڑایا

"تم دنوں یہاں کیا کھسر پھسر کر رہے ہوں عمار کے بچے ہماری ٹیم ہار رہی ہے اور

تمہیں روم صاحبہ سے لڑنے سے فرست نہیں ہے" ولید غصے سے چلایا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوائے میں لڑتا ہوں یا یہ آفات کی پوریا مجھے تنگ کرنے پہنچ جاتی ہے ہر جگہ اتنا زور کا

مارا مجھے اس جنگلی بلی نے" اس نے اپنی دائیں ٹانگ پکڑ کر ڈھائی دی

روما کے ساتھ ساتھ پاس کھڑی رانیہ کی بھی ہنسی چھوٹ گئی

"اللہ اللہ عورتوں کی طرح دھائیاں دینا تو چیک کروں عمار باجی کی" رومانے ہنس کر

مزاق اڑایا

"تمہاری تو ایسی کی تیسری صبر کروں آج تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچوں گئی" اس نے

روما کے پیچھے ڈور لگائی روما آگے آگے عمار اس کے پیچھے پیچھے

"اوائے مرد ہے تو ہم مردوں سے مقابلہ کروں نا اس بیچاری پر اپنے مرد ہونے کا ثبوت نہ دوں" بہروز نے دور سے ہانگ لگائی

اس کی بات پر عمار نے مڑ کر خون خوار نظروں سے اسے گھورا

"چل آؤ پھر میدان میں آج دو دو ہاتھ ہو ہی جائے بہت آئے لڑکیوں کے سامان لمبی لمبی چھوڑنے والے

عمار نے روما کو چھوڑ کر بہروز کی طرف ڈور لگائی جو بیچارہ کہہ کر پچھتا رہا تھا

پھر کیا آگے آگے بہروز اور عمار اس کے پیچھے ولید اور شارق لڑکیاں کھڑی انہوں دیکھ کر مسکرا رہی تھی

زرشالہ کے دماغ میں شیطانی خیال آیا اس نے موبائل ان کر کے ان کی ویڈیو بنانی شروع کی وہ سب لڑنے جھگڑنے میں مصروف تھے انہوں علم بھی نہیں ہو سکا اب یہ ویڈیو زرشالہ صاحبہ انہوں بلک میل کرنے کے لیے استعمال کرنے والی تھی اپنے بہت سے کام بنا چوچرا کیے ان بیچاروں سے نکلوانے تھے

"ہائے اماں مڑ گیا ہائے میری دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی" بہروز سہلپ ہو کر زمین پر ڈھرام سے گرا عمار اتنی سپیڈ میں اس کے پیچھے ڈور رہا تھا کہ اس کے گرنے کے بعد اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پایا اسکے پیچھے ولید اور شارق ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے اس میں بہروز کی دھائیاں دب کر رہ گئی

"ارے کبختوں اٹھو میری سانس بند ہو رہی ہے اللہ پوچھے تم لوگوں سے میری ہڈی پسلی تو رکھ کر دی ہائے اماں" وہ روز روز سے چلا رہا تھا

ان کی یہ حالت دیکھ کر لڑکیاں ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی لڑکے کسی نا کسی طرح اٹھ کر ان کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے چاروں کچھڑ میں لٹ پٹ تھے انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر سب کے قہقہے فضا میں گونج رہے تھے وہ ایسے ہی تھے زندہ دل ہر لمحے کو دل سے انجوائے کرنے والے لڑتے جھگڑتے رہتے ایک دوسرے کے لیے آوروں سے لڑنے کو تیار رہتے تھے اگر کوئی اس گھر میں ان سے الگ تھلگ تھا تو وہ تھا اس گھر کا سب سے بڑا اور لاڈلہ بیٹا اے اس پی

زالان خان

.....

"روک جاؤ وہی سب کے سب خبردار اس حالت میں انداز گھسنے کی کوشش بھی کی تو"  
 داجی کی کڑک دار آواز سے جو جہاں کھڑا تھا وہی روک گیا سب نے خون خوار نظروں  
 سے زرشالہ کو دیکھا

"تم تو کہہ رہی تھی داجی اور داد اپنے روم میں ہے آپ سب بے فکری سے آ جاؤ اور  
 یہاں سامنے دیکھو داجی غصے میں ہم سب کو گھور رہے ہیں"

بہروردھی آواز میں غرایا سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

"میں نے کوئی دھکا نہیں دیا تم سب کو میں جب آرہی تھی وہ لوگ روم میں آرام فرما  
 رہے تھے مجھے کیا پتا تھا داجی جاگ رہے ہوں گے" اس نے کمال معصومیت سے کہا وہ  
 اچھے سے جانتی تھی داجی لاؤنچ میں بیٹھے ٹی وی پر اپنا پسندیدہ سیاسی پروگرام دیکھ رہے  
 تھے لڑکوں کو مزہ چکھانے کا اتنا اچھا موقع وہ ضائع نہیں کر سکتی تھی

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ اس گھر کے مردوں کو تو دیکھو کچھڑ سے لٹ پٹ کوئی شرم ہوتی

ہے کوئی حیا ہوتی ہے حیر چھوڑوں تم جیسے ہنجر کام چور مرد کیا جانے وہ ہوتی کیا ہے"

داجی فل فام میں آ کر گرے

لڑکیوں نے اپنا قہقہہ بہت مشکل سے روکا

"اور تم سب لڑکیاں شرم تو نہیں آتی اگلے ہفتے امتحان ہے تم چاروں کے اور تم سب کو

فرصت ہی نہیں کھلنے کھودنے سے" اب ان کے توپوں کا رخ لڑکیوں کی طرف تھا

لڑکوں کے دل پر ٹھنڈک پر گئی شارق نے کیہنی مار کر رانیہ کو متوجہ کیا اس کے دیکھنے

پر اسے آنکھ مار کر چھڑیا رانیہ نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے وارنگ دی

"داجی میں بھی انہیں یہی بات سمجھانے گئی تھی ان سب نے وہ اوڈھم مچایا ہوا تھا اللہ

توبہ مجھے بھی زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا" زر شالہ صاحبہ نے ہمیشہ کی طرح اپنا بچاؤ

آپ کیا

"داجی کی چچی اللہ مارے میسنی جھوٹی ہمیں خود بلا کر کیسے منکر ہو رہی ہوں تم" روما

نے زبردستی احتجاج کیا اپنے ہاتھوں کو مشکل سے روکا نہیں تو اس کا دل کر رہا تھا ابھی

زر شالہ کا گلہ دبا دے

"ہاں میرا بچہ آدھر آؤ تم میں جانتا ہوں یہ سب ان سب کی کارستانی ہے تم تو بہت

معصوم ہوں" انہوں نے باہے پھلا کر اسے اپنے پاس بلا یا وہ بھی موقع ضائع کیے بنا ان

کے پاس گئی باقی سب نے اسے غصے سے گھورا فل وقت وہ بدلہ لینے کے پوزیشن میں نہیں تھے

"تم سب کیا کر رہے ہوں جاؤ اپنے اپنے پورشن کو"

"داجی یہ زرشالہ ایک نمبر کی جھوٹی ہے یہ سب اس کے کیا دھرا ہے" شارق نے ہمت کر کے سچ کہا

"اوائے خبر دار جو کسی نے میری لاڈلی پر جھوٹا الزام لگانے کی کوشش کی تو"

"داجی آپ ہمیشہ کی طرح ہم سب کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں"

عمار نے غم سے چھوڑ لہجے میں کہا

"یہ ایکٹنگ کہی اور جا کر کروں میرے داجی کو میرے خلاف کرنے کی ضرورت نہیں

ہے" زرشالہ نے انہیں زبان نکال کر چھڑایا

"دیکھ لے گے ہم تمہیں بھی بے ایمان لڑکی" افشاں نے لاگ لگائی سب نے غصے سے

اس چیڑیل کو گھورا اپنے اپنے منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے

"زرشالہ بچے تم بہت خراب ہو دیکھو وہ سب کیسے ناراض ہو کر گئے ہیں"

"داجی آپ صرف میرے داجی ہوں ان سب کے اماں ابا اٹھائے ان کے لاڈ پیار میرے

داجی صرف میرے ہے" اس نے لاڈ سے کہہ کر انہیں پیار سے دیکھا

"ہا ہا ایک دن ان سب کے ہاتھوں بہت مار کھاؤں گئی تم"

"کوئی نہیں کل تک سب بھول بھال جائے گے وہ" اس نے لاپرواہی سے کہا

"سب بچے کہا ہے زرشالہ بیٹے سب کو جا کر بولا لاؤ آج کی چائے سب ہماری طرف

پیے گے بانو نے سارا انتظام کر دیا ہے" دادو کچن سے نکل کر اونچی آواز میں بولی

"ارے نیک بخت دل خوش کر دیا تم نے تو"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس بس آپ کے لیے سب پر ہیزی کھانا ہے آپ زیادہ خوش ناہوا" داجی نے برا سا

منہ بنا یا زرشالہ نے انہیں دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ سمجھایا مطلب تھا آپ

بے فکر رہے میں ہوں نا داجی نے سر ہلا کر اوکے کیا

اس نے سب کو گروپ میں وائس میسج چھوڑا سارے نا دیدے اپنی تازی تازی

بے عزت بھول بھال کر ان دھمکے

.....

"بڑی ماں آج کوئی سپیشل دے ہے کیا جو آپ کے کچن سے مزے مزے کی خوشبو آ رہی ہے" اس نے آگے بڑھ کر بڑی ماں کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے پوچھے

"بس ادھر کچھ اچھا بنا ادھر تم بن بلائے مہمان بن کر نازل ہو جاتی ہوں میں پوچھتا ہوں تمہیں کوئی اور کام نہیں ہے ہر وقت لوگوں کے گھروں میں جھانکتی رہتی ہوں"

بہروز نے کچن کے دروازے سے ٹیک لگا کر طنز کیا

جس کا زرداری پر رتی برابر کوئی فرق نہیں پڑا مزے سے ایک ایک برتن کا ڈھکن کھول کر اس میں جھانک رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"خبردار جو میری بیٹی کو کچھ کہا تو یہ تم سے زیادہ میری بیٹی کا گھر ہے" صبا بیگم نے بیٹے کو دیکھ کر آنکھیں دیکھائی

"آپ ایسے چھوڑے بڑی ماں یہ بتائیں یہ سب کا خوشی میں بنایا جا رہا ہے آج تو میری ماجھا ہو گئی ہے اتنے مزے مزے کے کھانے وہ بھی میرے اور زالان بھائی کے پسند کے ہائے..." ایک لمبے کے لیے روکی پر بڑی ماں کو دیکھا خوشی سے چلائی

"ہائے بڑی ماں کیا زالان آرہے ہیں"

انہوں نے سر اثبات میں ہلایا

"اللہ اللہ کتنے دوھکے باز ہے مجھے بتایا تک نہیں کتنا مس کرتی ہوں میں انہیں اور انہیں

میری کوئی پرواہ ہی نہیں" آخر میں وہ روہانسی ہوئی

"آرام سے بیٹا پہلے میری بات تو سن لوں وہ تمہیں سر پر اتر دینے والا تھا اس لیے نہیں

بتایا" انہوں نے پیار سے سمجھایا

زر شالہ کھول اٹھی

"آہا اب مز آئے گا میرے پار ٹر آرہے ہیں" اس نے چھک کر کہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ہاں ایک اور تمہارا حمایتی آرہا ہے" بہروز نے جل بون کر کہا

"تم تو ایسے ہی جیلس ہونا میری مقبولیت سے"

"جیلس ہوتی ہے میری جوتی"

"ہا ہا ہا دیکھا جوتی تو ہو رہی ہے نا" اس نے تنگ کیا

"بس کروں تم دنوں بس تم سب کو لڑنے کا کہ دوں اور تو کسی کم کے نہیں ہوں"

"بڑی ماں بہروز نے آپ کے سامنے مجھے باتیں سنائیں ہیں" اس نے منہ بنا کر شکوہ کیا

"ہاں ہاں تم تو بدلے میں شہد میں ڈبو ڈبو کر مجھ پر جوانی حملہ کر رہی تھی نا"

"مجھے تمہارے منہ نہیں لگنا بڑی ماں میں جلدی سے تیار ہو کر آتی ہوں آج کا ڈنر آپ

کی طرف کروں گی" اس نے خوشی خوشی اپنا پلین بتایا اور بھاگ کر باہر نکلی

"مام آپ ہر بار اس چیڑیل کا ساتھ دیتی ہے میں تو کوئی لگتا ہی نہیں ہوں آپ کا نا"

"جانتے ہوں بن ماں کی بچی ہے ہم سب سے اتنا پیار کرتی ہے اور ہم سب کو بھی وہ

بہت عزیز ہے" انہوں نے اپنے لخت جگر کو پیار سے سمجھایا اس نے مسکرا کر اپنی ماں کو

دیکھا واقعی اس گھر کے لوگ ایک دوسرے سے سچے دل سے پیار محبت کرتے تھے

ایک دوسرے کے لیے ان کے دلوں میں کوئی کوھٹ نہیں تھی یہی سب باتیں تو

انہوں ایک دوسرے سے باندھ کر رکھے ہوئی تھی

.....

عبدالرحمن صاحب کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی ان کا تعلق سوات کے پھٹان قبیلے سے

تھا کچھ مجبور یوں کی وجہ سے انہیں اپنا گھر اپنے رشتے سب چھوڑ چھاڑ کر لاہور آنا پڑا

یہاں پر بھی ان کا اچھا خاصہ کاروبار تھا جو اب ان کے تینوں بیٹے سنبھال رہے تھے سب سے بڑے صد صاحب تھے جن کی شادی وہی لاہور کے ایک پھٹان گھرانے میں صبا سے ہوئی تھی جن کے دو بچے تھے سب سے بڑا زلالان خان اس گھر کا لاڈلا اور بڑا ہوتا داجی اور دادو کی جان تھی جو آج کل اے اس پی کے عہدے پر فائز تھے صرف اور صرف اپنے شوق کی وجہ سے اپنا بسا بسا یا کاروبار چھوڑ کر ملک و قوم کی خدمت کرنے میں مصروف آج کل اس کی پوسٹنگ اسلام آباد میں تھی اس لیے وہ گھر والوں سے دور تھا دوسرے نمبر پر بہرور تھا جو ابھی زیرِ تعلیم تھا لاہور کے اچھی یونیورسٹی سے ماسٹرز کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسرے نمبر پر احمد صاحب تھے ان کی بیوی صبا کی چچا زاد بہن تھیں صائمہ بیگم ان کے تین بیٹے تھے بڑے دو جڑواں تھے شارق اور ولید بہرور کے ہم عمر وہ تینوں ہی بزنس میں ماسٹرز کر رہے تھے تیسرے نمبر پر تھا عمار ایک نمبر کا ڈرامے باز سب کی ناک میں دم کر کے رکھا ہوا تھا وہ یونیورسٹی کے دوسرے سال میں تھا اپنے بھائیوں کے نفس قدم پر چلتے ہوئے وہ بھی بزنس میں ماسٹرز کر رہا تھا وہ چاروں یونیورسٹی میں اکثر ساتھ ہی پائے جاتے انہیں کبھی کسی اور کی کمپنی کی ضرورت ہی نہیں پڑی

عبدالرحمن صاحب کے تیسرے بیٹے ولی اللہ تھے ان کی بیگم عبدالرحمن صاحب کی دوست کی بیٹی تھی صفوان کی تین بیٹیاں تھیں بڑی دوان کی بھی جڑواں تھی جو شارق اور ولید سے دو سال چھوٹی تھی افشاں اور رانیہ وہ بھی یونیورسٹی کے دوسرے سال میں تھی پر ان لوگوں نے یہاں لڑکوں کا مقابلہ نہیں کیا تھا وہ اکنامکس میں ماسٹرز کر رہی تھی اس کے بعد روما صاحبہ تھی جو ابھی ابھی سیکنڈ ایئر کے ایگزیم دے کر فارغ ہوئی تھی

آخری نمبر پر زرشالہ کے ابو تھے جو زرشالہ کے پیدا ہوتے ہی ایک سال بعد اپنی بیگم کے ساتھ کسی پارٹی سے واپس آتے ہوئے کار آکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے تھے ایسے زرشالہ اپنے داعی اور دارو کی رہنمائی میں پڑھیں پلی مگر ان سب سے زیادہ وہ زالان کے قریب رہی تھی بچپن سے ہی وہ اس کا ہر لاڈ اٹھا آ رہا تھا زرشالہ کوئی بات کرتی اور زالان اسے پورا نہیں کرتے یہ ناممکن سی بات تھی زالان سے پورے تیرا سال چھوٹی تھی ابھی ابھی روما کے ساتھ سیکنڈ ایئر کے ایگزیم دے کر مزے سے گھر پر آرام فرما رہی تھی

عبدالہاؤس چار گھروں پر مشتمل تھا جس کی مین ایک ہی دیوار تھی اندر چار ایک جیسے گھر

تھے جو ایک دوسرے سے جوڑے ہوئے تھے ہر گھر کا راستہ ایک دوسرے سے جوڑا تھا لان سب کا مشترکہ تھا مین گیڈ کے پاس سب سے پہلا گھر حاجی دادا اور زر شالہ کا تھا سب کے بے حد اصرار پر بھی حاجی نہیں مانے تھے انہوں نے زر شالہ کو اس کے باپ کے گھر میں رکھ کر خود اس کی پرورش کی تھی ان کے گھر کے پیچھے ایک خوبصورت لان تھا جس پر سب بچوں کا قبضہ تھا درخت ہی درخت چار سو پہلے ہوئے تھے جس میں زیادہ تر پھلوں کے درخت تھے آج کل آم کا سیزن تھا دوپہر میں سب یگ جینز لیسن مل کر ان کچے آم پر ہلا بول دیتے تھے

وہ کب سے بڑے پاپا کے لاؤنچ میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا اس کی بے چینی بڑھ رہی تھی انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بے زاری سے صوفے پر بیٹھ کر ٹی وی ان کی اب وقت گزرنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا

"لوجی بھو کی نا دیدی پہنچ گئی یہاں وقت سے پہلے ہی تمہیں اپنے گھر میں آرام نہیں ملتا کیا" وہ اپنے خیالوں میں گم تھی بہروز کی آواز پر اچھل کر رہ گئی

"بد تمیز انسان تمہیں زرا میسز نہیں ہے ایسے اتا ہے بندہ ابھی میری جان نکال جاتی تو"

اس نے غصے سے اسے گھورا

"ہاہا ہائے کاش تم سے جان چھوٹ جائے مگر اتنی اچھی قسمت نہیں ہے ہماری کہ تم جیسی بھوکی سے جان چھوٹ جائے" اس نے زرشالہ کے ہاتھ سے ریموٹ چھین کر کہا

"یہ بھوکی بھوکی کیا لگا رکھا ہے تم نے ہاں تمہارا کمایا نہیں کھاتی اپنے باپ کے بھائی کے

گھر بیٹھی ہوں وہ ہی کمار ہے ہیں جس دن اس گھر میں تمہاری کمائی آنے لگی نا اس دن

مجھ پر اس گھر کا کھانا حرام ہی سمجھو"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ٹرخ کر جواب دیا

"کھاؤ قسم تب تم واقعی اس گھر کا کھانا نہیں کھاؤ گئی"

"دافع ہو جاؤ یہاں سے جس دن کمانے لگے تب کی تب دیکھوں گئی کہی قسم کھا ہی نا

لوں" اس نے گھور کر اسے دیکھا نظروں ہی نظروں میں اسے زندہ نگل رہی تھی

"ہاہا ہا بس اتنا ہی تھا تم اور ہم سب کا جینا آسان کر لوں ہو ہی نہیں سکتا" بہروز نے

سرچنگ کرتے ہوئے اسے مزید غصہ دینا چاہا

اب کی بارز رشالہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا آگے بڑھ کر ریموٹ اس کے ہاتھ سے  
چھین کر اپنا فیورٹ پروگرام لگایا

بہروز نے غصے کا اسے دیکھا مگر اگلی بھی زرشالہ تھی اس پر اس کی گھوری کارتی برابر  
عصر نہیں ہوا

"چڑیل ناہوں تو قبضہ گروپ" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا آٹھ کر جانے لگا زرشالہ نے  
ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنے کام میں مگن ہوں گئی بہروز مڑا صوفے کے پیچھے جا کر  
ارشاد کے بال زور کھنچے اور باہر کی طرف ڈور لگائی  
"بہروز کے بچے تم میرے ہاتھوں سے ایک دن ضرور ضائع ہو جاؤ گے"

زرشالہ نے اپنے سر کو تھام کر ہانگ لگائی

"ابھی میری شادی نہیں ہوئی حوا مخواہ میرے معصوم بچوں کو بیچ میں مت کھسیٹو" اس  
نے باہر سے ہی ہانگ لگائی

"تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں" اس کا سر درد کر رہا تھا بدلہ لیے بنا زرشالہ کا غصہ حتم  
ہونے والا نہیں تھا اس نے ریموٹ پھینک کر باہر کو ڈور لگائی اب بہروز آگے آگے

زرشالہ اس کے پیچھے اپنی چپل اٹھے نشانہ لگانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی بہرہ زنی  
گھر کا دروازہ کھولا باہر کو ڈور لگائی وہ اس کے پیچھے بھاگی باہر نکلتے ہوئی اندر آتے وجود  
سے زور کا تصادم ہوا اس نے عرصے سے اوپر دیکھا

"ہائے زالان آپ آگے" چپل نیچے پھینک کر زور سے چلائی اور زالان کے گلے لگ گئی  
"ہائے زالان میں آپ کو بتا نہیں سکتی میں نے آپ کو کتنا مس کیا میرا تو بس نہیں چل  
رہا تھا کہ اڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاؤ" اس نے خوشی سے چہک کر کہا

"میری پیاری سی گڑیا زالان نے بی ہر لمحہ اپنی گڑیا کو بہت مس کیا میری گڑیا کسی ہے  
اور اتنا غصہ کیوں کر رہی تھی ابھی کچھ ٹائم پہلے" زالان نے دھیرے سے اسے خود سے

الگ کیا اس کے ماتھے پر بھوسہ دیا ان دنوں کی محبت ایسی ہی تھی جان تھی ایک  
دوسرے میں ان کی زالان دن میں دس بار سے فون کرتا اگر تھوڑا لیٹ ہو جاتا تو  
زرشالہ فون پر فون کر کر کے اسے پاگل کر دیتی وہ دور ہو کر بھی پاس تھے دن بھر کی  
روداد ایک دوسرے کو سنا کر ہی چین سے سو پاتے زالان اتنے تف روٹین بھی کبھی اپنی  
گڑیا سے غافل نہیں ہوا تھا وہ ساری دنیا کو بھول سکتا تھا پھر اپنی گڑیا کو نہیں

.....

وہ سب سے مل کر اپنے کمرے میں گیا سفر کی تھکان اتار کر فریش ہونا چاہتا تھا کمرے کا دروازہ جیسے ہی کھولا سارا کمر اچھولوں سے بھرا پڑا تھا اس نے مسکرا کر آنداقدم رکھا بیڈ پر خوبصورت سا گفٹ پیک پڑا ہوا تھا ساتھ ہی ایک چیت بھی اس نے اٹھا کر پڑھا

"ویلیکم ٹو ہوم سویٹ ہوم میرے پیارے سے کیوٹ سے دوست یہ سب آپ کی گزری ہوئی سالگرہ کا ایک چھوٹا سا تحفہ ہے امید ہے آپ کو پسند آئے گا

فقط آپ کی معصوم سی بھولی سی گڑیا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان کی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے آگے بڑھ کر گفٹ کھولا اس میں خوبصورت بلک شلوار قمیض کے ساتھ پشاور کی چیل اور ایک خوبصورت سی واچ تھی اس نے سب اٹھا کر دیکھا اس کی سالگرہ پر ڈھیر سارے تحفے وہ اسلام آباد بھی بھجوا چکی تھی

"یہ لڑکی بھی ناپاگل ہی ہے اتنا سب کچھ تو پہلے بھی دے چکی ہے اور اب یہ سب کچھ"

اس نے مسکرا کر سوچھا پھر وہی شلوار قمیض اٹھا کر واش روم کی طرف چل پڑا اب اسے

یہی ڈریس پہن کر نیچے جانا تھا باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر بالوں میں کنگھی کرنے لگا خوب سار اپر فیوم خود پر چھڑکا کر اس نے پشاوری چپل پہنے واچ کو اپنے چوڑے بازوؤں پر باندھ کر باہر آیا سامنے ہی زر شالہ کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی

زالان نے اسے دیکھا

بلک شاٹ فراق میں ریڈ دوپٹا اور ریڈ گو سے پہنے بال کھولے چھوڑے وہ اس وقت واقعی گڑیا ہی لگ رہی تھی زالان نے مسکرا کر اسے دیکھا

"تھینک گاڈ آپ تیار ہوں گئے مجھے یقین تھا آپ میرا دیا ہوا ڈریس ہی پہنوں گے"

اس نے ایک تفسلی نگاہ زالان پر ڈالی

تنے کالر کی بلک شلوار قمیض، آستین فولڈ اور سنہری روئیں والی کلائی پر بندھی گھڑی آنکھوں میں دوستانہ مسکراہٹ لیے وہ زر شالہ کو دیکھ رہا تھا

"ہو گیا میرا تفسلی جائزہ گڑیا تو یہ بتانا پسند کریں گی آپ کس خوشی میں اتنا تیار ہوئی ہے"

"اس نے حیرت سے دریافت کیا

"اچھے لگ رہے ہوں ہر دن سے بھی زیادہ ماشاء اللہ بتادوں گئی بتادوں گی اتنی جلدی

بھی کیا ہے "اس نے شرارت سے مسکرا کر اسے دیکھا

"پاگل لڑکی یہ اتنا سب کچھ کس خوشی میں کیا تم نے وہاں اسلام آباد میں بھی اتنا سب

کچھ بجا تم نے اچھا تو نہیں لگتا کہ میں اپنی گڑیا سے تحفے لیتا رہوں "

"اپنی بھی کہتے ہوں اور غیروں والی باتیں بھی کرتے ہوں "اس نے روٹھے لہجے میں

کہا

"تم تو میری سب سے پیاری والی گڑیا ہوں میری جان ہو تم میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہ

تھانا میرا فرض بنتا ہے کہ تمہیں دوں نا کہ تم مجھے روز روز گفٹ دیتی رہوں "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ سب اس لیے میرے پیارے سے زالان خان کیوں کہ آپ کی گڑیا آپ سے بہت

پیار کرتی ہے بہت زیادہ اس دنیا میں سب سے زیادہ گڑیا کی جان بستی ہے زالان خان

میں "اس نے عقیدت سے اس کی آنکھوں میں کر کہا

زالان نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

"اور زالان خان بھی اپنی گڑیا سے ساری دنیا سے بڑھ کر پیار کرتا ہے اس کی جان ہے

گڑیا میں "اس نے بھی پیار سے اسے دیکھ کر کہا

"اچھا چلے وہاں سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں" "وہاں کہا" اس نے حیرانی سے پوچھا  
 "آپ چلے میرے ساتھ سب پتا چل جائے گا" اس نے اپنا ہاتھ زالاں کے سامنے  
 پھیلا یا زالاں نے کچھ بھی پوچھے بنا اس کا ہاتھ تھام لیا وہ آنکھیں بند کر کے اپنی گڑیا پر  
 یقین کرتا تھا وہ ہر اس راستے پر چلنے کو تیار تھا جاہا سے اس کی زرشالہ لے کر جائے وہ  
 آف بھی نا کرتا

.....

جیسے ہی دنوں دا جی کے پورشن میں دروازے سے اندر داخل ہوئے ساری لائیٹس  
 آف تھی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اندھروں میں کچھ بھی دیکھائی نہیں دے  
 رہا تھا چانک لاؤنچ کی ساری لائیٹس ان کر دی گئی

Happy birthday to you happy birthday dear  
 zalaan

سب نے ہم آواز ہو کر اسے وش کیا اس کی سا لگرہ پیچھلے ہفتے گزر گئی تھی یہ سب اس  
 کے لیے سرپرائز ہی تھا

اس نے حیران نظروں سے سب کو دیکھا پھر زرشالہ سے مخاطب ہوا  
 "یہ سب کیا ہے گڑیا" اس نے خوشی سے بھرپور لہجے میں دریافت کیا  
 "یہ سرپرائز تھا آپ کے لیے مجھے بہت دیر سے پتا چلا آپ کے آنے کا بس کم وقت میں  
 جتنا ہو سکا ہم سب کریزی گروپ نے مل کر رینج کر دیا"

اس نے چہک کر اسے اپنے کارنامے سے آگاہ کیا اس کے لیے آج کا دن بہت خاص تھا  
 آج اس کا دوست اس کے ساتھ کھڑا تھا اتنے دنوں بعد ملاقات ہوئی تھی خوشی اس  
 کے انگ انگ سے جھلک رہی تھی  
 "چلے آئے کیک کاٹے"

"اب آ بھی جائے آپ دنوں قسم سے کیک دیکھ دیکھ کر میرے منہ میں پانی آ گیا"

عمار نے نادیدے پن سے کیک کو دیکھ کر ہونٹوں پر زبان پھری  
 "ہو ہی چھوڑے ایک نمبر کے نادیدے کہی کے جیسے کبھی کیک دیکھا ہی نہیں تم نے  
 "

پاس کھڑی رومانے اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں مار کر کہا

وہ درد سے بلبلا اٹھا

"دیکھ لوں گا تم سیڑھے ہوئے کریلے کو بھی میں"

عمار نے دانت پیس کر غصے سے اسے گھورا

"تم دنوں تو اپنی چونچ بندر کھا کروں ہر وقت ٹر ٹر دماغ کی دہی کر دیتے ہوں"

ولید جوان دنوں کے ساتھ ہی کھڑا تھا گھور کر دنوں کو دیکھا

"ہاں تمہارا تو بہت دماغ ہے نا جیسے بن دماغ کے الو"

افشاں نے بڑبڑا کر کہا جو ولید کے تیز کانوں نے فوراً سن لیا

"اے لڑکی پورے دو سال بڑا ہو تم سے تمیز سے بات کیا کروں بد تمیز کہی کی اتنا

ہینڈ سم بندہ ہوں تمہیں کہاں سے الو دیکھائی دے رہا ہوں"

اس نے موڑ کر خون خوار نظروں سے افشاں کو گھورا

"ہا ہا اپنی نزدیک کی نظر ٹھیک کروالوں میرے بھائی لگتا ہے شیشہ دیکھ کر خوش منہی

میں مبتلا ہو گئے ہوں ہینڈ سم اور تم ہا ہا ہا"

شارق نے پیچھے سے ہانگ لگائی

اس سے پہلے کے وہ کوئی کرا کر اساجواب دیتا لان اور زرشالہ ٹیبل کے پاس پہنچ گئے  
سب بڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے بچوں کے اصرار پر آتو گئے تھے مگر آپ دور بیٹھے  
ان سب کے ہستے مسکراتے چہروں کو پیار سے تک رہے تھے

"یار میں اب بچا تو نہیں ہوں پورے تینتیس سال کا مرد ہوں میں بچوں کی طرح کیک  
کاٹے اچھا تھوڑا ہی لگاؤ گا"

سب کو وہاں دیکھ کر اس نے زرشالہ کے کان میں سرگوشی کی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"کوئی نہیں بوڑھے آپ اتنے بینڈ سم تو ہوں تینتیس سال کے ہو گئے ہوں تو کیا ہوا  
لگتے تو آج بھی بہروز کے چھوٹے بھائی ہی ہوں"

اس نے زور سے کہا تاکہ بہروز بھی سن سکے

اور اس نے واقعی سن بھی لیا

"کیا کہا تم نے ہائے ہائے میرے خوبصورتی کی تو دنیا دیوانی ہے ظالم لڑکی تمہیں کیا پتا  
میں جہاں سے گزرتا ہوں لڑکیاں بے ہوش ہونے لگتی ہے"

اس نے فخر سے کالر کو اداس سے پکڑ کر کہا

"تو کس نے کہا ہے ہفتہ ہفتہ بھرنا نہایا کروں لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی تمہارے  
پینے کی بدبو سے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا جاتے ہیں یہ تو ہماری ہمت ہے جو تمہارے  
ساتھ گزارا کر رہے ہیں"

شارق نے معصومیت سے کہا

سب کا فہمہ بے سہتا تھا

"تمہیں تو آج میں زندہ نہیں چھوڑوں گا شارق کے بچے میں تمہیں ایسا گندہ انسان نظر  
آتا ہوں"

بہروز نے مڑ کر اسے گھورا

"بس کروں تم سب خبردار اب کسی نے کچھ کہا تو بچے نہیں ہو جب دیکھوں لڑ رہے  
ہوتے ہوں"

زالان نے ڈھار کر کہا سب ایک دم چپ ہو گئے زالان سے ان سب کی جان جاتی تھی  
ایک آواز پر ہی سب سہم جاتے

زرشالہ نے انہیں دیکھ کر آنکھ ماری سب نے گھور کر اسے دیکھا

"زالان بھائی کی چچی ایک دن تم سب یاد رکھنا یہ میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی  
سب کو اپنا حمایتی بنایا ہوا ہے میسنی نہ ہو تو"

بہروز نے دھیمے لہجے میں کہا

سب نے ایسے منہ بنایا جیسے کہ رہے ہوں رہنے دے بھائی یہ ڈائیلاگ بعد میں مارلینا  
زالان نے سب کے کہنے پر کیک کاٹا پھر کیک کا پیس اٹھا کر پاس کھڑی زرشالہ کے منہ  
میں دیا پھر جا کر داجی دادو کو کیک کھلانے لگا خود بھی ان کے ساتھ جا کر بیٹھی گیا اب  
کریزی گروپ کے موجد ہونگے انہوں نے کیک کھایا کم ایک دوسرے کے چہروں پر  
زیادہ لگایا ان سب نے مل کر زرشالہ کو پکڑ کر کیک اس کے چہرے پر لگایا

"زالان بھائی کی چچی اب آئی نا ہمارے ہاتھ"

ولید نے کیک کا ایک اور پیس اٹھا کر اس کے چہرے پر ملا وہ چلاتی رہی مگر سب نے اس  
کی ایک ناسنی دور بیٹھا زالان انہیں دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا یہ سب تو اس گھر کے  
جان تھے ان سے ہی تو گھر میں رونک تھی زرشالہ نے اپنی جان چھڑا کر داجی کی طرف

ڈور لگائی اس کی شکل کو دیکھ کر سب بے ہنس دیے اس نے منہ پھلا کر انہیں دیکھا اور  
وہاں سے واک آؤٹ کر گئی زالان اسے آوازیں دیتا رہ گیا

.....

"کیا سوچ رہی ہوں گڑیا"

"کچھ نہیں بس ان درختوں پر بیٹھے پرندوں کو دیکھ رہی ہوں"

اس نے درختوں پر نظر جمائے جواب دیا

"اچھا جی اور پرندوں کو کیوں دیکھا جا رہا ہے"

زالان نے چائے کا گپ سائڈ پر رکھ کر رخ اس کی طرف مڑ کر پوچھا

"دیکھ رہی ہوں یہ پرندے کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں نا جب دل کیا یہاں سے وہاں

اڑ گئے نا کوئی ٹینسن بس مزے ہی مزے"

"تمہیں لگتا ہے یہ سب مزے سے زندگی گزارتے ہیں گڑیا"

زرشالہ نے اثبات میں سر ہلایا

"بلکل غلط لگتا ہے تمہیں کبھی انہیں غور سے دیکھا ہے تم نے یہ کچھ کھا بھی رہے ہوتے ہیں تو ان کی نظر ادھر ادھر ہی رہتی ہے سر یہاں وہاں گھماتے رہتے ہیں کہ کوئی آکر انہیں نقصان نا پہنچا دے ان کی زندگیاں تو پوری عمر خوف میں ہی گزر جاتی ہے تھوڑی سی آہٹ پر اپنا کھانا چھوڑ کر اڑ جاتی ہے"

"واقعی یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا"

"تبھی تو کہتا ہوں تھوڑی عقل بھی استعمال کر لیا کروں لڑکی"



"زالان" وہ چلائی

وہ ہمیشہ سے زالان کو زالان ہی کہ کر بلاتی تھی بھائی کہنے کی توفیق نہیں کی وہ بچپن سے اس کے قریب رہی اس نے پہلا لفظ بھی زالان کہا تھا اس کے ٹوتلے زبان سے بہت بلا لگتا تھا اس کے بعد اس کی عادت پختہ ہو گئی زالان نے اسے کبھی نہیں ٹوکا نام بے شک لیتی تھی مگر نام لیتے وقت بھی اس کے لہجے میں ادب اور احترام شامل ہوتا تھا

"اچھا سب چھوڑوں یہ بتاؤ اب گے کے کیا ارادے ہیں تمہارے"

وہ اس وقت گھر کے پیچھلے لان میں سیڑھیوں پر بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"داجی چاہتے ہیں میں بھی بزنس لائن جوائن کروں اس لیے مجھے بزنس میں ماسٹرز کرنا چاہیے تاکہ کل کو اپنے پاپا کا بزنس سنبھال سکوں"

"یہ تو داجی نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں گڑیا"

"مگر میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے میں کیوں سنبھالوں چچا لوگ دیکھ تو رہے ہیں میرا کیا کام ہے"

"کام ہے کل کو سب کے بچے جب بزنس سنبھالے گئے تب شاید وہ انصاف بنا کر سکے اور داجی اس لیے چاہتے ہیں تم خود کو مضبوط کروں آنے والے وقت کا پتا نہیں چلتا کس دورا ہے پر لاکھڑا کرے"

زالان نے اسے آرام سے سمجھایا

"ٹھیک ہے مگر میں بہروز کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن نہیں لوں گی مجھے اور روما کو دوسری یونیورسٹی میں داخل ہونا ہے پتا تو ہے ان کے کارنامے وہ وہاں بھی ہمیں معاف نہیں

کرے گئے افشاں اور رانیہ کو بھی ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں "

اس نے لاڈ سے کہا

"ٹھیک ہے جہاں میری گرڈیا کہے گئی وہی ایڈ مشن کروادوں گا تمہارا "

"یہ ہوئی نابات لو یو سوچ "

اس نے خوشی سے نعرہ لگایا

"لو یو ٹواب اٹھو مجھے بھی زرا دامیر کی طرف جانا ہے کچھ ضروری کام ہے پھر سب کو کہنا تیار رہے اج ڈیز میری طرف سے ہوں گا "

اس نے زرشالہ کے چہرے پر ہلکے سے تھپکی دی پھر اٹھ کر چلا گیا

زرشالہ نے مسکرا کر اسے جاتا دیکھا پھر موبائل نکال کر ریزی گروپ کو میسج کیا

جانتی تھی وہ نادیدے ڈنر کاسن کر خوشی سے جھوم اٹھے گے ....

.....

"ہائے اللہ کتنی بڑی یونیورسٹی ہے "

رومانے منہ کھولے ادھر ادھر دیکھ کر اشتیاق سے کہا  
 "منہ بند کروں نادیدی نہ ہو تو دیکھوں لوگ کیسی عجیب نظروں سے تمہارے کھولے  
 منہ کو دیکھ رہے ہیں"

زرشالہ نے ہاتھ سے اس کی تھوڑی کو پکڑ کر اس کا منہ بند کیا  
 "تو ان سب کے باپ کے گھر سے کھاتے ہیں جو لوگوں کی پرواہ کروں میں"  
 "میںز میری جان میںز بھی کسی چڑیا کا نام ہے پر ہک ہا تم کیا جانو وہ کیا ہوتی ہے تمہاری  
 کوئی عزت ہوتی تو تمہیں اندازہ ہوتا نا"

زرشالہ نے ایک نظر عمارت پر ڈال کر طنزیہ لہجے میں کہا  
 "ہاں ہاں ساری عزت تو زرشالہ صاحبہ کی ہے گھر بھر میں سب ہی تو تمہیں عزت ہی  
 دیتے رہتے ہیں میرا منہ نہ لگو تم"

اس نے بھی اپنی طرف سے کراڑا سا جواب دیا  
 اس سے پہلے کے تیسری جنگ عظیم شروع ہوتی زالا ان کی طرف آتا دیکھائی دیا  
 وہ دنوں بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوئی تھی زالا ان سپیسلی زرشالہ کے لیے دو دن کی

چھٹی لے کر آیا تھا

"لوں تم دنوں کا ایڈمیشن کروادیا میں نے دیکھوں میں تم دنوں کو بہت آرام سے سمجھا رہا ہوتا مجھے کسی قسم کی بھی شکایت موصول نہیں ہونی چاہیے"

"آپ فکر مت کرئے زالان ہم کوئی ایسے ویسے تھوڑے ہی ہے"

"ہاں تبھی تو کالج میں پرنسپل صاحب کے پوتے کو مرچوں والا سموسہ کھلا دیا تھا تم دنوں نے مل کر اور انہوں نے مجھے فون کر کے شکایت کی تھی کتنی امیر سمٹ فیل کی تھی

میں نے" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے گزر ا واقع یاد دلائی کرا نہیں شرم دیلانی چاہی

"نیکی کا تو زمانہ نہیں ہم نے تو اچھے کے لیے ہی دیا تھا بھوک سے رو رہی تھی وہ الٹا نیکی

ہمارے گلے ہی پڑ گئی"

"ہاں چھوٹی سی بچی کو مرچیں کھلا کر نیکی ہی تو کمائی تھی تم دنوں نے"

زالان نے سن گلاسز آنکھوں پر لگا کر انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہمارے کوئی تین چار بچے تو نہیں ہے نہ جو ہمیں پتا ہوتا بچوں کو مرچیں نہیں کھلانی

چاہیے"

زالان نے موڑ کر اسے گھورا شکر تھا گلاسز میں اس کی آنکھیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی

رومانے اپنا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارا

"ہائے اماں مڑ گئی تم جنگلی بلی ہر بات پر اپنے پاؤں کا ہی استعمال کیوں کرتی ہوں"

"اس لیے کہ بولنے سے پہلے بندہ سوچ لیتا ہے کہ وہ بکو اس کیا کر رہا ہے"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دھیمی آواز میں کہا

"ہاں تو اب میں اگلے بندے سے کہو سنیے آپ زرا انتظار فرمائیں میں آپ کی بات پر

سوچ لوں مجھے اس کا جواب کیا دینا ہے"

اس نے معصومیت سے آنکھیں ٹپکاتے ہوئے کہا

"وہ بھائی زرشالہ کا مطلب وہ ہر گز نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ تو کہنا چاہ رہی تھی

کہ ہمارے گھر میں چھوٹے بچے نہیں ہے نا اس لیے ہمیں اندازہ نہیں تھا"

رومانے اسے گھور کر آگے چلتے ہوئے زالان سے کہا

"اُس اوکے روما گڑیا کی عادت ہے بنا سوچے سمجھے بولنے کی مگر میں یہاں کوئی شرارت نہیں برداشت کروں گا ابھی سے بتادوں اس بار ایسا ویسا کچھ بھی ہو میں دا جی کو بتادوں گا پھر وہ جانے اور تم دنوں"

اس نے روک کر پیچھے موڑ کر دونوں کو باری باری دیکھ کر کہا  
دنوں نے سر اثبات میں ہلایا

"اب لیکچر دینا بند کرے ہم دنوں کو مزے دار سانچ کر وائے"

زر شمالہ نے ہانگ لگائی زالان نے سر ہلا کر اوکے کہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ویسے زر حورین کا پتا کیا اس کا ایڈ مشن بھی ہو گیا ہے نہ"

"اوہاں ابھی پتا کرتی ہوں اس کے پاپا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی نا کہ رہی تھی جلد ہی داخلہ کروادے گئی"

اس نے جواب دے کر موبائل بیگ سے نکالا

زالان نے انہیں گاڑی میں بیٹھا کر خود کچھ دیر میں آنے کا کہا

"ہاں ہیلو حور کیسی ہوں"

"اسلام علیکم لڑکی سو بار کہا ہے سلام کیا کروں مگر نہیں وہ زہری کیا جو کسی کی بات مان لے"

"بس تم تو بڑی اماں بن کر ہر وقت لیکچر ہی دیتی رہنا"

اس نے چیڑ کر کہا

"تم بھی تو ہر بار ایسا ہی کرتی ہوں اتنی بڑی ہو گئی ہو عقل نام کی نہیں ہے تم میں"

"بس بس زیادہ باتیں سنانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بتاؤ ایڈمیشن کا کیا بنا میرا اور روماکا تو زالا ان نے آج ہی کر دیا ہے تمہارا کیا پلین ہے اب"

"بابا نے کہا ہے کل تک کروادے گے انشاء اللہ"

"ٹھیک ہے جلدی ہی کروادینا"

اس نے کہہ کر دو تین ادھر ادھر کی باتیں کر کے فون بند کر دیا

حورین روماکا اور سکول زمانے سے ایک ساتھ تھی تینوں کی دوستی بہت گہری تھی اس لیے آج بھی انہوں نے ایک ہی یونیورسٹی میں ایک ساتھ ایڈمیشن لینے کا سوچا تھا حورین اپنے ماں پاپ کی اکلوتی بیٹی تھی جو شادی کے چودہ سال بعد ہوئی تھی ماں کا

انتقال ہو گیا تھا اب اس کی کل کائنات اس کے بابا ہی تھے جن سے اسے بے حد پیار تھا وہ زرشالہ اور روما کی طرح اپر کلاس سے تعلق نہیں رکھتی تھیں مگر اس میں ایسی کشش تھی کہ وہ دنوں اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور آج وہ ساتھ تھی

.....

موسم بہت خوش گوار تھا سب نے آج کرکٹ میچ کھیلنے کا پلین بنایا ہوا تھا کل زالاں واپس جا رہا تھا اس وقت وہ سب اپنے گھروں کے مشترکہ بڑے سے لان میں پر جوش کھڑے تھے

"داجی اگر آپ امپائرنگ کر رہے ہیں تو میں ابھی سے کہ رہا ہوں میں نہیں کھیلوں گا"

ولید نے ناراض نظروں سے داجی کو دیکھ کر کہا

"وہ کیوں"

داجی نے غور سے اسے دیکھ کر پوچھا

"اس لیے نا کہ آپ بہت بے ایمانی کرتے ہیں ہمارے ساتھ"

"اوائے ہنجا زرا ادھر پاس آکر پھر سے بولنا اپنے باپ کے باپ کو بے ایمان کہتے تمہیں

شرم نہیں آئی"

انہوں نے عرصے سے اسے گھور کر بلند آواز میں ڈانٹا

"بے ایمان کو اب ایمان دار تو کہنے سے رہا پچھلی بار بھی آپ نے آخری بال پر جب ہماری ٹیم جیت رہی تھی آپ نے نوبال دے دی تھی حالانکہ میں نے اپنی گناہ گار آنکھوں سے خود دیکھا تھا شارق نے نوبال نہیں کروائی تھی مگر آپ ناہر بارزالان بھائی اور زرشالہ کو بے ایمانی کر کے جیتوا دیتے ہوں"

اس نے آہستہ آواز میں اپنے حق کے لیے آواز بلند کی جس میں اس کے ساتھ اس کی ساری ٹیم شامل تھی اس کی ٹیم میں شارق، روما، ولید اور بہروز تھے جبکہ زرشالہ کی ٹیم میں عمار، زالان، افشاں اور رانیہ تھے رانیہ اس وقت حراب طبیعت کی وجہ سے تماشائیوں کی لیسٹ میں شامل تھی

داجی ہر بار کی طرح امپائرنگ کا عہدہ سنبھالے ہوئے تھے

جس پر اس بار ولید کی ٹیم کو خاصہ اعتراض تھا کیونکہ داجی اکثر ان کی ٹیم کے ساتھ نا انصافی کرتے تھے جس کو وہ مانے سے بھی انکاری ہو جاتے تھے اور ان کی ٹیم بے ایمانی

کی وجہ سے اکثر ہار جاتی تھی

"تم سب تو شرم سے دو ب ماروں کم بختو اپنے داجی پر الزام لگاتے ہوں خود اپنی نالائقی کی وجہ سے ہاری تھی تمہاری ٹیم اور الزام مجھ پر لگا رہے ہوں بہت آئے مجھے سیکھانے والے جاؤ نہیں کرنی مجھے امپائرنگ تم سب ہی کھیلوں"

انہوں نے آخر میں بچوں کی طرح روٹھ کر کہہ کر انداز کی طرف بڑھنے لگے

"اوائے اوائے میرے پیارے داجی میں تو مذاق کر رہا تھا آپ کو تنگ کر رہا تھا آپ تو سچ مچ سمجھ بیٹھے آپ سے اچھا امپائر تو پورے پاکستان میں نہیں ہے آپ ایسے کیسے جاسکتے ہیں آپ نہیں کھیلے گئے تو ہم میں سے بھی کوئی نہیں کھیلے گا"

سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی داجی نے خوشی سے سب کو دیکھا پھر احسان جتاتے ہوئے کہنے لگے

"اتنا سب کچھ سنے کا بعد میرا دل تو نہیں کر رہا مگر کیا کروں میرا دل بہت بڑا ہے اس لیے معاف کرتا ہوں آئندہ مجھ پر الزام لگایا گیا تو میں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا تھا"

"یاہو"

سب نے مل کر نعرہ لگایا

کھیل شروع ہوا زرشالہ کی ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے باؤلنگ کا فیصلہ کیا

پہلے ہی بال پر ولید آؤٹ ہو گیا

"یہ ٹرائے بال تھی میں اس بال کو نہیں مانتا افشاں نے جان بوجھ کر بہت زور سے بال پھینکی تھی"

اس نے ہمیشہ کی طرح آج بھی شور مچایا

"اوائے ولید کے بچے بے ایمان چھوٹے میں نے اتنے آرام سے بال پھینکی تھی ٹرائے

بال نا آسمان یہاں بچوں کا کھیل نہیں چل رہا جو بچوں کی طرح ڈھارے مار مار کر رو

رہے ہوں"

افشاں نے غصے میں آکر اس کے ہاتھ سے بیڈ چین کر لیا

"مجھے نہیں کھیلنا تم سب کے سب میرے ساتھ ضد کرتے ہوں"

وہ روٹھ کر سامنے دادو کے پاس جا کر بیٹھ گیا

اس طرح اس کی ٹیم نے دس آوار میں ستر رز بنائے درمیان میں چائے کا وقفہ ہوا

وہ سب گھاس پر ہی بیٹھ گئے

"ولید ایک بات تو بتاؤ"

افشاں نے سینڈویچ کا بائٹ لے کر پوچھا

"ہاں ہاں پوچھو نا"

وہ بھی سینڈویچ کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بولا

"یہ تم ہر وقت بچوں کی طرح رونا کیوں شروع کر لیتے ہوں اتنا تو ہم لڑکیاں بھی نہیں

روتی جتنا تم ہر بات بہ بات پر رونے لگ جاتے ہوں"

افشاں نے معصومیت سے کہا

ولید نے ابھی ہی چائے کی گھونٹ لیا اس کی بات پر ایک دم سے چائے اس کے گلے میں

اٹک گی کھانسی لگا سب نے قہقہہ لگایا

بہ روز نے اس کے پیٹ پر زور زور سے مارا

"اوائے تم کمینے تو پیچھے ہٹو یہ تم مجھے کس خوشی میں مار رہے ہوں"

اس نے مشکل سے اپنے کھانسی کو روکا اور کھا جانے والی نظروں بہروز کو گھورا  
 "نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا جامر بغیرت انسان تم تو اس قابل نہیں کہ تمہارے ساتھ  
 کوئی ہمدردی کر سکے افشاں سچ ہی کہ رہی ہے لڑکی ہوں بلکل ان کی طرح رونادھونا  
 شروع کر دیتے ہوں"

بہروز نے پیچھے ہو کر اسے دو سنائی

ولید نے چائے کا گپ نیچے رکھا

"آج کوئی مجھے مت روکنا آج کی تاریخ میں بہروز میرے ہاتھوں شہید ہونے والا ہے"

اس نے آگے بڑھ کر بہروز کو گلے سے پکڑا

"بچاؤ بچاؤ کوئی تو مجھے اس آدم خور سے بچاؤ"

بہروز نے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا

سب وہی بیٹھے ان کی لڑائی سے لطف اندوز ہو رہے تھے

کوئی بھی اس کو بچانے کے لیے آگے نہیں بڑھا

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"

ولید کا ہاتھ ہو امیں لہرایا زالان کی ڈھار پر سب کو سانپ سو نگھ گیا

"کب بڑے ہو گئے تم لوگ بچوں کی طرح حرکتیں کرنا بند کروں بڑے ہو گئے ہوں

کچھ تو اپنی عمروں کا حیا ل کر لیا کروں"

وہ غصے سے سب کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب نے سکون کا سانس لیا

"یہاں بھی سب پر پولیس بن کر روب جمانے لگ جاتے ہیں کبھی جو کسی سے ہنس کر

بات کر لے سوائے اس زرشالہ کی بچی کے"

عمار نے گھاس پر لیٹ کر کہا

"اوائے خبردار جو کسی نے زالان کے بارے میں کچھ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

زرشالہ نے ہاتھ اٹھا کر سب کو وان کیا

"ہم تو بھول گئے یہاں اے اس پی زالان صاحب کی چمچی بھی بیٹھی ہوئی ہے"

عمار نے ہنس کر اسے مزید آگ لگایا

اس نے اٹھ کر چپل اٹھائی عمار اپنا بچاؤ کرتا بھاگا

.....

حورین جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی آج یونیورسٹی میں اس کے پہلادن تھا اس کے فون پر بار بار کال آرہی تھی

اس نے حجاب ٹھیک کر کے پین لگایا دوپٹا طریقے سے ڈال کر اس نے آسنے میں اپنا تنقیدی جائزہ لیا پرپل شاٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہننے سلیقے سے حجاب کیسے وہ بہت پاکیزہ لگ رہی تھی آگے بڑھ کر اس نے موبائل اٹھایا

"کہا ہوتی تم ہم بس پہنچے والے ہیں تم بھی جلدی سے پہنچو ہم یونی کے مین گیٹ پر تمہارا ویٹ کرے گئے زیادہ لیٹ نہیں ہونا سمجھی"

"صبر سے بے صبری لڑکی نکل رہی ہوں میں بھی میرے گھر سے نزدیک ہی پڑتی ہے

یونی" اس نے بیگ میں چیزیں چیک کی

"ہاں ایسی لیے توہم نے بھی یہاں کی یونیورسٹی میں ایڈمشن لیا ہے تاکہ تم سے الگ نہ ہو جائے"

"اچھا بند کروں فون آرہی ہوں میں"

حورین نے جلدی سے خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا اور بابا سے مل کر انہیں اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر باہر کو بھاگی

ان کا گھر شہر کے اندرونی علاقے میں تھا وہاں ابادی ناہونے کے برابر تھی راستہ بھی کافی سنسان تھا وہ آج پہلی بار اکیلے گھر سے باہر نکلی تھی ہمیشہ بابا ہی کے ساتھ آتی جاتی تھی ان کی خراب طبیعت کی وجہ سے اب وہ باہر نکلنے کے قابل نہیں تھے وہ اپنی بیٹی کو علا تعلیم دینا ناچاہتے تھے تاکہ ان کے بعد وہ کسی کی محتاج ناہوں

ابھی وہ تھوڑا آگے ہی گئی تھی کے سامنے بلک مرسیڈیز کھڑی نظر آئی اس کے بونٹ پر ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جس کی نظریں موبائل سکرین پر تھی حورین نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا

وہ شخص کافی عجیب سے حویلیے میں تھا

بے رنگ سی ریڈ جینز کے ساتھ ریڈ ٹی شرٹ پہنے شرٹ کے آگے تین بٹن کھولے  
 ہوئے تھے جس نے اس کی سونے کا چین باہر کو نکلا ہوا تھا ہاتھوں پر مختلف قسم کے ربڑ  
 بینڈ پہنے ہوئے لمبے بال جس نے اس کے آدھے چہرے کو ڈھاپ رکھا تھا سر پر ہیٹ  
 پہنی ہوئی تھی آنکھوں پر سٹائلش سن گلاسز لگائے ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے  
 دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے دیکھ رہا تھا

حورین نے اس کا حولیہ دیکھ کر دل ہی دل میں استغفار پڑھا

آہٹ پر اس شخص نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا

حجاب میں اس کا چہرہ بہت پرکشش لگ رہا تھا وہ یک تک اسے بے خودی سے دیکھتا رہا  
 حورین کو اپنے چہرے پر اس کی نظروں کی تیپس محسوس ہوئی تو اس نے اور بھی جلدی  
 سے قدم آگے کو بڑھائے اس کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا ہاتھ پاؤں کانپنے لگے

"دل سے دلبر دلبر سے دلدار ہو گیا

دھیرے دھیرے ہوتے ہوتے

ہم کو پیار ہو گیا

پہلی بار ہو گیا

ہم کو پیار ہو گیا"

اس شخص نے لوفرانانداز میں گانا گانا شروع کیا

حورین کے رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی

"اوشہزادی آرام سے چل کہی گرہی نہ جاؤ"

اس نے بونٹ سے چھلانگ لگا کر کہا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Art  
اب وہ چلاتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

حورین کو بھی روکنا پڑا اس نے ناگواری سے اس بے ہودہ بندے کو دیکھا در سے اس کا

دل بند ہو رہا تھا اس پاس نظر ڈالی کوئی بھی انسان نظر نہیں آ رہا تھا

اس نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی وہ شخص اس کے سامنے آ گیا

"اتنی جلدی بھی کیا ہے شہزادی کچھ ٹائم ہم غریبوں کو بھی دے دوں"

اس نے خباست سے کہا

"دیکھو مجھے جا... جانے... دوں"

حورین نے روک روک کر اس شخص کو نظریں جھکا کر کہا اس میں ہمت نہیں تھی کہ  
اس شخص کو نظر اٹھا کر دیکھ سکے

اس نے سگریٹ ہونٹوں سے لگایا پھر اس کا دھواں حورین کے منہ پر چھوڑا

"چلی جانا شہزادی روکا کس نے ہے تجھے ابھی ایک نظر جی بھر کر تو دیکھنے دے مجھے اپنا  
اتنا خوبصورت چہرہ"

اس نے قہقہہ لگا کر اس کے چہرے کو نظروں کے فوکس میں رکھ کر کہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین سے مزید روکنا محال ہو رہا تھا اس نے ہمت کر کے اسے دھکا دیا وہ اس حملے کو تیار  
نہیں تھا ایک قدم لڑکھڑایا حورین نے ڈور لگائی وہ ڈور رہی تھی پوری سپیڈ کے ساتھ  
پیچھے کھڑے شخص نے لوفراناندا میں اس کا دور تک پیچھا کیا

.....

"کیا ہوا ہے حور تمہاری سانس کیوں پھولی ہوئی ہے"

زرشالہ نے فکر مندی سے پوچھا

اس نے ایک نظر دنوں کو دیکھا جو اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اس نے ہنس کر انہیں دیکھا وہ اپنی وجہ سے اپنی دوستوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

"کچھ نہیں پانی دوں مجھے خود ہی تو کہ رہی تھی جلدی پہنچوں اب جلدی پہنچنے کے لیے بھاگ کر تو انا ہی تھا نا"

اس نے پیٹھی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر انہیں تسلی دی

"تو بے حور میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنے اگلے پچھلے سارے حساب آج ہی جلدی آ کر پورے کر لوں اتنا بھاگ کر آنے کی کیا ضرورت تھی تم بھی نہ پاگل ہو پوری"

زر شمالہ نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھا کر ڈانٹا

"ہاں ہاں لیٹ ہونے کی صورت میں اس وقت تم مجھے اچھے اچھے الفاظوں سے نواز رہی ہوتی"

اس نے ایک ہی سانس میں پانی پی کر جواب دیا

"چلو اب تم دنوں باقی کے مزا کرات بعد میں کر لینا ابھی جا کر کلاس کا پتا کرے پہلے ہی دن لیٹ ہوئے اچھا نہیں لگے گا"

رومانے فکر مندی سے کہا

"ہاں چلو کہی تم نادیدی سے کلاس مس ہی ناہو جائے"

تینوں نے چہرے کے گرد اچھے سے حجاب لے رکھا تھا چہرے پر کسی قسم کا مک اپ

نہیں کیا تھا بس سن بلاک لگایا تھا تینوں نے سن گلاسز آنکھوں پر لگائی اور اپنے

ڈیپاٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی

حورین کا دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا اسے سوچ سوچ کر پریشانی ہو رہی

تھی وہ ان دنوں کی باتوں پر صرف سر ہلا کر بے دھیانی سے جواب دے رہی تھی وہ

دنوں بھی ڈیپارٹمنٹ دیکھنے کے چکر میں اس کی بے دھیانی نوٹ نہیں کر سکی

.....

"تم لوگوں کو پتا ہے مینجمنٹ سائنسز کے ڈیپارٹمنٹ میں ایک بندہ ہے جو ہاتھ دیکھ کر

بتا دیتا ہے آنے والے وقت کا پوری یونیورسٹی میں اس بندے کی دھوم مچی ہوئی ہے"

رانیہ اور افشاں نے سراٹھا کر اپنی کلاس فیلو صبا کو دیکھا جو ابھی ابھی یونیورسٹی کا ایک

راؤنڈ لگا کر آئی تھی وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے زیادہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں پائی جاتی

تھی

اس وقت رانیہ افشاں کلاس لے کر باہر لان میں آکر بیٹھی ہوئی تھی صبا نے پاس آکر انہیں یونی کی تازی تازی خبر سے آگاہ کیا

"اچھا تم گئی وہاں دیکھا آئی اپنا ہاتھ"

رانیہ نے تجسس سے پوچھا

"نہیں یار کہاں گئی ابھی میں سوچا تم دونوں کو بھی ساتھ لیتی جاؤ اکیلے خاک مزا آئے گا وہاں جا کر"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے بیگ سائیڈ پر رکھ کر ان کے قریب ہی بیٹھ کر کہا

"واہ یہ تو کمال ہو گیا ہماری صبا صاحبہ اکیلی نہیں گئی ویسے تو پورا دن مٹر گشت کرتے ہوئے تم بور نہیں ہوئی اج ہمارا خیال کیسے آگیا"

افشاں نے طنزیہ انداز میں کہا

"بس یار آج سوچا تم دونوں کو بھی یونی کا چکر لگا دوں کیا یاد رکھوں گئی کس سخی سے واسطہ پڑا ہے تمہارا"

اس نے مسنونی کالر جھٹک کر کہا

"کہ تو ایسے رہی ہوں جیسے کینے لے جا رہی ہوں وہ بھی اپنے خرچے پر"

افشاں نے اس کی بات کا مذاق اڑایا

"تم لوگ چل رہے ہوں تو چلو نہیں تو بیٹھی رہوں یہی میری بلا سے"

صبا سے برداشت نہیں ہو اٹھ کر جانے لگی وہ دنوں بھی آٹھ کر اس کے ساتھ چلنے لگی

ابھی وہاں پہنچے ہی تھے کہ افشاں کو شارق ولید اور بہروز کا خیال آیا کہ اگر ان میں سے

کسی نے انہیں دیکھ لیا تو داعی کو شکایت کر دے گے

"اچھا سنو صبا ہم یہی سائیڈ پر کھڑے ہو کر تمہارا انتظار کرتے ہیں تم اپنا ہاتھ دیکھا آؤ"

افشاں نے کچھ سوچ کر اسے مخاطب کیا

"کیوں تم دنوں نہیں جاؤ گے"

"نہیں یار ہم یہی تمہارا انتظار کرے گے تم جاؤ"

"ٹھیک ہے جاتی ہوں میں کیا نام بتایا تھا ہاں شارق نام ہے اس بندے کا اب تم دنوں

یہی رو کو میں زرا اسے ڈھونڈ لوں"

شارق کا نام سنتے ہی دنوں کے کان کھڑے ہو گئے

"رو کو صبا ابھی ابھی تم نے جو نام لیا پھر سے لینا"

رانیہ نے اسے روک کر کہا

"شارق نام بتایا تھا مجھے میری دوست نے اس کے ساتھ دو اور لڑکے ہیں سنا ہے بھائی

ہے آپس میں خیر تم لوگ کیوں پوچھ رہی ہوں"

صبا نے دنوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا

"بس تم ہمارا ایک کام کر دوں"

افشاں نے نزدیک آکر رازداری سے کہا

صبا نے ان دونوں کی بات سن کر حیرانی سے باری باری دونوں کو دیکھا

"بدلے میں مجھے کیا ملے گا"

اس نے لال انداز میں کہا

"دو دن کا لٹچ ہماری طرف سے"

رانیہ نے بھی اسے لالچ دی

صبا کو اور کیا چاہیے تھا فوراً سے اس کی اتنی مان لی افشاں اور رانیہ نے یک دوسرے کو  
دیکھ کر آنکھ ماری اب کی بار وہ ان لڑکوں کی بینڈ بجانے والی تھی

.....

"یہ سب کیا ہے بر خور دار"

"داج... جی یہ... سب مجھے نہیں پتہ یہ ہمارے خلاف سازش کی گئی ہے ہمارے  
دشمنوں نے"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارق نے شاکی نظروں سے سامنے کھڑے تماشا سٹیوں کو دیکھا جو بہت مشکل سے اپنی  
ہنسی کو کنٹرول کر رہے تھے غصے سے ان سب کو گھورا

"کون سے دشمن کہاں کے دشمن شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے تم سب کے لیے  
یہ سب کرنے کے لیے تم یونیورسٹی جاتے ہو تاکہ اپنے باپ دادا کا نام روشن کر سکو  
بے شرموں تم جیسی اولاد سے تو اچھا تھا میری اولاد کی اولاد ہی نہ ہوتی"

داجی غصے سے بے قابو ہو رہے تھے

"السنہ کرے صمد کے آبا کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ بلا جوان بچوں سے کوئی ایسے کہتا ہے"

ان کی اتنی سخت بات سن کر داد و کادل خول اٹھا وہ بھی میدان میں اتار آئی

"ہاں ہاں یہ جو چاہے کرتے پھریں ہم بس ان کی لمبی زندانی کی دعا مانگتے رہے اور یہ وہاں جا کر ہمارا نام روشن کرتے رہے"

داجی کا غصہ آج کسی طور کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ سب اس وقت داجی کے لاؤنچ میں کھڑے تھے داجی ادھر سے ادھر چکر لگا رہے تھے

"ہو اچھ یوں تھا کہ رانیہ اور افشاں نے شارق ولید اور بہروز کی خوفیہ ویڈیو بنا دی تھی

جس میں وہ صبا کا ہاتھ دیکھ کر ہنس کر باتیں کر رہا تھا یہی نہیں اس نے آخر میں

صبا سے اس کا نمبر بھی مانگا کیوں کہ اس کی ہاتھوں کی لکیروں میں کچھ الجھن تھی جو

شارق صاحب گھر جا کر مزید ریسرچ کر کے صبا کو بتانے والا تھا اور صبا صاحبہ نے غلط

نمبر دے کر اپنی جان چھڑائی اب آگے یہ ہوا کہ صبا نے افشاں کے کہنے پر وہ ویڈیو

افشاں اور رانیہ کو فیس بک پر ٹیگ کر دیا زرشالہ نے دیکھا تو فوراً سے پیشتر داجی کی

خدمت میں وہ ویڈیو پیش کی گئی پھر آگے جو ہوا وہ شارق کے لیے بہت بڑا شاک تھا

"داجی میرا یقین کیجیے یہ لڑکی خود میرے پاس آئی تھی میں نے تو اسے دعوت دے کر نہیں بولا یا تھا"

شارق نے روہنسی ہو کر اپنی صفائی پیش کی

"شباباش میرے بچے تمہاری تو کوئی غلطی نہیں غلطی تو ساری ہماری ہے جو تم جیسے نافرمان اولاد کے داجی بن گئے ہیں"

داجی نے عینک کے نیچے سے گھور کر دیکھا

"وہی تو داجی اللہ ایسی نافرمان اولاد کسی کافر کو بھی نہ دے ضرور آپ کی کیسی غلطی کی سزا ہے آج ہی اللہ سے معافی مانگ لے اللہ آپ کے گناہ معاف فرمائے آمین"

بہرور کی زبان کو بریک داجی کے پاؤں پر پڑی جوتی کھانے سے لگی وہ بلبلا کر رہ گیا

"بے غیرتوں اپنے داجی کو گناہ گار کہ رہے ہوں یہ دن دیکھنے کے لیے تم سب کو پالا

پوسا تھا میں نے ڈوب مرنے کا مقام ہے تم سب کے لیے"

داجی نے اٹھ کر بہروز کو کان سے پکڑ کر غصے سے گھورا بچا رہ درد سے بلبلا اٹھا

"داجی قسم لے لیجیے میرا ہر گزیہ مطلب نہیں تھا مجھے آپ کی قسم میں سچ کہ رہے

ہوں"

بہرور نے روانی سے جواب دیا

"دیکھ رہی ہوں نیک بخت تمہارے پوتے اب میری جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں تاکہ

میں جلدی سے مرگپ جاؤ"

داجی نے بہرور کو کان سے پکڑ کر دادو کے سامنے کھڑا کیا

بہرور اپنے کان کو چھوڑنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

"بس بھی کریں اب آپ بچے ہیں غلطی ہو گئی ہے معاف بھی کر دے"

دادو نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا وہ بھی روز روز کی دادا پوتوں کی نوک جھوک سے

سخت عاجز آگئی تھی ہر وقت گھر میں داجی کا شور گونجتا رہتا تھا

"انہوں نے اپنی غلطی مانی ہی کب ہے الٹا مجھے کہ رہا ہے یہ بغیرت کے میں اپنے

گناہوں کی معافی مانگ لوں اللہ سے"

"ہاں تو کیا غلط کہ رہا ہے اس عمر میں اللہ سے معافی ہی مانگی جاتی ہے ناں کہ بچوں کے

ساتھ بچہ بن کر ان سے مقابلہ بازی کی جائے"

دادو بھی آج بھری بیٹھی تھی فٹ سے جواب دیا داجی منہ بسور کر بہر وز کا کان چھوڑ کر  
جانے لگے یہ ان کی ناراضگی کی علامت تھی

"چلو تم سب بھی یہاں سے چلتے بنو کم بختوں تم لوگ کی وجہ سے تمہارے داجی مجھ  
سے ناراض ہو کر چلے گئے ہوں آئندہ خبردار جو کوئی ایسی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی  
نہیں ہوگا

بہر وز اور شارق نے سکون کا سانس لیا آج دادو نہ ہوتی تو ان کی مار پکی تھی  
"شکریہ دادو آج آپ نے ہمیں اپنے مجازی خدا سے بال بچا لیا اور تم دونوں تو شکل  
گم کرو اپنی یہ ساری کارستانی تم لوگوں کی ہی ہے اب ہم سے بچ کر رہنا اس کا بدلہ  
ایسے لوں گا تم لوگ بھی یاد رکھوں گے"

شارق نے دادو کے گال پر پیار کیا پھر افشاں اور رانیہ کو غصے سے گھورا  
"بہت ایسے بدلہ لینے والے ہا ہا ہا"

وہ وہ دونوں اسے زبان نکال کر ہنستی ہوئی چلی گئی شارق وہی جلتارہ گیا

"گڑیا تم ایک دن ان سب سے بہت مار کھاؤں گی"

زالان نے ساری بات سن کر اسے وان کیا

"آپ ہے نا آپ کے ہوتے ہوئے کسی کی اتنی جرات نہیں کہ وہ زرشالہ پر ہاتھ اٹھا سکے"

اس نے بہت مان سے کہا

دور بیٹھا زالان اس کے اتنے یقین پر حیران رہ گیا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"اتنا یقین ہے مجھ پر"

"خود سے بھی زیادہ"

اس نے جذب سے جواب دیا

"اگر کبھی یہ یقین ٹوٹ گیا تو کیا کروں گی گڑیا"

"تو آپ کی گڑیا اسی دن مر جائے گی زالان ساری دنیا مجھے چھوڑ سکتی ہے مگر زالان خان

مار کر بھی اپنی گڑیا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا"

اس نے پختہ یقین سے کہا

"مت کروں گڑیا اتنا یقین مجھے ڈر لگتا ہے"

زالان اس کے انداز پر گھبرا گیا تھا کوئی خود سے بھی زیادہ کیسے کسی پر یقین کر سکتا ہے

"آپ کیوں ڈر رہے ہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ اور میں کبھی دور ہو یا ہمارا یقین

کبھی ٹوٹے"

"اچھا جی"

"ہاں جی اور سنے جلدی سے آئیں گا میرا دل آپ کے بنا نہیں لگتا یہاں"

"میرا بھی دل یہاں نہیں لگ رہا جلد ہی اپنا ٹرانسفر کروا کر واپس آ رہا ہوں"

"آپ سچ کہ رہے ہیں زالان کھائے میری قسم"

زرشالہ خوشی سے کرسی سے اٹھ بیٹھی

"سو بار کہا ہے یہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی قسم مت اٹھوایا کروں مجھ سے آئندہ خبردار

مذاق میں بھی ایسا کچھ کہا تو"

زالان اس کی بات پر غصہ ہوا

"اچھا سوری بس یہ آخری بار تھا پکا آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا"

اس نے معصومیت سے جواب دیا

"پکاناں"

"ہاں جی پکا آج کے بعد نہیں دوں گی پھر آج تو میری قسم کھائے مجھے یقین نہیں آرہا

آپ آرہے ہوں"

"زرشالہ تم باز نہیں آؤ گی ناں اپنی ان فضول باتوں سے بچی نہیں ہو"

"اوہو آپ تو غصہ ہو گئے میں جتنی بھی بڑی ہوں جاؤ اپنے زالان کے لیے تو ہمیشہ بچی

ہی رہوں گی ناں"

"زیادہ مسکا لگانا کی ضرورت نہیں ہے میں تمہاری باتوں میں نہیں آنے والا سمجھی"

اس نے ناراضگی سے کہا

"اچھا سوری ناں"

"اٹس اوکے آئندہ کہاناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

زالان نے مسکرا کر کہا

"پکا آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں"

"ہاں پکا نہیں ہوں اب خوش"

"ہائے سچی اٹھائے میری قسم"

زرشالہ نے پھر سے شرارت کی

"گڑیا تم میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤں گی"

زالان نے چلا کر کہا

"باہا ہا چھاسوری پکی والی"

"پاگل"

"اپنے زالان کی"

اس نے فٹ جواب دیا



"ہاہا چلو اب بند کروں فون نیکی لڑکی مجھے ابھی ایک میٹنگ کے لیے نکالنا ہے تمہاری

باتیں تو کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے"

"او کے اپنا حیا ل رکھیے گا خدا حافظ"

اس نے فون بند کر کے بیڈ سے ٹیک لگایا اور خوشی سے آنکھیں موند لی

.....

وہ صبح صبح نماز پڑھ کر قرآن کی تلاوت کر رہی تھی ابھی اسے جلدی جلدی گھر کا کام بھی

ختم کرنا تھا اب کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی اب کی پینشن سے گھر کا گزر بسر کسی طرح

ہو ہی رہا تھا حورین بھی ساتھ ایک گھر میں جا کر ٹیوشن پڑھا رہی تھی یونیورسٹی میں بھی

وہ سکا لرشپ پر پڑھ رہی تھی اس لیے پیسے کی کبھی بھی تنگی نہیں محسوس ہوئی تھی

ابا کو ناشتہ دے کر خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا پھر جلدی سے تیار ہو کر ابا کو

سلام کر کے باہر نکلی کل کا واقعہ اس کے ذہن سے نکل چکا تھا اب گھر سے قدم باہر نکالا

تو کل کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا اس کا دل ڈر سے تیز تیز دھڑکنے لگا ابراج

بھی وہ آوارہ انسان وہابی ہوا تو....

اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی

تیز تیز قدم اٹھاتے جیسے ہی وہ آگے بڑھی سامنے وہی بلک مر سیڈیز کھڑی نظر آئی اس کے قدم خود بخود ڈھیلے پڑ گئے اس نے ایک بے بس نگاہ سامنے ڈالی جہاں وہی کل کا بندہ اس کی آہٹ پر متوجہ ہوا مو بائل پینٹ کی جیب میں ڈالا گاڑی کی چابی ہاتھ پر گھومتا وہ گاڑی سے ہٹا

وہ ج بھی ویسے ہی عجیب و غریب خلیے میں تھا بلو جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی ہاتھوں پر آج بھی بہت رنگ کے بینڈ پہنے ہوئے تھے بالوں سے کاچہرہ آج بھی آدھا چھپا ہوا تھا بلو ہیڈ پہنے کوئی گانا گنگناتے ہوئے وہ اس کے قریب آ رہا تھا

حورین نے اپنے حشک ہونٹوں پر زبان پھری

"کسی ہے شہزادی اتنی گھبرا کیوں رہی ہے مجھے دیکھ کر"

اس نے لگاؤ سے اسے دیکھ کر آرام سے کہا

اس کا انداز سے حورین کے ماتھے پر شکن پڑے ناگواری سے اس عجیب و غریب انسان کو دیکھا آنکھوں میں نفرت ہی نفرت تھی

"دیکھو آپ جو کوئی بھی ہو مجھے یوں راستے میں روکنے سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا  
میں آپ کے ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں بہتر ہوگا آئندہ مجھے یوں بیچ راستے میں روکنے کی  
کوشش مت کیجئے گا"

حورین نے سارے خوف اور ڈر کو سائیڈ پر رکھ کر اعتماد سے کہا اگر اس وقت وہ اس سے  
ڈر گئی تو ساری زندگی ڈر اور خوف سے رہنا پڑے گا اس کا تھا ہی کون ایک باپ جو بیماری  
سے لڑ رہا تھا کل کو اسے اکیلا ہی اس دنیا سے مقابلے کرنا تھا یہ تو پہلا پتھر تھا جیسے حورین  
کو ٹھکرا کر گزرنا تھا اب کے وہ ڈر جاتی تو شاید وہ پھر کبھی اس ظالم دنیا کا مقابلہ نہیں کر  
سکتی تھی

"او تو شہزادی کو اس بات کا غصہ ہے کہ میں نے ابھی تک بتایا نہیں میں ہوں کون  
بولے تو بالو بھائی کہتے ہیں مجھے یہاں سب پر تیرے لیے صرف بالو ہوں بولے تو بالو  
جان بھی کہہ سکتی ہے مگر بھائی مت کہنا بھول کر بھی نہیں تیرے منہ سے صرف بالو  
جان سنے کی تمنا ہو رہی ہے مجھے"

اس نے خباست سے مسکرا کر کہا

حورین کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"اپنی اوقات میں رہوں میں کچھ کہ نہیں رہی اس کا مطلب یہ نہیں ہے تم کوئی بھی  
بکواس کروں"

بالو ایک قدم آگے ہو آنکھیں ضبط سے لال انکار ہو رہی تھی ہاتھوں کو سختی سے بند  
کیے ہوئے تھا

"آج تو اس انداز میں بات کر لی آئندہ مت کرنا آج اس لیے چھوڑ رہا ہوں کیونکہ تودل  
کو بھاگتی ہے ایسے تیری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں"  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
ویاس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا

حورین ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی

وہ اپنی بات مکمل کر کے گاڑی کی طرف بڑھا

حورین نے شکر کا سانس لیا بھاگ کر آگے بڑھی

دل پر ہاتھ رکھا جو زور زور سے دھڑک رہا تھا "السلامتی میری مدد فرما یہ کس آزمائش میں  
ڈال دیا آپ نے مجھے میں کہاں جاؤ کیا کروں میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تو ہی بہترین

کار ساز ہے میری مدد فرما میرے مولا مجھے اپنے حفظ و امان میں رکھنا اللہی "

آسمان کی طرف نگاہ کر کے حورین نے دل سے اللہ کو پکڑا وہ اس موڑ پر آ کر اب ہیچ مڑ نہیں سکتی تھی اس کا کوئی اپنا نہیں تھا جاتی بھی تو کہا ابا کو بتاتی تو وہ پریشان ہو جاتے اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا

.....

"روما وہ سامنے دیکھوں یہ ہمارے میر بھائی کی طرح نہیں لگ رہے کچھ کچھ "

وہ سب اس وقت مارکٹنگ کی کلاس میں تھے جہاں ان سب کی پہلی کلاس ہو رہی تھی سب کلاس روم میں بیٹھے سر کاویٹ کر رہے تھے آنے والے پر نظر پڑتے ہی زرشالہ نے جوش سے روما کے کندھے پر تھپکی ماری

روما بیچاری بلبلا اٹھی

"مارو تم اتنے زور کی ماری ہے تم نے ہاتھ ہے یہ لوہا"

روما اپنا کندھا سہلا کر غصے سے بولی

"یہ ڈائیلاگ بعد میں مار لینا پہلے وہ سامنے ڈالیں پر دیکھو"

اس کی اہو کی پرواہ کیے بنا اس نے روما کو سامنے متوجہ کیا

سامنے سچ میں دامیر ہی کھڑا تھا

بلک پینٹ اور بلک شرٹ میں آنکھوں پر سٹائلش سائیکل لگائے بالوں کو سلپتے

سے اوپر کو کیے فرنیچ ڈاھری کے ساتھ وہ بہت ہینڈ سم لگ رہے تھے

"ہاں پر دامیر بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں"

رومانے حیرانگی سے زرشالہ کو دیکھ کر پوچھا

"یہ بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی بھائی اپنا بزنس چھوڑ کر ٹیچنگ کب سے کرنے لگے

گئے ہیں اور اس بارے میں زالان نے بھی مجھے کچھ نہیں بتایا"

زرشالہ نے پرسوج انداز میں جواب دیا

"ویسے بھائی کی لوک بہت مختلف نہیں لگ رہی"

زرشالہ نے تفسلی نگاہ سے دامیر کا جائزہ لیا

"یار ہو سکتا ہے یہ کوئی اور ہو ان کے رشتے دار وغیرہ کیوں کہ بھائی کی ناں تو آئی سائیڈ

ویک ہے ناں وہ ٹیچر ہے ناں نی اتنے فرمل سے"

رومانے بھی غور سے دیکھ کر کہا

"خیر وہ تو مجھے بھی یہی لگ رہا ہے میری بھائی اتنے صاف ستھرے تو ہونے سے رہے"

زرشالہ نے ہنس کر روما کے ہاتھ پر زور سے اپنا ہاتھ مار کر کہا

"خدا کی مار پڑے تم پر جنگلی کبھی جو تم اپنے ان ہتھوڑے جیسے ہاتھوں کا استعمال کیے بنا

کوئی بات بھی کر لوں"

رومانے اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے غصے سے گھورا

"تم دنوں پانچ منٹ کے لیے خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتی ساری کلاس میں صرف تم

لوگوں کی سرگوشیوں کی آواز آرہی ہے"

حورین نے کرسی سے تھوڑا آگے جھک کر دونوں کو گھوری سے نوازا

"ششش پلیز سا کلنس مجھے کلاس میں اب کوئی بھی آواز نہ آئے"

سر کی رعب دار آواز میں ان تینوں کو خاموش ہونا ہی پڑا

"سب سے پہلے میں اپنا تعارف کروانا جاؤ میرا نام دامیرا ارسلان ہے..."

"دیکھا میں نے کہا تھا نہ یہ اپنے میر بھائی ہے"

زرشالہ نے خوشی سے اٹھ کر نعرہ لگایا

روما اور حورین اسے گھو کر رہ گئی

سرنے بھی اپنی بات ادھوری چھوڑ کر دوسری رو میں کھڑی زرشالہ کو سخت نظروں

سے گھورا

"مس آپ کو شاید کلاس میں بیٹھنے کے آداب نہیں معلوم یہ کیا فضول حرکتیں کر رہی

ہے آپ کو نظر نہیں آ رہا ایک عدد ٹیچر بھی کلاس میں موجود ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے زرشالہ صاحبہ کو اچھی خاصی سنا ڈالی

وہ اپنا سامنہ لے کر واپس بیٹھ گئی

دامیر نے اس نے نظریں ہٹا کر دوبارہ سے اپنی توجہ کلاس پر مرکوز کی

.....

"یہ لوں ٹھنڈا پانی پی لوں اس سے غصہ کم ہو جائے گا تمہارا"

کلاس کے بعد حورین نے جلدی سے پانی لا کر زرشالہ کو دیا جو گراؤنڈ میں ایک طرف  
چھوکی مارے غصے سے منہ پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی

"یہ میری بھائی نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ دیکھنا میں کیا کرتی ہوں میری بھائی کے ساتھ  
اب ساری زندگی یاد رکھے گے"

زرشالہ نے گلاس تھام کر غصے سے روما کو دیکھ کر کہا

"خبردار لڑکی میں بتا رہی ہوں ایسا ویسا کچھ نہیں کروں گی تم جانتی ہوں نہ زالان بھائی  
جان نے کیا کہا تھا اس بار کوئی بھی شکایت موصول ہوئی وہ داجی سے شکایت کرے گئے  
اور داجی کا غصہ تم جانتی ہو نہ"

روما اس کے خیالات سن کر گھبرا کر بولی جانتی تھی زرشالہ جو سوچ لے وہ کر کے رہتی  
ہے بدلے میں جا ہے جتنا نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے وہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں  
تھی

"ہاں تو سو بار کرے میری بلا سے اور ہائے داجی غصے میں کتنے کیوٹ لگتے ہیں"

زرشالہ نے آنکھ مار کر کہا

"ایک تو میں تمہاری اس لوفرانا انداز میں آنکھ مارنے سے سخت عاجز آئی ہوں لڑکیوں والے کوئی کام نہیں ہے تمہارے بات بے بات آنکھ مارنی ضروری ہوتی ہے... ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بد معاش لوفر لڑکا ہو تم"

رومانے چڑ کر اس کی آنکھ مارنے پر ڈانٹا

"اور داجی کو آج جا کر تمہارے نادر خیالات بتاؤ گئی تمہیں جب ڈانٹ پڑے گئی ان سے پھر کہنا ہائے داجی آپ کتنے کیوٹ لگ رہے ہے"

رومانے اس کے انداز میں نقل کر کے کہا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"ہا ہا اور داجی کہے گے ہٹ بد معاش کہی کی مجھے تو آج تک تمہاری داد و نیک بخت نے بھی نہیں کہا کہ میں کیوٹ ہوں"

زرشالہ کے انداز پر روما کی ہنسی چھوٹ گئی

"بہت خراب ہو تم ایمان سے"

"یہ تم دنوں کیا باتیں کر رہی ہوں کون ہے سرد امیر تم لوگ کیسے جانتی ہوں انہیں"

حورین نے پریشان نظروں سے دنوں کو دیکھا جو کچھ ٹائم پہلے ایک دوسرے سے لڑ

جھگڑ رہی تھی اور اب دونوں مل کر ہنس رہی تھی یہ دونوں اس کی سمجھ سے باہر ہی تھی  
 "یار یہ زالاں بھائی جان کے دوست ہے دامیر ارسلان خان جس سے ہماری زرشالہ کو  
 خدا واسطے کا بیر ہے کیونکہ وہ زالاں بھائی کے دوست ہے اور یہ بات زر سے برداشت  
 نہیں ہوتی اس لیے ہر وقت انہیں تنگ کرتی رہتی ہے اس کی وجہ سے وہ اب گھر بھی کم  
 ہی آتے ہیں"

رومانے نفسلی جواب دیا

زرشالہ نے پانی کا گلاس منہ سے ہٹا کر روم کو گھورا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 "بک چکی جو بکنا تھا یہ کچھ باقی بھی ہے"

"بس اب کوئی نہیں لڑے گا زرتم بھی ٹھنڈے دماغی سے سوچو تم نے جو حرکت کلاس  
 میں کی تھی اس کے بعد سر تمہیں اپنے سر پر تو بیٹھانے سے رہے"

حورین نے معاملہ رفہ دفع کرنا چاہا

"تم بہت سر کی سائیڈ لے رہی ہوں خیر تو ہے بتادوں کہو تو تمہاری بات پکی کروالوں  
 میر بھائی صاحب سے"

زرشالہ نے حورین کو آنکھ مار کر شرارت سے کہا

"زرشالہ کی بیچی ابھی بتاتی ہوں تمہیں"

زرشالہ نے وہاں سے ہنستے ہوئے ڈور لگائی روم اور حورین اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی

تھی

وہ ایسی ہی تھی کسی بات کو سر پر سوار نہیں کرتی تھی نہ ہی اپنی وجہ سے دوسروں کو

تکلیف دے سکتی تھی



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم نہ ہوں گے کیا ہو گا تمہارا"

واہ واہ واہ

"ہم نہ ہوں گے کیا ہو گا تمہارا"

عمار نے راگ لگائی

"کچھ بھی نہیں ہوں گا شکر کے دونوں افل پڑھ کر خوش و خرم رہے گے ہم تمہارے بنا"

رومانے لاؤنچ میں داخل ہو کر جملہ مکمل کیا

اس کی بات پر سب کا قہقہہ بے سہتا تھا

عمار نے خون خوار نظروں سے روما کو دیکھا "ہنس لوں ہنس لوں تم سب کے سب ایک

دن دیکھ لینا میں بہت بڑا شاعر بنوں گا لوگ مجھ سے آٹو گراف مانگتے پھرے گے..."

"اور امی آ کر تمہیں دو لگائی گئی تم خواب سے جاگ جاؤ گے"

شارق نے اس کی بات کاٹ کر مزے سے بات مکمل کی

جس پر سب نے عمار کی رونی صورت دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کرنے کی ناکام کوشش کی

"تمہاری تو..."

عمار اٹھ کر شارق کی طرف بڑھا

"بیٹھ جاؤ عمار آج خبردار کسی نے بھی ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں

ہوگا"

چیف نے زور سے چلا کر کہا عمار کے پاؤں واپسی کے لیے موڑے

"تم بہت بے انصافی کرتی ہوں اس روم کی بچی کو کچھ نہیں کہتی یہ ہر بار میرے ساتھ  
ایسا ہی کرتی ہے"

عمار نے اپنی جگہ پر واپس بیٹھ کر روہنسی لہجے میں شکوہ کیا  
وہ سب کھلکھلا کر ہنسنے

"اچھا یہ سب باتیں چھوڑو اور کچھ ہنگامہ برپا کرتے ہیں"

رانیہ نے اپنی رائے دی

"حیال تو بہت اچھا ہے تو پھر کیا خیال ہے کیا کیا جائے آج"

ولید نے پر سوچ انداز میں پوچھا

"سنا ہے سامنے والے گھر میں نئی فیملی آئی ہے ان سے سلام دعا تو بنتا ہے..."

عمار نے شرارت بڑی مسکراہٹ سے اپنی رائے دی

"ہاں بالکل بہت دن ہو گئے ہے مفت کی دعوت نہیں اڑائی ہم سب نے آج اللہ نے

ہماری سن ہی لی"

بہر وزنہ بھی جوش میں جھومتے ہوئے کہا

"داجی کو پتا چل گیا تو..."

افشاں نے گھبرا کر انہیں دیکھا

"تم تو بس ڈر ڈر کر مر جانا بے وقوف لڑکی جب بھی کچھ کرنے کا سوچوں تم ڈر پوک بیچ

میں بونگیاں مار لیتی ہوں"

شارق نے سخت نظروں سے دیکھا

"بس بس زیادہ دادا ابو بنے کی کوشش مت کیا کروں"

اس نے ناراضگی سے کہا

"بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی ابھی سب میری بات غور سے سنو ہم سب کو کرنا کیا

ہے"

زرشالہ نے سب کو مخاطب کر کے اپنے پلین کے بارے میں بتایا کریزی گروپ آج

پھر کچھ کرنے والے تھے اللہ ہی ان کی شرارتوں سے سب کو محفوظ رکھے تو رکھنے

بندوں کی بس کی بات نہیں تھی

.....

وہ سب اس وقت لان میں بیٹھے مفت کی دعوت اڑا رہے تھے پیزا کھانے کے ساتھ ساتھ شارق اپنا کارنامہ بھی مریج مصالحہ لگا کر سنارہا تھا

"پوچھو مت یار کیا سین تھا جب میں نے پاس والے گھر کی بیل بجائی ایک ینگ سی آنٹی نے دروازہ کھولا مجھے دیکھ کر پوچھنے لگی کیا کام بیٹا"

اس نے پیزا کا بڑا سا بانٹ لیا اوپر پیپسی کا گھونٹ پیا

سب اس کی بات سنے میں مصروف تھے

"اب بک بھی چکو آگے کیا ہوا"

دنیا جہان کی بے صبری رانیہ جھنجھلا کر بولی

"یہ تو ٹھوسنے دوں پہلے دیکھ نہیں رہی ٹھنڈا ہو رہا ہے"

شارق نے برہم ہو کر کہا

"بتاتے ہوں یا ہم جائے یہاں سے"

پانچ منٹ تک جب اس نے بات نہیں پوری کی زرشالہ نے چڑ کر اسے گھوری سے نوازا  
 شارق نے مزید نخرے دکھانا مناسب نہیں سمجھا جانتا تھا ابھی بھی نابتایا تو ان سب نے  
 مل کر اس کی بینڈ بجا دینی ہے

"ہوا کچھ یوں میں نے معصوم سی شکل بنا کر کہا آئی آئی پلیز ہیلپ می میرے بھائی کا  
 کار آکسیڈنٹ ہو گیا ہے اس سے پہلے ہمیں ڈاکوؤں نے روک کر سارے پیسے لوٹ  
 لیے آگے بڑھے تو بھائی نے غم میں گاڑی ٹھوک دی اس کی حالات بہت حراب ہے  
 پاس ہاسپٹل میں ایڈمنٹ کیا ہے گھر پہنچتے پہنچتے بہت وقت لگ جائے گا میرا بھائی مر  
 جائے گا آئی بیچاری کے آنکھوں میں بھی آنسو آگئے کہنے لگی بیٹا میں آپ کی کیسے مدد کر  
 سکتی ہوں میں نے کہا آپ کچھ پیسے دے دے میں کل تک واپس کر دوں گا"

اس نے ڈرامائی انداز میں بیان کیا کچھ پل روک کر سب کے تاثرات دیکھے سب کھانا  
 بھول کر اس کی بات منہ کھولے سن رہے تھے

"ہاں تو آئی بھاگ کر اندر گئی پانچ ہزار کانوٹ لا کر مجھے تھمایا کہنے لگی واپس کرنے کی  
 کوئی ضرورت نہیں ہے بس اللہ آپ کے بھائی کو زندگی دے میں نے کہا آمین اور  
 بھاگ آیا وہاں سے"

اس نے فخریہ انداز میں کالر جھاڑے

"شارق کے بچے میں میں تمہیں یہ سب کرنے کا تو نہیں کہا تھا"

زرشالہ نے غصے سے گھورا

سب کے تاثرات بہت خون خوار تھے

"اور یہ بتاؤ کون سے بھائی کا آکسیڈنٹ کروا کر آئے ہوں تم"

ولید نے آگے بڑھ کر تفسیسی انداز میں پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|In...

"یہ اپنے عمار کا"

اس نے فٹ جواب دیا

عمار نے آنکھیں پھاڑے اپنے ماں جانی کو دیکھا

"یہ دن دیکھنے کے لیے میں زندہ تھا ہائے ہائے اللہ جی بھائی کے روپ میں دشمن دے

دیے آپ نے تو مجھے اللہ پوچھے تم سے شارق میں نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے جو تم مجھے

مارنے پر تولے ہوئے ہوں"

عمار نے مصنوعی آنسو صاف کر کے دکھ بھرے لہجے میں کہا  
 "ایک تو مفت کا پیزا اٹھوس رہے ہوں ایک آگے سے مجھے سنا بھی رہے ہوں خبردار  
 اب کسی نے پیزے کو ہاتھ بھی لگایا"  
 شارق نے آگے بڑھ کر پیزا کا ڈبہ اٹھالیا

اس سے پہلے کے وہ انداز بھاگتا بہروز ولید عمار نے اسے دبوچ لیا  
 پھر کیا تھا اس بچارے کو مار مار کر اس کی ہڈی پسلی ایک کر دی بچارے کو وہ ڈبہ واپس  
 رکھنا ہی پڑا

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"گڈ مارنگ گڑیا"

زرشالہ کی آنکھ اپنے موبائل کے رنگ ٹون سے کھولیں زالان کا میسج پڑھ کر وہ ایک دم  
 سے فریش ہو گئی

"مارنگ زالان گڑیا مس یو سوچ"

اس نے جوابی پیغام بھیجا

اٹھ کر فریش ہونے واشر و مگنی یونی کے لیے بھی لیٹ ہو رہی تھی  
تیار ہو کر باہر نکلی اپنے کمرے کے باہر زالان کو دیکھ کر وہی شاک ہو گئی

"زالان آپ یہاں"

وہ خوشی سے چلائی

"تو کیسا رہا میرا سر پرانز"

زالان کی اس کی طرف پست تھی زرشالہ کی آواز پر اس کی طرف مڑا ہاتھ میں  
خوبصورت سا سرخ گلابوں کا بوکا تھا ساتھ ایک گفٹ پیک تھا اس نے زرشالہ کی

طرف بڑھایا

"یہ کیا ہیں"

زرشالہ نے اس کے ہاتھ سے پھول اور گفٹ لے کر حیرانی سے دیکھا

"وہ کیا ہوتا ہے جو تم آئے دن میرے لیے اسلام آباد بجواتی ہوں"

"تو آپ یہ مجھے دے کر بدلہ چکا رہے ہیں آپ"

"جی نہیں میں اپنی گڑیا کے اتنے دیر سارے پیار کا بدلہ تو نہیں اتار سکتا بس یہ تو چھوٹا سا

تحفہ ہے اچھا لگا تمہارے لیے لے آیا اب تم غلط سوچ رہی ہوں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"

زالان نے اس کی ناک دبا کر مسکرا کر کہا

"اوہو آپ بدلے میں آج مجھے بہت ساری شاپنگ کروا رہے ہوں نہ اس لیے ہی تو

میں آپ کو چھوٹے موٹے تحفے دیتی ہوں سمجھا کرے نہ"

"کیا مطلب ہے تمہارا تم مجھے رشوت کے طور پر یہ سب دیتی ہوں"

اس نے گھو کر زرشالہ کو دیکھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے اس وقت بھی زرشالہ کا دیاوائٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی وہ عام سے خلیے

میں بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا

زرشالہ نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہا

"ہا ہا ہا آپ کو تو پتا ہے آپ کے پیسوں پر شاپنگ کرنے کا اپنا ہی مزا ہوتا ہے"

"ہاں ہاں مجھ غریب کو لوٹنے میں تمہیں سکون ملتا ہے نہ"

"آپ اور غریب اللہ معاف کرے آپ کے شیئرز کا سارا پرافٹ آپ کے اکاؤنٹ

میں ہی جاتا ہے بہت آئے غریب "

زرشالہ نے اس کی غریب کہنے پر چھوٹ کی

زالان نے قہقہہ لگا کر اس کے سر پر تھکی دی

"ہاں ہاں تم تو بہت غریب ہونا جیسے اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا"

زالان نے پر سوچ انداز میں کہا

"میری تو بات ہی مت کریں آپ میں امیر ہو کر بھی امیر نہیں ہوں کریڈٹ کارڈ دادو

چھپا کر رکھتی ہے مجھ سے کہی میں سارا پیسہ اڑا ہی ناں دوں بہت خوار ہونا پڑتا ہے ایمان

سے"

زرشالہ نے اہ بھر کر افسوس سے کہا

"اچھا گڑیا صاحبہ اور یہ جو آئے دل آپ وہ کریڈٹ کارڈ دادو کے روم سے چوری کر

کے چلی جاتی ہے وہ بھول گی آپ"

زالان نے تھوڑا آگے جھک کر رازداری سے پوچھا

"ہا ہا ایک تو آپ کو ساری باتیں بتا کر اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارتی ہوں میں.. چپ کر

جائے دادونے سن لیاناں کریڈٹ کارڈ کو آگ ہی لگا دے گی"

اس نے ادھر ادھر نظریں گھوما کر دیکھا اس پاس کوئی نہیں تھا اس نے سکون کا سانس لیا

"ہاہا ہا اللہ نہ کریں اس کے بعد مجھ غریب کی ادھی سے زیادہ کمائی تم نے ہڑپ کر دینے

ہی"

زالان نے مسکرا کر شرارت سے کہا

"کھڑورس خان"



زرشالہ چلائی

"جنگلی مانوبلی"

زالان نے ہنس کر کہا

"ہاہا ہا چلے جلدی سے تیار ہو جائے آج غریب ہونے کے لیے"

زرشالہ نے آنکھ مار کر کہا

زالان نے اسے اس حرکت پر گھورا مگر وہاں پر واہ کیسے تھی وہ کھلکھلا کر ہنس دی

"چلو کیا یاد رکھوں گی آج ساری شاپنگ میری طرف سے پہلے تم یونیورسٹی جاؤ واپسی میں تمہیں لے جاؤ گا"

"میں کہی نہیں جا رہی آج کا پورا دن میں نے آپ کے ساتھ ہی گزرنا ہے میں یہ روم میں رکھ کر آتی ہوں پھر مل کر ناشتہ کرتے ہیں"

زرشالہ نے جلدی جلدی کہ کر انداز کی طرف ڈور لگائی

"اور ہاں لٹچ اور ڈنر آپ کی طرف سے"

زرا کی زرا گردن موڑ کر ایک اور فرمائش کی "اب تم زیادہ فری ناں ہو لڑکی بہت مہنگی ہوتی جا رہی ہوں"

زالان نے مصنوعی خفگی سے کہا

"اہو وہ تو بونس میں ملے گا ناں آپ کو تو پتا ہے پیٹ پوچھ کے بنا گزرا ممکن نہیں یونونہ

اس پیٹ کو بھرنے کے لیے لوگ آپ کی طرح در بدر کی خاک چھانتے پھرتے

ہیں.... ویسے ٹینشن مت لے دیجی سے ہڑپ کر لوں گی پیسے آپ تو رہے صدا کے

غریب"

زرشالہ نے شرارت سے مسکرا کر کہا اور بھاگ کر اندر گئی

"پاگل...."

زالان اس کی حرکت پر مسکرائے بنا رہ سکا

.....

حورین نے آج شکر کا سانس لیا آج راستے میں وہ بالونامی بلا موجود نہیں تھی اس نے جلدی جلدی بڑے بڑے قدم اٹھائے یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچ کر اسے روما کی کال

آئی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں ہوں تم دونوں"

فون ریسپو کرتے ہی اس نے ادھر ادھر بے بے صبری سے نظریں دوڑائیں وہ دنوں

اسے کبھی نظر نہیں آرہی تھی

"یار یہی بتانے کے لیے تمہیں فون کیا ہے یار ہم تیار تھے زالان بھائی آگئے انہیں دیکھ

کر زرشالہ صاحبہ نے آنے سے انکار کر دیا"

رومانے اپنا مدعا بیان کیا

"واٹ! روماتم مجھے ابھی بتا رہی ہوں جب کہ میں یونیورسٹی آچکی ہوں اب کیا کروں  
گی میں یہاں تم جانتی ہوں میں اکیلے کبھی کالج میں نہیں گئی تم لوگوں کے بغیر"

حورین روہنسی ہو کر بولی

"سوری یار قسم سے میں بالکل تیار تھی"

"اب میں کیا کروں گی"

حورین نے اس کی بات کاٹ کر غصے سے کہا

"کچھ نہیں تم بس سارے لیکچر نوٹ کروں گئی کل جب ہم آئے گے تو ہمیں سمجھا دوں  
گئی"

روما جانتی تھی اگر وہ اس وقت حورین کے سامنے ہوتی تو ضرور اب تک اس کے ہاتھوں  
قتل ہو گئی ہوتی

"تم دونوں تو مجھ سے بات ہی مت کروں"

حورین نے غصے میں فون بند کر کے واپس بیگ میں پٹھا

روما بیچاری ہیلو ہیلو ہی کرتی رہ گئی

حورین نے پہلے سوچا یہی سے واپس چلی جائے مگر اب اتنا ہی گئی تھی تو واپس جانے کا فائدہ نہیں تھا اس لیے وہ اپنے ڈیپاٹمنٹ کی طرف بڑھی البتہ ان دونوں پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا جو این ٹائم پر اس کے ساتھ داغا بازی کر گئے تھے

.....

"اسلام علیکم سر"

دامیر کو سامنے دیکھ کر حورین نے سلام کیا

"وعلیکم السلام کسی ہے آپ اور آپ کی دوست صاحبہ کہاں ہے آج نظر نہیں آرہی ہے"

دامیر نے روک کر اسے دیکھا جو آج اکیلی تھی وہ آفت کی پڑیا آج اس کے ساتھ موجود نہیں تھی

"سر آج زالان بھائی آئے ہیں نہ تو زرشالہ اس وجہ سے نہیں آئی"

حورین نے تمیز سے جواب دیا دامیر اور زرشالہ لوگوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے یہ تو حورین جان گی تھی اس لیے اس نے زالان کا ذکر کیا

وہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے باہر پارکنگ ایریا میں کھڑی اگلی کلاس کا انتظار کر رہی تھی اس نے آج پنک جارجٹ کا سوٹ پہن رکھا تھا دوپٹا سائڈ پر ڈالے ہوئے تھا سگاف چہرے کے گرد لپٹ رکھا تھا وہ سادگی میں بھی بہت معصوم اور خوبصورت لگ رہی تھی

دامیر کی نظر خود پر محسوس کر کے حورین نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے بھی دامیر ارسلان تھا اس نے ایک دم اپنی نظریں اس کے چہرے سے ہٹائی

"اچھا اس کا مطلب ہے زالان پر آج زر شالہ کا قبضہ ہے اس لڑکی نے میرے دوست کو مجھ سے چھین رکھا ہے"

دامیر نے شرارت سے مذاق میں کہا

"سوری سرمانڈ مت کیجئے گا قبضہ اس نے نہیں آپ نے اس کے دوست پر کر دکھا ہے"

بات اس کی دوست پر آئے اور حورین چپ رہتی یہ ممکن نہیں تھا اس نے ناگواری سے کہا

دامیر نے چونک کر حورین کے عخصے سے ضبط کرتے لال چہرے کو دیکھا  
 "ارے آپ تو ماسنڈ کر گئی زرشالہ مجھے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز ہے اسے تنگ  
 کرنے میں مجھے مزا آتا ہے اور بدلے میں زالان کی ڈانٹ بھی سنی پڑتی ہے"

اس نے مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا

حورین کو اپنے الفاظ پر پچھتاوا ہوا وہ بنا سوچے سمجھے کچھ زیادہ ہی بول گی تھی

"سوری سر وہ بس مجھے آپ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 اس نے شرمندگی سے کہا

"اٹس اوکے دوستوں کو ایسے ہی مخلص ہونا چاہیے مجھے خوشی ہے آپ کی دوستی کسی  
 بھی غرض سے پاک ہے"

حورین نے دامیر کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

حورین کو عجیب سی الجھن ہوئی

"اچھا چلے آپ بھی گھر جائے"

"پرسرا بھی تو آپ کی کلاس ہے"

"پہلے لینے کا ارادہ تھا اب نہیں لے رہا آپ بھی اکیلی ہے لیکچر دیتے دیتے لیٹ ہو جائے"

گاتا تو کر ہی سکتا ہونا آپ کے لیے"

آخری الفاظ دامیر نے آہستگی سے ادا کیے حورین نے پھر بھی سن لیا

اس نے حیرت سے دامیر کو دیکھا

"کیا مطلب سر میں سمجھی نہیں"

"میرا مطلب ہے چونکہ آج زرشالہ صاحبہ نہیں آئی اور آج میں نے لیکچر لیا تو

زالان صاحب کے کہنے پر کل بھی مجھے یہی ٹاپک پھر سے سمجھانا پڑے گا اس سے بہتر

ہے میں آج کی کلاس نہ ہی لوں تو اچھا ہے"

دامیر نے کمال معصومیت سے اپنی بات بدل دی

حورین نے حیرت سے دامیر کی پست کو دیکھ جو اپنی بات مکمل کر کے جا چکا تھا

کچھ تو تھا جو حورین کو کنفیوز کر رہا تھا اس نے سر جھٹکا جو بھی تھا اس کی سمجھ سے بالاتر تھا

.....

وہ یونیورسٹی سے سیدھا بچوں کو پڑھانے چلی گئی اب واپس لوٹی تو شام کے سائے بڑھتے  
 جارہے تھے آج کل اسے لیٹ ہو جاتا تھا بچوں کے فائنل سرپر تھے اس وجہ سے اسے  
 زیادہ وقت دینا پڑ رہا تھا

تھکی ہاری گھر لوٹی سامنے ابا کو اپنے انتظار کرتے پایا اس نے مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھا  
 ان کے چہرے پر فکر مندی تھی  
 "کہاں رہ گیا تھا میرا بچہ"

ابا نے فکر مندی سے پوچھا  
 "سوری ابا ج کچھ زیادہ لیٹ ہو گئی آئندہ خیال رکھوں گئی بس بچوں کے فائنل ہونے  
 والے ہیں اسی وجہ سے ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا"

اس نے سکاف کے گرد لگے سیفٹی پین کو ہٹاتے ہوئے جوان دیا  
 "بس بچے جلدی آنے کی کوشش کیا کروں میں پریشان ہو جاتا ہوں"  
 "آئندہ ایسا نہیں ہو گا وعدہ آپ نے ابھی تک کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا بس میں فریش  
 ہو کر نماز ادا کر لوں پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں"

حورین نے آگے بڑھا کر ابا کی پیشانی کو چھوما ابانے محبت سے اپنی معصوم سی بچی کو دیکھا  
جواتنی سی عمر میں اپنی عمر سے پہلے ہی بہت بڑی ہو گئی تھی حالات بھی بندے کو کیا سے  
کیا بنا دیتے ہیں

ابانے افسردگی سے سوچا

کھانا کھا کر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کر کے ابا کو ان کے کمرے میں چھوڑ کر وہ اپنے  
کمرے میں آگئی بیڈ پر لیٹی آج کے بارے میں سوچ رہی تھی

سرکارویہ ان کا انداز ان کی نظریں سب اسے تنگ کر رہی تھی اپنے پر پڑنے والی نظر  
کوئی عام نظر نہیں تھی کچھ تو تھا کیا یہ وہ جان کر بھی انجان بن رہی تھی

اوپر سے آج وہ بالو بھی راستے میں نہیں تھا تو کیا آج اس شخص سے اس کی جان چھوٹ  
گئی تھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ موبائل فون بچا اس نے بے خیالی میں بنا دیکھے ریسرو  
کیا

"ہیلو اسلام علیکم"

اسے لگا شاید زرشالہ کا فون ہوں روما اور زرشالہ کے علاوہ اسے اور کون کر سکتا تھا فون

"وسلام شہزادی کیسی ہے فون مت بند کرنا"

"کون"

حورین نے پریشانی سے فون کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا

"فون مت بند کرنا شہزادی نہیں تو تو اتنا تو جان چکی ہے مجھے میں معمولی بندہ نہیں ہوں

"

بالو نے سنجیدگی سے کہا

"کیوں فون کیا ہے مجھے اور میرا نمبر کہا سے ملا آپ کو"

حورین نے فون بند نہیں کیا جانتی تھی وہ سر پہر انسان جب تک اپنی بکو اس نہیں

کرنے گاتب تک اس کا پیچھا چھوڑنے والا نہیں

"واہ رہ اپنی شہزادی نے تو اپنے بالو کو ایک ہی آواز میں پہچان لیا"

حورین نے اس کی بکو اس پر اپنے دانت پیسے

"وہ کیا ہے نہ آج تمہیں لگا ہو گا کہ بالو کہی مرگپ گیا ہے تو تمہاری یہ غلط فہمی دور کر

دوں بالو اپنی چیزوں کو اتنی آسانی سے بھولنے والا نہیں ہے تو دل کو اچھی لگی ہے تجھے

دل نے چاہا ہے تمہیں اپنے دل کا مکین بناؤ گا اس لیے بہتر ہے تو اپنا خیال اپنے لیے  
بے شک مت رکھوں پر میرے لیے اپنا خیال رکھنا سمجھیں "

وہ گھمبیر آواز میں گویا ہوا

حورین کے ہاتھوں میں پسینہ آیا سے لگا یہ دودن کا کھیل تھا پر اس کا نمبر اس کا پیچھا کرنا  
"مجھے آپ جیسے انسان سے کوئی بھی بات نہیں کرنی آئندہ مجھے فون کرنی کی غلطی مت  
کیجئے گا"

اپنے کانپتے آواز پر مشکل سے قابو کیا وہ دل سے ڈر گئی تھی مگر وہ اپنی کمزوری کسی پر ظاہر  
نہیں کرنا چاہتی تھی

"چل آرام کر شہزادی مجھے غصہ نہ دیلانا یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا

اور ہاں پنک ڈریس میں تو واقعی آج میری پیاری سی شہزادی لگ رہی تھی "

بالو اپنی بات مکمل کر کے فون کر چکا تھا حورین نے موبائل سائیڈ پر رکھ کر اپنا سر

ہاتھوں میں گرا دیا یہ سب اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی وہ آج اس

کے راستے میں نہیں آیا تھا مگر آج اس نے جو ڈریس پہنا تھا وہ بالو کو پتا تھا مطلب بالو نے

اسے آج بھی دیکھا تھا

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کوئی بھی حل نہیں مل رہا تھا وہ کمرے بھی تو کیا کریں  
اس نے بے بسی سے اپنا سر تکیے پر گرا دیا آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے بالوں  
میں جذب ہو گیا اس نے قرب سے آنکھیں موند لی

.....

"تم سب کے لیے میرے پاس ایک بہت بری خبر ہے"

عمار نے زرشالہ کے کمرے میں داخل ہو کر ڈرامائی انداز میں سب کی طرف دیکھ کر  
سنجیدہ انداز میں کہا

"تمہیں نظر نہیں آرہا یہاں اس وقت ہم چاروں لڑکیوں کا گروپ موجود ہے تمہارا  
یوں بہانے سے کمرے میں آنے کا مقصد خوب سمجھتے ہیں ہم"

روما جو مووی دیکھنے میں غرق تھی اس کے اچانک آنے پر چڑ کر بولی

باقی تینوں نے بھی اسے گھوری سے نوازا

"ٹھیک ہے جارہا ہوں میں بھی مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سب کی بورنگ باتیں

سنے کا"

اس نے وہی سے ناراض نظروں سے ان چاروں کو دیکھا جو پھر سے مووی دیکھنے میں  
مگن ہوں گئی تھی

"ہاں جانے سے پہلے ایک بات پوچھنا تھی یہ کل تم چاروں کہاں گئی تھی گھر والوں سے  
چھپ کر"

عمار کی آخری بات پر سب نے حیرت سے عمار کو دیکھا جس کی آنکھوں میں کمنگی صاف  
دکھائی دے رہی تھی  
چاروں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

"اتنا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے جہاں بھی گئی ہوں میں جانتا ہوں بلکہ میں ہی کیا وہ  
باقی کے تینوں لڑکے بھی جانتے ہیں"

عمار نے انداز آ کر ٹی وی کاریموٹ روما کے ہاتھ سے چھینا وہی صوفے پر پاؤں پھیلا کر  
بیٹھ گیا

سب سے پہلے زر شالہ ہوش میں آئی

"کون کہاں گیا ہے جھوٹے مکار انسان اٹھو شرافت سے اور یہاں سے نکلتے بنو"

زرشالہ نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریموٹ واپس لیا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے دروازے کی طرف اشارہ کیا

"ولید کے پاس ثبوت موجود ہے جب تم چاروں تھیلے والے کے پاس گول گپے کھانے میں مصروف تھیں

زرشالہ کے ہاتھ سے ریموٹ واپس لے کر اس نے مزے سے ان سب کے سر پر

دھماکہ کیا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 "ہم کیسے مان لے تم سچ کہ رہے ہوں ویڈیو بنائی ہوتی تو ہم میں سے کسی ایک کو تو پتا چلتا نہ"

رانیہ نے اس کی بات کو رد کر کے کہا

"ہا ہا ہا جب تم دنوں نے ولید شارق اور بہروز کی ویڈیو بنائی تھی تو انہیں پتا چلا تھا کیا"

عمار نے چالاکی سے ہنس کر انہیں مزید پریشان کیا

"ٹھیک ہے مان لیا تم سب ملے ہوئے تھے اب تم اپنے آنے کا مقصد بتاؤ"

افشاں نے مزید کیسی بحث میں پڑنے کے بجائے ڈائریکٹ اس کا مقصد پوچھا  
 "آہا یہ ہوئی نابات.... وہ کیا ہے ناں کل سنڈے ہے تو کل لہجہ داجی کی طرف کرے  
 گئے سب ہی ناں"

عمار نے باری باری سب کو دیک کر پوچھا

"ہاں تو"

رانیہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"تو یہ کوئی بھی ایسی ویسی بات تم لوگ داجی کو سنڈے والے دن ہی بتاتی ہوں ناں"

عمار نے ہنس کر انہیں دیکھا

"دیکھو تم اپنے مطلب کی بات کروں تو زیادہ بہتر ہے"

زرشالہ نے باظاہر خود کو مضبوط بنا کر پوچھا دل ہی دل میں وہ چاروں سہی معنوں میں ڈر  
 گئی تھی کل وہ چاروں دوپہر کو کسی کو بھی بتائیں بنا چپکے سے باہر نکل گئی تھی زرشالہ اور  
 رانیہ کا گول گپے کھانے کا دل تھا آج تو انہیں کل والی بات بھول بھی گئی تھی مگر بلا ہوں  
 ان کے فتنہ کزن کا جنہوں نے ناجانے کہاں سے انہیں دیکھ لیا تھا "میں ان کے ساتھ

داغا بازی کرنے کو تیار ہوں اگر تم لوگ میرے مطالبات مان لوں تو"

عمار نے معصومیت سے کہا

"بکو تمہارے کیا مطالبات ہے"

زر شمالہ نے ہارمانتے ہوئے پوچھا

"یہ کی نا عقل مندوں والی بات.... بات یہ ہے کہ تم سب سب سے پہلے میرے کمرے کی صفائی کروں گئی الماری سیٹ کروں گی اور کمرے کو ایک دم پہلے والے حلے میں لے کر آؤ گئی"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے چاروں کو دیکھ کر کہا

"واٹ پاگل واگل تو نہیں ہو تم ہم اور تمہارے کمرے کی صفائی"

رومانے نحوست سے ناک چڑا کر اس کی نقل اتاری

عمار کا کمر اگھر میں موجود سب لڑکوں سے زیادہ گندہ ہوتا تھا اسے اس کی اصلی حالت

میں واپس لینا ان کے بس سے باہر تھا

"ٹھیک ہے پھر کل کی ڈانٹ کے لیے تیار ہو جاؤ"

عمار بھی مزید کچھ بھی کہے بنا اٹھ کر جانے لگے

چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں راضا مندی دی کل کی

ڈانٹ سے بہتر تھا وہ آج عمار کا گندہ غلیظ کمرہ ہی صاف کر دے کمرے کا سوچ کر ہی

چاروں کو قہ آنے لگی

"مگر ہماری بھی ایک شرط ہے اس کے بدلے تم نے ہمیں بھی کچھ لا کر دینا ہے"

رومانے کچھ سوچ کر اسے کہا

"بدلے میں کچھ اور بھی مجھ سے چاہیے تو ٹھیک ہے راکھوں میرے ہاتھ پر دو دو ہزار

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روپے"

عمار نے ہاتھ پھیلا کر ان کے سامنے کیا

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے اتنا کر رہے ہیں اسے ہی غنیمت جانو"

زرشالہ نے ہری جھنڈی دکھائی

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے مزید اچھے کی امید مت رکھوں"

"ہم تمہیں پیسے دینے کو تیار ہے بدلے میں تمہیں بھی ہمارا کام کرنا ہوگا"

افشاں نے تینوں کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی  
 اب کل لڑکیوں کے بجائے لڑکوں کی بینڈ بجنے والی تھی  
 اب اپنی ہی مرغی بے وفانکل آئے تو بندہ کیا کر سکتا ہے عمار نے بھی اپنے ساتھیوں کے  
 پیٹ پیچھے وار کیا تھا اس کی اس داغا بازی سے بے جبر وہ تینوں ان کی کل ہونے والی  
 ڈانٹ کو سوچ سوچ کر خوش ہو رہے تھے

.....

'یار ولید تمہیں نہیں لگ رہا داجی ہمیں بہت سخت نظروں سے گھورنے رہے ہیں'

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہرورنے ولید کے کان میں کھا کر سرگوشی کی

"ہاں یار لگ تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی رہا ہے داجی کچھ زیادہ ہی آج ہمیں گھورنے میں مگن

ہے بلکہ آنکھوں ہی آنکھوں میں ہمیں کھا جانے والے ہیں"

بہرورنے بھی داجی کی سرد نظروں کو محسوس کر کے کہا

"یہ تم دنوں کیا ایک دوسرے کے کانوں میں کھسے سرگوشیاں کر رہے ہوں"

شارق نے کان لگا کر ان کی باتیں سننے کی کوشش کی جب باتیں سنائی نہیں دی تو چڑ کر

بولا

عمار البتہ مطمئن سا ایک سائیڈ پر بیٹھا موبائل فون میں گیم کھیلنے میں مگن تھا  
 لڑکیوں نے بھی رسالہ درمیان میں رکھا ہوا تھا نئے ڈیزائن کے کپڑے بنانے کے لیے  
 ڈیزائن پسند کر رہی تھی

بڑے سب سامنے صوفے پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے اس دوران داجی  
 خشمگین نظروں سے ان تینوں کو گھور رہے تھے

"یار تمہیں نہیں لگ رہا داجی آج ہمارا پوسٹ مارٹم کرنے میں مصروف ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولید نے آگے بڑھ کر سرگوشی کے انداز میں شارق کو کہا

شارق بھی مزید قریب ہو کر بیٹھ گیا

"کوئی نہیں ہم آج داجی کو لڑکیوں کے کارنامے دیکھنے گئے ناں تو داجی کا سارا نزلہ ان

چاروں پر اترے گا"

بہرور نے ہنس کر ان چاروں کی طرف اشارہ کر کر کہا

عمار دل ہی دل میں ان کی خوش فہمی پر ہنس رہا تھا

"بچارے میرے بھائی اللہ ہی تم لوگوں کی مدد فرمائیں"

عمار نے ایک ترچھی نگاہ ان پر ڈال کر دل میں دعادی

"بہرور ولید شارق تم تینوں ادھر آؤ"

بڑے ابو نے رعب دار آواز میں انہیں مخاطب کیا

لڑکیوں نے بھی رسالہ سائیڈ پر رکھ دیا عمار نے موبائیل جیب میں واپس رکھا وہ

بچارے تینوں اپنی ہٹائیں سوچنے پر مجبور ہو گئے بڑے ابو نے جس انداز میں انہیں

مخاطب کیا تھا ضرور کوئی گھر بھر تھی

"تم تینوں نے سنا نہیں کیا کہا میں نے"

اب کی بار آواز میں پہلے سے زیادہ سختی تھی

وہ تینوں کلمہ پڑھ کر ایک ساتھ اٹھے

"اللہ خیر کرے مجھے تو اپنے ستارے گردش میں دیکھائی دے رہے ہیں"

ولید نے آگے چلتے شارق کو کہنی مار کر کہا

"السلامی خیر کرے"

بہرور نے مڑی آواز میں دعا کی

جس پر تینوں نے سچے دل سے آمین کہا

"یہ سب کیا ہے"

بڑے ابو نے موبائل ان کے سامنے کیا

ان تینوں نے پھٹی آنکھوں سے موبائل کو دیکھا ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یہ  
تصویریں داچی یا گھر کے بڑوں میں سے کسی کے پاس ہو سکتی ہے

ولید نے نظر اٹھا کر شارق اور بہرور کو دیکھا ان کی آنکھیں ابھی بھی بے یقینی سے

موبائل کو تک رہی تھی

"مارے گئے"

شارق کی سرگوشی نما آواز نکلی

"کیا ہے یہ سب"

اب کی بار داجی گرج کر بولے

"داجی... یہ سب جھوٹ ہے قسم لے لے یہ ہمارے خلاف سازش کی گئی ہے"

ولید نے روہانسی آواز میں داجی کو یقین دلانا چاہا

"سازش کون سی سازش تصویر غور سے دیکھوں اور بتاؤ اس میں کس کی سازش شامل

ہیں"

بڑے ابونے غصے سے گھور کر کہا

"داجی.. وہ یہ سب تو یونیورسٹی لائف میں ہوتا رہتا ہے"

شارق نے آہستہ آواز میں کہا

"شباباش بر خور دار شباباش تمہیں ہم یونیورسٹی اس و حیات کام کے لیے بھجواتے ہیں

کیا"

داجی نے عینک کے نیچے سے غورا

"داجی اس میں کیا ہے دیکھے ہم تینوں آگے ہے وہ لڑکی ہمارے پیچھے فاصلے پر کھڑی ہے

سیلفی لے رہے تھے ہم داجی دوست ہے یہ ہماری اور کچھ نہیں"

بہرور نے روانی میں کچھ زیادہ ہی کہ دیا تھا "ماشاء اللہ ماشاء اللہ سن رہے ہوں صمد احمد تم دونوں کے بچے یونیورسٹی میں لڑکیوں سے دوستیاں کرتے پھر رہے ہیں"

داجی نے طنزیہ لہجے میں کہا

"داجی یہ سب تو یونیورسٹی میں چلتا رہتا ہے"

بہرور کی زبان کو کھجلی ہوئی ولید نے اپنا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارا بہرور بچارا درد سے بلبلا اٹھا خون خوار نظروں سے ولید کو گھورا جو اسے ہی گھورے جا رہا تھا الفاظ کی

سنگینی کا احساس بہرور کو بعد میں ہوا

"تم لوگ وہاں پڑھنے جاتے ہوں یا وہاں پرانی ماں بیٹیوں سے دوستیاں گاڑنے"

"داجی قسم لے لے وہاں لوگوں کی بہن بیٹیاں آتی ہے پڑھنے ان کی اماں نہیں آتی"

شارق نے عاجزی سے کہا احمد صاحب نے گھور کے اپنے صاحب زادے کو دیکھا مگر

وہاں پرواہ کیسے تھی

"شرم تو تم لوگوں میں ہے ہی نہیں بغیر ت بنے ہوئے ہوں کہی سے نہیں لگتا تم پھٹان

خاندان سے ہے پھٹانوں کا نام ڈبو کر رکھ دیا"

"لوداجی کو اس عمر میں بھی خاندان کی پڑی ہوئی ہے اب یہ کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ سارے پھٹان مرد غیرت مند ہوتے ہیں کچھ ہماری طرح بغیرت بھی ہو سکتے ہیں" بہرور نے آگے بڑھ کر ولید کے کان میں سرگوشی کی بڑے ابو کے کانوں نے اس کے نادار خیالات سن کر غصے سے اپنے لاڈلے کو دیکھا

"شباباش بچے اب سب اپنے اپنے وانگٹ رکھوں یہاں میز پر"

بڑے ابو نے اب کی بار نرمی سے کہا تینوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا

"شباباش بر خور داروں رکھوں میز پر"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تینوں نے بنا چو وچرا کے اپنے اپنے جیب سے وانگٹ نکال کر ٹیبل پر رکھے

"گاڑی کی چابی کس کے پاس ہے"

بڑے ابو نے تینوں کا باری باری دیکھ کر پوچھا اب کی بار ولید کو سعی مانوں میں جھٹکا لگایہ

بزرگ کرنے کیا والے تھے ان کے ساتھ

"چابی کے ساتھ آپ نے کیا کرنا ہے ڈیڈ"

بہرور نے حیرانی سے باپ کو دیکھا ان چاروں لڑکوں کے پاس ایک ہی گاڑی تھی جس

پر وہ لوگ یونیورسٹی آتے جاتے تھے جب کبھی جس کسی کو بھی چاہیے ہوتی لے جاتے  
گو کہ وہ ایک گاڑی ان چاروں کی تھی وائلٹ جانے کا غم اتنا نہیں ستارہا تھا جتنا گاڑی  
کے چلنے جانے کا غم تھا

"اچار ڈالنا ہے مجھے!" بڑے ابو نے گھورا

ولید نے جیب سے گاڑی کی چابی نکال کر ٹیبل پر رکھی

"آج سے تم لوگ بس پر یونیورسٹی آیا جایا کروں گے اور ایک ہفتہ مجھے تم چاروں اپنی  
شکل نہیں دیکھاؤ گے اگر اس ہفتے کے دوران کوئی اور شکایت ملی تو یاد رکھنا میں یہ گاڑی  
بیچھ ڈالوں گا اس کے بعد مستقل طور پر تم لوگوں کو بس پر جانا پڑے گا"

بڑے ابو نے سخت نظروں سے دیکھ کر اپنا فیصلہ سنایا

تینوں نے بے بسی سے سر ہلایا

ولید کو ایک دم پیچھے بیٹھی کھی کھی کرتی لڑکیوں کا خیال آیا جو بد قسمتی سے ان کی کزن  
لگتی تھی

"بڑے ابو میرے پاس آپ کو دیکھانے کے لیے ایک چیز ہے پلیز آپ وہ بھی دیکھ لیجیے

گا

اس نے جلدی سے موبائل جیب سے نکال کر گیلری اوپن کی ایک اور جھٹکاتب لگا جب وہاں ان تصویروں کا نام و نشان بھی دیکھائی نہیں دیا اس نے موبائل شارچ اور بہرور کو دیکھا یا ان بچاروں کے بھی منہ بن گئے داجی نے ترچھی نظروں سے انہیں دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل ولید کے ہاتھ سے چھینا ولید تو ولید پاس کھڑے شارچ اور بہرور کی بھی سانس بند ہونے لگی

"اس میں کیا ہے بر خودار ذرا میں بھی تو دیکھوں"

دارو کو ان کے حال پر کچھ رحم آیا موبائل داجی سے لے کر واپس ولید کو تھمایا

اگر داجی اس میں موجودان کی بناشرٹ کی باڈی دیکھاتے پیک دیکھ لیتے تو آج غیرت کے نام پر تین تین قتل ہو جانے تھے تینوں نے شکر کی سانس لی

"اب تم تینوں جاؤ یہاں سے یہاں کھڑے ہمارا منہ کیا دیکھ رہے ہوں"

داجی نے برہمی دیکھائی

"داجی وہ کچھ کرایے کے پیسے ہی دے دیتے تو..... وہ کیا ہے ناں کے بس میں بھی

جانے کے لئے کرایے کی ضرورت ہوتی ہے ناں"

شارق نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا

"ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور اتنے پیسے تو ضرور ملے گئے تم لوگوں کو اب پتا چلے گا تم

لوگوں کو کہ یونیورسٹی پڑھنے کی جگہ ہے یا وہاں غیروں کی بہن بیٹیوں کے ساتھ

تصویریں نکالنے کی جیب میں ایک روپیہ نہیں ہوگا نہ تو دیکھتا ہوں کتنے موج مستیاں

کرتے ہوں تم لوگ پہلے لڑکیوں کے نمبر لینے کے بہانے ان کا ہاتھ دیکھتے پکڑے گئے

اب لڑکیوں کے ساتھ تصویریں بناتے آگے آگے پتا نہیں تم بغیرت ہمیں کیا کارنامہ

دیکھانے والے ہوں"

داجی جب شروع ہوئے تو اگلی پیچھلی ساری بھڑاس نکال کر چھوڑی

"اب بس بھی کریں ابا حضور بچے ہیں"

ولی صاحب جو کی کے چپ بیٹھے تھے بچوں کی معصوم شکلیں دیکھ کر بول اٹھے

"ہاں ہاں بر خوردار تم ان بچوں کا سائیڈ نہیں لوگے تو اور کون لے گا تمہاری جوانی بھی تو

انہی کی طرح رنگین جو گزری ہے"

داجی نے رخ موڑ کر ولی صاحب کو کھری کھری سنائی

ولی صاحب بچارے بول کر پچھتائے

"ہائے سچی داجی چاچو بھی ہماری طرح زندہ دل تھے"

ولید اپنی ابھی ابھی تازہ ہوئی بے عزتی بھول کر پر جوش ہو ادا جی کے ساتھ ساتھ ولی چاچا

نے بھی گھوری سے نوازا

"اب تم تینوں یہاں سے چلتے بنو اور خبردار جو ایک ہفتہ اپنی شکل بھی دیکھائی ہمیں"

بڑے ابونے گرج کر کہا وہ تینوں اپنا سامنہ لے کر باہر نکلے جاتے جاتے ایک سخت نظر

اور چاروں فساد کی جڑوں کو دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکروں میں ایک دوسرے

کے پیچھے چھپنے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی

.....

"سچ سچ بتاؤ تم نے کتنے پیسے لئے اس کام کے لیے"

ولید نے عمار کو ایک طرف سے گیر رکھا تھا دوسری طرف سے شارق نے اسے دبوچا

ہوا تھا بہر و زاس کے سامنے تھانے دار بنا کھڑا تفسیسی انداز میں پوچھ ریا تھا

عمار نے بے بسی سے ان تینوں ظالموں کو دیکھا

"دیکھو میرا یقین کروں میں نے کچھ نہیں کیا میں کیوں تم لوگوں کے ساتھ

بے ایمانی کروں گا"

اس نے شارق کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹانے کی کوشش کی شارق نے مزید دباؤ ڈال

کر اس کی کوشش کو ناکام بنایا

"اچھا اچھا تمہیں لگتا ہے تم ہمیں بے وقوف بنوں گے اور ہم بن جائے گے اس راز کے

بارے یہ ہم چاروں کے علاؤ کسی کو نہیں پتا تھا پھر یہ تم نے نہیں کیا تو کس نے کیا ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہر وزن آگے آکر اس کے گلے پر ہاتھ رکھ کر غصے سے کہا

"ہاں تو ہم چاروں کو پتا تھا ناں پھر میں ہی کیوں بتاؤ گا تم تینوں میں سے کسی نے بتایا ہو گا

دیکھو تم تینوں بنا ثبوت کے مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے"

عمار نے اپنے ہاتھوں کو ان کے مضبوط حصار سے نکالنے کی ایک بار پھر ناکام کوشش کی

"اچھا ہم تمہیں اتنے بے وقوف لگتے ہیں کہ اپنے آپ کو خود ہی پھسوائے گے انہیں جا

کر بتائیں گے اور پھر خود ہی انہیں اپنی تصویروں دے دے گے"

بہروز نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا

"یہاں کیا ہو رہا ہے کیا کر رہے ہوں تم لوگ عمار کے ساتھ"

زرشالہ عمار کے کمرے میں داخل ہوئی اسے اپنے لیے کچھ منگوانا تھا بازار سے سامنے کا

منظر دیکھ کر اس کا بی پی ہائی ہو اعمار بچارہ تین غنڈوں میں بری طرح پھنسا ہوا تھا

زرشالہ نے آگے آکر بہروز کا ہاتھ اس کے گردن سے ہٹایا

"تم بیچ میں مت بولو فساد کی چڑ تو تم ہوں میرا بس چلے تمہیں اٹھا کر اس کھڑکی سے باہر

پھنک دوں"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہروز نے مڑ کر اسے گھور کر کہا

"ہا ہا ہا تمہاری اتنی جرات زرا ہا تھا لگا کر تو دیکھاؤ بدلے میں پوری عمر جیل میں سرتے

رہوں گے اور تم دنوں چھوڑو اسے ایک منٹ کے اندر اندر نہیں تو میں دا جی کو جا کر

وہ تصویریں بھی بتا دوں گئی جس میں تم تینوں اکیلے اکیلے اپنی گرل فرینڈز کے ساتھ

کھڑے مسکرا رہے ہوں پھر جانتے ہوں ناں دا جی تو دا جی بڑے ابو اور چاچو بھی تم

لوگوں کو گھر سے نکالنے میں ایک لمحہ نہیں لگائے گے یہ تو میرا احسان مانو جو وہ پیک

نہیں دیکھائی آئندہ ہم سے پزنگا لینے سے پہلے سو بار سوچنا"

زرشالہ نے کہ کر شارق اور ولید کو پیچھے دھکیلا عمار نے اپنی سانس بحال کی بہرہ زولید اور شارق نے زرشالہ کو صرف گھونے میں ہی افیات جانی وہ مزید کوئی پزنگا نہیں لے سکتے تھے ایک غلط نگاہ ان دونوں پر ڈال کر وہ تینوں تن فن کرتے وہاں سے چلے گئے عمار نے شکر کا سانس لیا زرشالہ نے اس کی شکل دیکھی جو ڈر سے پہلی زرد ہو رہی تھی زرشالہ نے قہقہہ لگا یا عمار نے خفگی سے اسے گھورا



"ہا ہا ہا تم ایک دن ان سب کے ہاتھوں قتل ہو جاؤں گی گڑیا"

زالان اس کی بات سن کر بے تحاشہ ہنسا وہ دنوں اس وقت سکائیپ پر بات کر رہے تھے "ایسے ہی قتل کر دے گے مجھے مجھے ہاتھ تو لگا کر دیکھائیں میرا زالان ان سب کو پھانسی پر چڑھا دے گے"

اس نے ناز سے کہا

"ہاں اور تم ان بچاروں کو ہر وقت بے عزت کرواتی رہا کروں"

"میں نے کچھ نہیں کیا ہمیں تو پتا بھی نہیں تھا وہ تو ان کا اپنا ہی سا تھی بے ایمان نکلا تو ہماری کیا غلطی تھی اس نے ہمارے ساتھ سودہ بازی کی ویسے قسم سے آپ ان تینوں کی شکلیں دیکھ لیتے تو آپ کو بھی ہنسی آجاتی یہ جو چوبیس گھنٹے آپ کے چہرے پر بارہ بیچ رہے ہوتے ہیں ناں سخت چڑھوتی مجھے بندہ کبھی مسکرا کر بھی بات کر لیتا ہے"

زالان اس کے سفید جھوٹ پر تلملا کر رہ گیا

"میں ہنس کر بات نہیں کرتا یہ جو تم سے ہر وقت ہنس ہنس کر اپنے جبروں پر ظلم کرتا ہو

وہ تمہیں نظر نہیں آتا ناشکری عورت"

یہ سچ تھا زالان کسی سے اتنی باتیں نہیں کرتا تھا ناں ہی ہر وقت ہنستا تھا بہت مذاق کی

بات پر بھی بس مسکرا دیتا تھا مگر زر شالہ کے ساتھ وہ بالکل بچہ بن جاتا تھا جیسے جیسے

زر شالہ اسے کرنے کو کہتی وہ ویسا ہی کرتا رہتا تھا بنا کچھ کہے

"یہ عورت آپ نے کس کو کہا میں آپ کو عورت نظر آتی ہوں ابھی میری عمر ہی کیا

ہے ابھی تو میں لڑکی ہوں کھڑورس خان"

وہ جب بھی اس کی کسی بات پر ناراض ہوتی اسے کھڑورس خان ہی کہتی تھی

اس نے ماتھے پر اے بال ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے ناک بسوری

"ہاہاہا اچھا گڑیا سوری سو بار کہا ہے مجھے اس واہیات نام سے مت پکڑا کروں مگر مجال

ہے جو تمہیں میری کوئی بات سمجھ آجائے"

"ہاہاہا آپ بھی آئندہ مجھے عورت کہنے کی غلطی دوبارہ مت کیجئے گا"

"اوکے میری ماں اب سو جاؤ مجھے بھی سونے دوں صبح ڈیوٹی پر بھی جانا ہے نکمی

عورت"

NEW ERA MAGAZINE  
"زالان"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلائی زالان نے ہنس کر اسے دیکھا

"کھڑورس خان" اس نے اپنا بدلہ لے کر فون بند کیا

زالان کو اس لفظ سے سخت چڑ تھی زر شالہ جان کر اسے تنگ کرتی تھی دونوں ایسے ہی

پاگل تھے ایک دوسرے کو تنگ کیے بنا ان کو نیند نہیں آتی تھی زر شالہ کے لیے زالان

نے اپنا ٹرانسفر بھی لاہور کر دیا تھا وہ اپنی گڑیا کے بغیر وہاں اکیلا تھا اس کے ہر کام کا حیاں

رکھنا زر شالہ نے اپنی زمینداری بنالی تھی

.....

آج موسم صبح سے خراب تھا بارش واقفے واقفے سے جاری تھی حورین جلدی سے چھتری لے کر گھر سے نکلی اس وقت بارش کچھ کم تھی اس لیے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جا رہی تھی

"سن شہزادی اتنی بھاگ کر کہا جا رہی ہوں پہلے مجھے تو اپنا دیدار کرنے دے دوں ناں میں صبح سے تیری ایک جھلک دیکھنے کے لیے بارش میں کھڑا تیرا انتظار کر رہا ہوں اور تم

ہوں کے نو لیفٹ یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ناں شہزادی"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

بالو ایک دم سے اس کے سامنے آ گیا وہ بروقت نہ روکتی تو ٹکرا لڑی ہو جاتی حورین نے

چھتری سائیڈ پر کر کے ناگواری سے اسے دیکھا.. اب وہ بالو سے پہلے کی طرح نہیں ڈرتی تھی بالو آتے جاتے اسے تنگ کرتا تھا مگر آج تک اس نے کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی اس لیے حورین تھوڑی مطمئن ہو گئی تھی جو بھی تھا وہ گھر میں بیٹھنا ا فوڈ نہیں کر سکتی تھی اسے اپنے پیٹ کو بھرنے کے لیے گھر سے باہر قدم نکالنے ہی تھے

"آپ میرا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں لیتے میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے مجھے میرے حال پر

کیوں نہیں چھوڑ دیتے آخر آپ کو مجھے تنگ کرنے میں کیا مزہ آتا ہے کیوں میرا جینا

حرام کر رکھا ہے "

حورین انچ پھٹ پڑی تھی وہ ایسے دن اس کے فضول بکو اس سے تنگ آچکی تھی  
 "واہ میری شہزادی کو تو باتیں کرنا بھی اتنی ہے میں تو سمجھا تھا شہزادی گونگی ہے واہ آج تو  
 مزا آگیا"

بالونے محبت سے اسے تکتے ہوئے لگاؤ سے کہا

حورین کا دل کیا وہ کسی دیوار سے جا کر اپنا سر پھوڑ دے وہ انسان اس کی سوچ سے بھی  
 زیادہ ڈھیٹ تھا

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے وانچ کو دیکھا جہاں ٹائم تیزی سے گزر رہا تھا اس نے سر جھٹک کر سائیڈ سے  
 نکلنا چاہا

"بہت جلدی ہے جانے کی ابھی تو جی بھر کر دیکھا بھی نہیں تمہیں "

بالونے دکھی لہجے میں کہ کر حورین کے سامنے سے ہٹ گیا حورین نے نظر اٹھا کر اس  
 پاگل انسان کو دیکھا پھر سر جھٹک کر وہاں سے چلی نا جانے کیا تھا اس شخص میں جو اتنا برا  
 ہو کر بھی برا نہیں تھا کچھ تو ایسا تھا جو اس شخص کو منفرد بنا رہا تھا

.....

وہ تینوں اس وقت سردامیر کا لیکچر سن رہی تھی زرشالہ بہت غور سے سر کو دیکھیں جا رہی تھیں اس کے یوں دیکھنے سے دامیر بچارہ کنفیوز ہو رہا تھا

"مس زرشالہ آپ پلیز آرام سے لیکچر سنا پسند کریں گی"

آخر رہا نہیں گیا دامیر نے چڑ کر زرشالہ کو دیکھ کر جھنجھلا کر کہا

"میں نے کیا کیا ہے سر میں تو آپ کا لیکچر بہت غور سے سن رہی ہوں آج تو میں بالکل بھی نہیں بولی"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے کمال معصومیت سے آنکھیں گھوما کر کہا

"آپ صرف غور سے سن رہی ہے لیکچر نوٹ نہیں کر رہی بعد میں میرے پاس آپ میں سے کوئی بھی نوٹس لینے آیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

اب وہ بچارہ اتنے لوگوں کے درمیان کیا کہتا ہے پلیز زرشالہ مجھے یوں گھورنا بند کروں میں کنفیوز ہو رہا ہوں اس نے اپنا غصہ ساری کلاس پر نکالا

"پر سر ہم تو لیکچر نوٹ کر رہے ہیں"

ایک لڑکے نے پہلی رو سے کہا ساتھ اپنی کاپی بھی اوپر کر کے گویا ثبوت کے طور پر پیش کی

"میں ساری کلاس کی بات نہیں کر رہا کچھ سٹوڈنٹس یہاں ایسے بھی موجود ہے جو محض اپنا ٹائم پاس کرنے کے لیے گھر سے آتے ہیں"

سرنے ایک سخت نظر زرشالہ پر ڈال کر کہا

"لے جی سر یہاں مجھے تو ایسا کوئی بھی سٹوڈنٹ نظر نہیں آ رہا جو آپ کا لیکچر نوٹ ناں کر رہا ہوں پتا نہیں آپ کو اچانک سے کیا ہو گیا ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے ایک نظر پوری کلاس پر ڈال کر مسکرا کر کہا

"اچھا آپ زرا اپنی نوٹ بک مجھے دیکھائے جہاں آپ نے آج کا لیکچر نوٹ کیا ہے"

دامیر نے اس کے سامنے آ کر کہا زرشالہ نے اپنی نوٹ بک سر کے سامنے کی جس پر آج کا لیکچر لکھا ہوا تھا دامیر نے حیرت سے پہلے نوٹ بک کو دیکھا پر زرشالہ کو

"یہ آپ نے کیسے لکھا"

"کیا مطلب سر کیسے لکھا"

"میرا مطلب ہے آپ تو سن رہی تھی"

اب دامیر کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے

"کیا مطلب سر آپ کو لگتا ہے میں سن رہی تھی تو نوٹ نہیں کر رہی تھی پتا نہیں کیا ہو

گیا ہے اچانک سے سر آپ کو پلیزیہ پانی پی لے شاید آپ ریلکس ہو جائے"

زرشالہ نے پانی کی بوتل بیگ سے نکال کر اس کی طرف بڑھائی اس کی آنکھیں مسکرا

رہی تھی وہ اکثر گھر میں بھی دامیر کو ایسے ہی تنگ کرتی تھی اس وقت بھی اس کی

آنکھوں میں وہی شیطانی مسکراہٹ چمک رہی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر زرشالہ نے تو واقعی آج کچھ نہیں کیا نہ وہ بولی ہے کچھ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو

گی"

حورین نے سر کو دیکھ کر کہا

دامیر نے ایک نظر زرشالہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھا پھر پوری کلاس پر نظر دوڑائی

سب سر کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے سر نے کچھ غلط کر دیا ہو دامیر نے

گہری سانس کھنچی اور واپس مڑ کر لیکچر دینے لگا اب وہ غلطی سے بھی زرشالہ کو نہیں

دیکھ رہا تھا زرشالہ پاس بیٹھی رومانے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر مارا

زرشالہ نے غصے سے اسے گھورا

"اب تمہیں کیا تکلیف ہے جنگلی بلی ایک دن یہ تمہارے پاؤں توڑ کر تمہارے ہاتھ میں

دے دوں گی جب دیکھوں پاؤں کا استعمال کر رہی ہوتی ہوں یہ زبان اللہ نے آرام

کرنے کے لیے نہیں دے رکھی"

زرشالہ نے جھک کر اپنا پاؤں زور سے پکڑ کر سرگوشی میں روما کو ڈانٹا

"لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے آخر کیوں سر کو

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تنگ کر رہی ہوں"

رومانے بھی جھک کر اسے گھور کر کہا

"لوں جی تم سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے میں نے کیا کیا ہے مجھے بتاؤ تو آرام سے بیٹھی

سر کا لیکچر سن رہی ہوں اس پر بھی باتیں سننے کو مل رہی ہے"

"ہاں ہاں مجھے جیسے پتا نہیں ہے ناں تم آنکھوں ہی آنکھوں میں سر کو گھور رہی ہوں وہ

بچارے کنفیوز ہو کر رہ گئے شرم تو تمہیں بلکل نہیں آتی اور یہ میری نوٹ واپس کروں

بے ایمان لڑکی میں آج گھر جا کر زالاں بھائی جان سے تمہاری شکایت کروں گی دیکھ لینا  
تم"

"ہاں ہاں دیکھ لوں گی زیادہ میر بھائی کی ہمدردی میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی  
ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

"یہ تم دنوں خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتی جب دیکھوں ٹر ٹر"

حورین نے جھنجھلا کر دونوں کو غصے سے دیکھا

"ہا ہا ہا تم ہی خاموش ہو کر سر کو پیار سے دیکھوں ہمارے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے"

زرشالہ نے جھک کر حورین کو آنکھ مار کر کہا وہ بچاری تلملا کر رہ گئی سر نے زرشالہ کو

گھورا

"آپ سب خاموش ہونا پسند کرتی گئی یا میں کلاس سے چلا جاؤ"

دامیر کا ضبط جواب دے گیا اس نے اب کی بار غصے سے کہا

"یہ سر بھی ناں تم لوگ بولو کچھ نہیں کہتے میں ایک بات بھی کر دوں تو کھانے کو

ڈورتے ہے"

کلاس حتم ہونے کے بعد وہ لوگ گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی حورین نے ناراضگی سے کہا  
 "مجت میری جان محبت ہے یہ سر نہیں چاہتے تم ان کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ  
 ہو اس لیے انہوں غصہ آجاتا ہے"

زرشالہ کہا باز آنے والوں میں سے تھی

"زر میں تمہارا سر پھوڑ دوں گئی جو آئندہ ایسی بکو اس کی بھی تو"

حورین نے پاس پڑی کتاب اٹھا کر اسے خون خوار نظروں سے دیکھا

"اب تم نہیں مانتی تو میں کیا کہہ سکتی ہوں پر حقیقت یہی ہے میری حور صاحبہ"

زرشالہ کے ساتھ ساتھ رومابھی کھلکھلا کر ہنسی حورین نے وہ کتاب روماکے کمر میں

دے ماری

"ہائے ظالم میں نے کیا کیا ہے"

روما اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر چلائی

"بہت ہنسی آرہی تھی نا تمہیں اس سٹوپڈ کی باتوں پر اب ہنسوں"

"ہاں تو میں نے تو کچھ نہیں کہا اس فساد کی جڑ کو تو کوئی کچھ نہیں کہتا" رومانے زرشالہ کو دیکھا جو اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی حورین نے دونوں کو دیکھا پھر بیگ اٹھا کر غصے سے وہاں سے جانے لگی

"او میری روٹھی محبوبہ مجھے اکیلا چھوڑ کر نا جا او میری روٹھی محبوبہ...."

زرشالہ نے اس کا بیگ پکڑ کر لہرا لہرا کر کہا حورین کو اس کے انداز پر ہنسی آئی بیگ چھوڑ کر وہ بھی ان دونوں کے ساتھ ہنسی میں شامل ہو گئی دور کھڑے ایک شخص نے حورین کو ہنستے ہوئے بہت پیار سے دیکھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"تم سمجھا دوں اس نک چڑھی کو آئندہ مجھے ایسے گھور گھور کر دیکھاناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا قسم سے اتنا کنفیوز ہو گیا تھا میں کتنی بے عزتی ہوئی سب سٹوڈنٹس کے سامنے مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا میں کیا کروں"

دامیر نے کلاس سے نکالتے ہی زالان کو فون ملا کر زرشالہ کی شکایت لگائی

زالان ساری بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا "ہنس لوں ہنس لوں میں نے لطیفہ سنایا ہے

ناں تمہیں"

دامیر اس کے ہنسنے پر چڑ کر بولا

"تو اور کیا کروں ایک چھوٹی سی لڑکی تمہیں مسلسل گھور ہی تھی اور تم اس سے کنفیوز

ہو گئے"

"واہ یار واہ وہ چھوٹی سی لڑکی نہیں پورا فتنہ ہے مجھ سے تو خدا واسطے کا بیر ہے اسے کوئی

موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی وہ"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے دانت پیس کر کہا

"اچھا اچھا سمجھا دوں گا میں اسے آئندہ میرے دوست کو گھور کرنے دیکھے ٹھیک ہے اب

خوش"

زالان نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر کے سنجیدگی سے کہا

"ہاں ٹھیک ہے تمہاری وجہ سے اس فتنہ کو چھوڑ رہا ہوں آئندہ ایسی کوئی حرکت کی

ڈائریکٹ ایچ او ڈی سے جا کر شکایت کروں گا"

"اچھا کیا کہوں گے کہ ایک سٹوڈنٹ مجھے کلاس میں غور سے دیکھ رہی تھی اور میں

کنفیوز ہو گیا تھا ہا ہا ہا میرا کب خدا کا خوف کروں سٹوڈنٹس تو لیکچر کے دوران ٹیچر کو ہی دیکھتے ہیں نہ "

"ہاں دیکھتے ہیں مگر زرشالہ مجھے تنگ کرنے کے لیے ایسا کر رہی تھی یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہوں "

"ہاں جانتا ہوں پراج اوڈی صاحب تمہاری اور گڑیا کی خاندانی دشمنی کے بارے میں تو نہیں جانتے انہیں کیا بتاؤ گے "

زالان نے ہنس کر اسے مزید تھپیا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"مارو تم خبردار جو آئیندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تو"

دامیر نے غصے سے فون بند کر دیا

زالان نے ہنس کر فون کو دیکھا دامیر اور زرشالہ کی دشمنی شروع سے ہی چلتی آرہی تھی اس نے گڑیا کو فون ملا یا اب اس کی کلاس بھی تو لینی تھی  
"اسلام علیکم آج اس وقت کیسے فون کر دیا آپ نے "

"تمہاری شکایت موصول ہوئی ہے آج اس لیے تمہاری کلاس لینے کے لیے فون کیا

ہے"

"اب میں نے کیا کر دیا ہے"

زرشالہ نے انجان بن کر پوچھا

"تم اچھے سے جانتی ہوں کیا کیا ہے تم نے"

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا سچ میں"

"اچھا تو آج کلاس میں کچھ نہیں کیا تم نے کیوں تنگ کرتی ہوں میرے بچارے کو"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles

زالان نے سنجیدگی سے دریافت کیا

"لوجی انہوں نے آپ سے بھی شکایت کر دی میں نے بلا کیا کیا ہے میری بھائی کو مجھ سے

شکایت تھی میں کلاس میں سیریس ہو کر لیکچر نہیں سنتی آج جب سنے بیٹھ گئی تو اعتراض

میں کروں بھی تو کیا کروں میں ہی بری ہو سب کو مجھ سے پر اہلم ہوتی ہے"

زرشالہ نے روہانسی ہو کر جواب دیا زالان سامنے تو تھا نہیں جو اس کے جھوٹے آنسو

دیکھتا دور بیٹھے زرشالہ کی بھیگی آواز نے اسے بے چین کر دیا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اس نے مجھ سے کوئی شکایت نہیں کی"

"ہاں ہاں آپ کو تو الہام ہو گیا تھا کلاس میں بھی انہوں نے مجھے ڈانٹا ہے آپ کو ہمیشہ وہی ٹھیک لگتے ہیں آپ ہمیشہ ان کی بات کر یقین کرتے ہوں مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی"

زرشالہ نے فون بند کر کے روما اور حورین کو آنکھ ماری

"پوری ڈرامہ ہو قسم سے"

رومانے اس کی اداکاری دیکھ کر کہا

"بہت بری بات ہے زرا ایک تو غلطی تمہاری ہے اوپر سے جھوٹ کارونا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین نے اسے شرم دلانی

"تم تو بس ہی کر جاو مولوی کی اولادناں ہو تو ہر ٹائم لکچر دادی اماں ناں ہوں تو اب کیا

کرتی اپنی غلطی مان کر زالان کی ڈانٹ سنتی"

زرشالہ نے دونوں کو دیکھ کر کہا

"تم بھی تو سر کو بہت تنگ کرتی ہوں"

رومانے اس کے ہاتھ سے بسکٹ لیتے ہوئے کہا

"ابھی تو آغاز ہے میری جان آگے آگے دیکھوں میر بھائی کے ساتھ کیا کرتی ہوں  
میں"

اس نے ہنس کر کہا رومانے افسوس سے سر ہلایا

"یہ لڑکی نہیں سدھرے گئی"

دوسری طرف زالان بچا رہ میر اور زرشالہ کو راضی کرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا  
ان دونوں کی لڑائی میں پھنس زالان جاتا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان کی پوسٹنگ لاہور ہو گئی تھی آج وہ گھر واپس آیا تھا زرشالہ کا بہت اہمپورٹڈ ٹیسٹ  
تھا اسے چار نہ چار یونیورسٹی جانا ہی پڑا تھا جانے سے پہلے اس نے زالان کو فون کر کے  
اسے واپسی میں پک کرنے کا آڈر دیا تھا زالان آرام کر کے تیار ہو کر اسے لینے جا رہا تھا  
"کہاں جا رہے ہوں زالان"

ممانے اسے نک سسک تیار دیکھ کر پوچھا

"کہی نہیں ممانگڑیا اور رومانے کو لینے جا رہا ہوں"

"ٹھیک ہے چلے جانا پہلے میری بات سن لوں مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

ممانے سنجیدگی سے کہا

"مما بعد میں کر لیجئے گا مجھے اس وقت دیر ہو رہی ہے"

اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر عجلت میں جواب دیا

"پہلے میری بات سن لوں زالاں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے"

ممانے غصے میں چبا چبا کر کہا

"اوہو مما چلے آئے بیٹھے کہے کیا کہنا ہے آپ کو"

زالاں نے مما کو تھام کر صوفے پر بیٹھا اور خود اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا سوالیہ

نظروں سے مما کو دیکھا

"بیٹا اب تمہیں شادی کر لینا چاہیے میں اور تمہارے پاپا چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی

ہو جانی چاہیے اب"

"واٹ مما آپ کیا کہ رہی ہے آپ جانتی ہے ناں میں شادی نہیں کر سکتا یہ بات آپ

اچھے سے جانتی ہے پھر اس پر بات کرنے کا کیا فائدہ ہے"

زالان نے اپنا ہاتھوں کو مضبوطی سے بھینچ کر سنجیدگی سے جواب دیا

"آخر کب تک تم اس سب کا ماتم مانتے رہو گے بھول کیوں نہیں جاتے وہ سب وہ

ایک برا خواب تھا اور کچھ نہیں"

"وہ برا خواب نہیں تھا ماما وہ ایک تلخ حقیقت تھی جیسے میں جاہ کر نہیں بھول سکتا وہ

میری وجہ سے مری ہے ماما میں چاہ کر بھی اپنا ماضی نہیں بھول سکتا پلیز آپ میری

شادی کے خواب دیکھنا چھوڑ دے"

زالان نے حتمی لہجے میں کہا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"بہت سن لی ہم نے تمہاری اب بس اور نہیں میں نے اور تمہارے پاپا نے تمہارے

لیے زر شالہ کو پسند کیا ہے ویسے بھی تم دونوں میں کافی انڈسٹنگ ہے"

ممانے گویا اس کے سر پر دھماکہ کیا وہ بے یقینی سے ماما کو دیکھنے لگا جیسے اس نے سنے میں

غلطی کی ہوں ممانے شاید کچھ اور کہا ہوں اس نے سنا غلط ہو مگر نہیں ماما تو وہ سب ہی

کہ رہی تھی جس کا زالان نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا

"ماما... یہ آپ کیا کہ رہی ہے"

اس نے پھٹی آنکھوں سے ماما کو دیکھا

"وہی جو حقیقت ہے شمن کی موت ایسے ہی لکھی گئی تھی اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے شادی تو تمہیں کرنی ہی ہے پھر زرشالہ کیوں نہیں..."

"بس ماما زرشالہ تو کیا میں کسی سے شادی نہیں کر سکتا اور زرشالہ کا آپ نے سوچ بھی

کیسے لیا وہ گڑیا ہے میری چھوٹی سی تھی جب میں نے اسے پلا تھا بچوں کی طرح اس کا خیال رکھا اسے اپنے دل میں سب سے الگ مقام پر رکھا ہمارا رشتہ بہت انمول ہے ماما اسے میرے اور گڑیا کے لیے گالی مت بنائیں وہ مجھے اپنا بڑا بھاری سمجھتی ہے"

زالان نے اٹھ کر اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کی

"سمجھتی ہے بھائی ہو تو نہیں نا اس کے بھائی سب کزن ایک دوسرے کو بھائی بہن ہی

سمجھتے ہیں بعد میں ان کے آپس میں رشتے ہو جاتے ہیں اس میں ایسی نامعقول بات تو

نہیں ہے نا"

ماما اس کے احساسات نہیں جان پائے رہی تھی وہ اپنی ہی کہ رہی تھی زالان نے افسوس سے اپنی ماں کو دیکھا وہ ماں ہو کر اس کے دل کی بات نہیں سمجھ پارہی تھی

زرشالہ اس کے لیے چھوٹی سی بچی ہی تو تھی اور کچھ نہیں ایسا سوچنا بھی اس کے لیے گناہ تھا

"مما میں اس سے ہر گز شادی نہیں کروں گا وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے پلیز اس بات کو یہی حتم کر دے اسے پتا چلا تو وہ کیا سوچے گئی میرے بارے میں کتنا گھٹیا نکلا میں اسے بچپن سے بچوں کی طرح ٹریٹ کیا ہے میں نے آپ نے آج میرا مان بھروسہ سب ختم کر دیا آپ ممّا آپ بھی میرے اور اس کے رشتے کو نہیں سمجھ سکی"

زالان نے ممّا کے قدموں میں بیٹھ کر ان کا ہاتھ تھام کر دکھی لہجے میں کہا  
 ممّا کے دل کو کچھ ہوا آج وہ پانچ سال پہلے والا زالان لگ رہا تھا ٹوٹا پھوٹا لگ رہا تھا ممّا نے  
 اسے اپنے گلے لگایا

"ایم سوری میری جان ممّا کو معاف کر دوں میرا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا زرشالہ ہماری ہی بچی ہے تم نہیں تو بہ روز ہی سعی اسے ہم سب خود سے دور نہیں کر سکتے میں تمہارے پاپا سے بات کرتی ہوں وہ حاجی سے بہ روز اور زرشالہ کے رشتے کی بات کریں"

ممانے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا

زالان نے بے یقینی سراٹھا کر سے ماما کو دیکھا

"مما آخر اتنی جلدی بھی کیا ہے گڑیا بھی بہت چھوٹی ہے اور بہر وز وہ تو ابھی اپنے پاؤں

پر بھی نہیں کھڑا ہوا"

شالا کے دل کو ناجانے کیا ہوا زرشالہ اس سے دور ہو کر کسی اور کی ہو جائے گی یہ خیال  
اسے زندگی میں پہلی بار آیا تھا اس کے دل میں انجانہ سادرد جگا جیسے وہ فل وقت کوئی نام

دینے سے قاصر تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں زرشالہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہوں ہم کون سا ابھی شادی کرنے والے ہیں بس

بات پکی کر لے گے شادی بہر وز کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد ہی کریں گے

تب تک زرشالہ بھی اپنی تعلیم مکمل کر لے گی"

ممانے گویا سب کچھ طے کر رکھا تھا زالان کے پاس اب کچھ کہنے کو باقی نہیں رہا تھا ہا وہ

اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا اس کا اس وقت کسی کا بھی سامنا کرنے کا ارادہ

نہیں تھا

.....

حورین گھر آئی تو ابا کو گھر پر موجود ناں پا کر پریشان ہو گئی ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ ابا گھر سے بنا بتائے کیے جاتے جب سے بیمار ہوئے تھے گھر کے ہی ہوں کر رہ گئے تھے حورین کی پریشانی مزید بھر گئی جب آگے بیس منٹ تک بھی ان کا پتاناں چلا اس نے ابا کے فون پر بار بار کال کی نمبر مسلسل بند جا رہا تھا وہ پریشانی میں گھر کے چھوٹے سے صحن میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی مزید آدھا گھنٹہ گزرا تھا اس نے اپنی چادر لی اب وہ انہیں ڈھونڈنے خود ہی جانے لگی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اس نے چادر چارپائی پر رکھ کر دروازہ کھولنے آگے بڑھی

دروازہ کھولتے ہی سامنے آبا کا چہرہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی

"کہاں تھے آپ ابا میں کب سے آپ کو فون ملا رہی تھی نمبر مسلسل بند جا رہا تھا میں کتنی پریشان ہو گئی تھی اس بات کا آپ کو اندازہ بھی ہے ضرورت کیا تھی باہر جانے کی کچھ بھی چاہیے تھا تو مجھے بتادیتے میں لے آتی مگر نہیں آپ کو مزہ آتا مجھے یوں تڑپنے میں"

حورین نان سٹاپ شروع ہو گئی تھی پیچھلے ایک گھنٹے سے وہ بہت پریشان ہو گئی تھی اب

ابا کو سامنے دیکھتے ہی خود پر قابو نہیں پاسکی

ابانے مسکرا کر اپنی معصومیت سی بیٹی کو دیکھا جو واقعی پریشان لگ رہی تھی

"آرام سے بیٹا اندر تو آنے دوں پہلے باہر ہی کھڑا رکھنے کا ارادہ ہے کیا"

انہوں نے مسکرا کر کہا

"اوسوری ابا پریشانی میں پتا ہی چلا آپ آئے اندر"

حورین نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا

ابانے اندر آ کر اپنے پیچھے کسی کو آنے کا اشارہ کیا

"بیٹا یہ دامیر بیٹا ہے راستے میں میری طبیعت خراب کو گئی تھی انہوں نے دیکھا تو

ہو اسپتال لے گئے بس ایسی وجہ سے دیر ہو گئی موبائل میں بھی شاید چارج ختم ہو گیا ہو

گا میں نے دیکھا ہی نہیں"

ابا محبت سے حورین کے سر پر ہاتھ پھیرا سا مناسر دامیر کو دیکھ کر اس کے اوسطان حطا

ہو گئے اس نے اپنے آپ پر غور کیا اس کا دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا خوبصورت کالے

بال کھولے ہوئے تھے اس نے آتے ہی اس کا ف اتار کر پھینک دیا بال کھول دیے تھے

گرمی بہت تھی بالوں میں بھی پسینہ آگیا تھا دامیر نے بہت غور سے اس کا جائے لیا اس  
نے کل سے ڈوپٹہ سر پر لیا

"اسلام میں سر آپ یہاں"

ہوش میں آتے ہی اسے آداب میزبانی یاد آگئی دامیر اس کی اس حرکت پر مسکرائے بنانا  
رہ سکا

"تم جانتی ہوں انہیں"

ابانے تجب سے اپنی بیٹی کو دیکھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی ابا یہ ہمارے ٹیچر ہے یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں"

اس نے ابا کا ہاتھ تھام کر جواب دیا

"اچھا یہ تو اچھی بات ہے بہت ہی نیک بچہ ہے ماشاء اللہ آؤ بیٹا میرے ساتھ"

ابانے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

"یہ تو آہی نہیں رہا تھا میں سے زبردست انداز لایا اسے ایک گپ چائے تو پی سکتا ہے یہ

میرے ساتھ"

ابا نے شفقت سے دامیر کو دیکھ کر کہا

"آپ ٹھیک کہ رہے ہیں ہے آپ زبردستی لے آئے ورنہ مجھے پوری عمر اپنی اندازہ  
انے پر افسوس ہوتا"

دامیر نے ایک نظر حورین کے چہرے کو دیکھ کر معنی خیز آندا میں مسکرا کر کہا

خود پر مسلسل دامیر کی نظروں کی تپش محسوس کر کے ثوری مزید کنفیوز ہو رہی تھی

"سر آپ پلیز بیٹھے میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں"

حورین نے بہت مشکل سے قابو کیا اور چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے کہا دامیر

نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا اور ابا کے پاس جا کر بیٹھ گیا

کچن میں آکر اس نے گہری سانس لی اسے رہ رہ کر سر کا دیکھنا کا انداز یاد آ رہا تھا کتنی محبت

تھی ان کی آنکھوں میں اس نے سر جھٹکا جلدی جلدی چائے بنا کر لائی دامیر ابھی بھی ابا

کے سامنے کرسی پر نظریں نیچے جھکاؤ بیٹھا تھا

"ڈرامے باز ناں ہوتو"

حورین بڑبڑا کر آگے بڑھی

"چینی کتنی لے گے سر"

اس نے چاہے گپ میں ڈال کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"آپ نے اتنی محبت سے اپنے ہاتھوں سے بنا کر لائی ہے چینی کی تو ضرورت نہیں اب

یہ خود بخود میٹھی ہی ہو گئی"

اس نے آہستہ سے کہا حورین نے ڈر کر ابا کو دیکھا وہ سائڈ ٹیبل پر اپنی دوائیاں

ڈھونڈنے میں مصروف تھے

اس نے غصہ سے سر کو گھورا

ابا بھی اب اس کی طرف متوجہ ہو گئے

"سر چینی کتنی لے گئے"

اب کے اس نے چبا چبا کر الفاظ ادا کیے

دامیر زیر لب مسکرا اٹھا

"ایک چمچ"

اس نے آنکھوں کے نیچے سے مسکرا کر اسے دیکھ کر کہا حورین نے جلدی جلدی چائے بنا کر اسے دی اور ابا کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی وہاں سے دامیر کو وہ نظر نہیں آرہی تھی

"انکل کوئی بھی کام یہ کبھی بھی کوئی مسئلہ ہو تو یہ میرا کاڈ ہے آپ مجھ سے بلا جھک رابطہ کر سکتے ہیں مجھے آپ کے کام آکر خوشی ہوگی"

چائے کا آخری گھونٹ پی کر اس نے اپنا کاڈ جیب سے نکال کر انہیں دیا

"بہت بہت شکریہ بچے"

"انکل پلیز یہ تو میرا فرض بنتا تھا آپ ایسے کہ کر مجھے شرمندہ مت کریں مجھے بھی اس بہانے اتنی اچھی چائے پینے کو مل گئی شکریہ تو مجھے ادا کرنا چاہیے"

اس نے ابا کے سامنے جھک کر جانے کی اجازت لی حورین بالکل لا تعلق بیٹھی رہی

"بیٹا دامیر بیٹے کو زرا باہر تک چھوڑ آؤ میں اب باہر تک جا نہیں سکتا بہت تھک گیا ہوں"

ابانے حورین کو کہا وہ چاررونا چار اٹھ کر اس کے ساتھ دروازے تک آئی

"مس حورین اتنے مزے کی چائے پلانے کا شکریہ مجھے اچھا لگا آپ کے ہاتھ کی چائے"

پی کر "

دامیر نے دروازے میں روک کر بہت لگاؤ سے کہا

"اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں سر آپ نے ابا کی اتنی مدد کی شہر تو مجھے کہنا چاہیے"

حورین نے آرام سے کہا

"خیر آپ کی شکریہ کی ضرورت نہیں ہے انقریب ان سے میرا بہت گہرا تعلق جوڑنے

والا ہے اتنا تو میں کر ہی سکتا ہوں"

اس نے ہنس کر حورین کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"کیا مطلب سر میں سمجھی نہیں"

اس نے پریشان نظروں سے اسے دیکھا

"جلد ہی سمجھ جائے گی حور.. بس ایک بات کا اعتراف کرنا تھا آپ حجاب میں کمال لگتی

ہے مگر آج جس روپ میں میں نے آپ کو دیکھا ہے مجھے لگتا ہے میں اپنا دل ہار بیٹھا ہو

چلتا ہوا اپنا خیال دکھیے گا"

اور آہستہ سے اس کے قریب ہو کر رازداری میں بولا پھر اس کی طرف دیکھے بنا لبے

لمبے ڈگ بھرتادروازا عبور کر گیا پیچھے حورین حیران پریشان کھڑی اس کے لفظوں کے

معنی ہی سمجھتی رہ گئی یہ کون سا روپ تھا سر کا وہ جان نہیں پائی

"حورین کہارہ گئی ہوں بچے"

اباکی آواز پر وہ واپس اپنے اول حالت میں لوٹ آئی

.....

وہ کل سے آیا تھا ابھی تک زرشالہ سے ملا نہیں تھا وہ نا جانے کیوں اس سے چھپتا پھر رہا

تھاز زرشالہ پورا دن اس کا انتظار کرتی رہی وہ گھر نہیں آیرات گئے وہ گھر آیا تب تک وہ

وہی لاؤنچ میں انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی

زالان سا رادن آوارہ گردی کر کے گھر لوٹا لاؤنچ میں صوفے پر سوئی وجود پر نظر پڑتے

ہی اس کے قدم خود بخود لاؤنچ کی طرف بڑھے وہ وہی پاؤں کے بل اس کے سامنے

نیچے بیٹھ گیا

زرشالہ کے بال ادھر بھی بکھرے پڑے تھے وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی

تھی اس کی لمبی لمبی پلکیں بند آنکھوں میں بہت دلکش لگ رہی تھی سنہری لمبے بال پنکھے کے ہوا سے اڑاڑ کر اس کے چہرے پر آرہے تھے زالاں بے خود بیٹھا سے دیکھ رہا تھا لاشعوری طور پر اپنا ہاتھ آگے کر کے اس کے بال چہرے سے ہٹا کر کان کے پیچھے کیے اس کے چہرے پر شرارت کا نام و نشان تک نہیں تھا پورا دن لوگوں کے ناک میں دم کرنے والی شالہ اس وقت بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی زالاں کو اپنے دل کے بدلتے حالات پر خود ہی حیرت ہوئی وہ جلدی سے اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا

"میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں وہ مجھے کیا سمجھتی ہے اور میں نہیں نہیں میں اپنی گڑیا کا یقین نہیں توڑ سکتا میں اس کو دو دھکا نہیں دے سکتا یہ میرے دل کو کیا ہو گیا ہے ماما آپ نے یہ کیا کر دیا مجھے کس دور ہے پر لاکھڑا کر دیا میں نے کبھی خواب میں بھی ایسا نہیں سوچا تھا میں اپنی زرشالہ کو کبھی بھی تکلیف نہیں دے سکتا مجھے اپنے دل کو سمجھنا پڑے گا"

زالاں کمرے میں ادھر سے ادھر بے چینی سے ٹہل رہا تھا دماغ دل کا ساتھ نہیں دے رہا تھا وہ اپنے دل کی بلکل نہیں سنا چاہتا تھا ایسا ناممکن تھا

.....

"زالان آپ یہاں ہے اور میں آپ کو کل سے ڈھونڈ رہی ہوں کیا ہو گیا ہے آپ کو کل سے آپ کا انتظار کر کر میں پاگل ہو رہی ہوں اور آپ ہے کے یہاں مزے سے بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے ہیں"

زرشالہ نے زالان کو دیکھا جو مزے سے بیٹھٹی وی دیکھ رہا تھا اسے آگ ہی لگ گئی تھی ریموٹ اس کے ہاتھ سے چھین کر غصے سے اسے گھورا

"کیا ہو گیا ہے شالہ بڑی تھامیں کل ہی آیا ہوں اب اتنا فارغ تو نہیں ہو کہ ہر وقت گھر پر ہی پایا جاؤ گا"

زالان نے غصے سے لال پیلی ہوتی زرشالہ کو دیکھ کر عام سے انداز میں کہا زرشالہ نے حیرانی سے زالان کو دیکھا

"یہ آپ نے مجھے شالہ کس خوشی میں کہا ہے"

آج زندگی میں پہلی بار زالان نے اسے اس کے نام سے مخاطب کیا یہ بات اس کے لیے حیرانی کے باعث تھی

"ہاں تو اب تم بڑی ہو گئی ہوں اب گڑیا کہتے اچھا تو نہیں لگو گاناں"

"ہاں میں بڑی ہو گی ہوں مگر آپ نے ہی کہا تھا میں چاہے جتنی بھی بڑی ہو جاؤ آپ

کے لیے ہمیشہ گڑیا ہی رہوں گی اب یوں اچانک کیا ہو گیا ہے"

وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر حیرانی سے بولی زالان نے ایک خاموش نظر اس پر

ڈالی پر سے ٹی وی دیکھنے میں مگن ہو گیا

"زالان کیا ہوا ہے آپ ایسے کیوں کر رہے ہوں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا"

اس سے زالان کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی کہاں ایک آواز پر ڈور کر آنے والا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان اور کہاں اب زر شالہ کو انگور کر کے بیٹھا زالان

"ایسی کوئی بات نہیں بس میرے سر میں درد ہو رہا ہے اس لیے"

اسے بھی اپنے رویے کا اندازہ ہوا تو سنبھل کر بولا

"اتنی سی بات لائے میں آپ کا سرد بادوں"

زر شالہ نے اٹھ کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا زالان نے جلدی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"نہیں یار اب اتنا بھی درد نہیں ہے ایک کپ چائے پیو گا تو خود ہی ٹھیک ہو جاؤ گا تم"

پریشان مت ہوں"

شالانے ضبط سے مسکرا کر کہا اس کا دل اس کے ساتھ بے ایمانی کرنے پر تلا ہوا تھا وہ بار بار اپنے دل کو ڈانٹ کر خاموش ہونے پر مجبور کر رہا تھا

"چلے میں آپ کے لیے مزے دار سی چائے بنا کر لاتی ہوں اس کے بعد شاپنگ پر چلتے ہیں ٹھیک ہے"

"تم بہروز کے ساتھ چلی جاؤ میں آج نہیں جاسکوں گا"

"کیا مطلب بہروز کے ساتھ چلی جاؤ آپ کے ہوتے میں آج سے پہلے کبھی کسی اور کے ساتھ گئی ہوں جو ابھی جاؤ گئی"

زرشالہ نے ناک چڑھا کر کہا

"ضروری تو نہیں جو کام آج سے پہلے نہیں کیا وہ پوری زندگی نہیں کروں گی کچھ کام وقت کے ساتھ ساتھ کرنے پڑتے ہیں میں پوری عمر تو تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا تمہیں اب میرے بغیر اپنے کام کرنے کی عادت ڈالنی پڑے گی"

اس نے رخ موڑ کر زرشالہ کی آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

"اور ہاں ماما کو کہ دینا چائے بنا کر میرے کمرے میں بیچھ دے اور پلیز میری طبیعت

ٹھیک نہیں ہے کوئی بھی میرے کمرے میں ناں ایے"

وہ زرشالہ کے نم آنکھوں سے نظریں چراتا اپنی بات مکمل کر کے چلا گیا اگر وہ ایک لمحہ

بھی اور روکتا تو خود سے کیا وعدہ بھول کر وہ زرشالہ کے سامنے ہار جاتا وہ ہارنا نہیں چاہتا

تھا وہ زرشالہ کا یقین توڑنا نہیں چاہتا تھا وہ اس کی نظروں میں گر نہیں سکتا تھا

اس کے جانے کے بعد زرشالہ نے اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑی آج زالان کے

رویے نے اسے سہی معنوں میں ہٹ کیا تھا وہ کسی سے بھی ملے بنا وہاں سے اٹھ کر اپنے

کمرے میں آگئی تو آج اس کا اتنا بہترین دوست بھی اس سے الگ ہو گیا تھا

"ہو سکتا ہے کوئی مسئلہ ہو گیا ہو ان کے ڈیپارٹمنٹ میں... میں بھی ناں پیچھے ہی پڑ

جاتی ہوں کہ بھی رہے تھے سر میں درد ہے میں نے پھر بھی انہوں شاپنگ کا کہا آ گیا ہو

گا غصہ میں بھی ناں بس بچی ہی بن جاتی ہوں بلا میرے زالان مجھ سے کب ناراض ہو

سکتے ہیں"

بہت سوچنے کے بعد زرشالہ کو لگا غلطی اسی کی ہے اس لیے خود کو سرزد کیا اس نے سوچا

وہ کل صبح جا کر زالان کو منالے گئی آخر کب تک زالان اس سے ناراض ہو سکتا تھا بلا یہ

سوچ کر اس نے خود کو پر سکون کیا

.....

"اوے ہوئے زرشالہ آج کل حیرتو ہے ناں"

ولید نے روح افزا کی دوسری کلاس پیتے ہوئے زرشالہ کو دیکھ کر کہا

"کیونکہ کیا ہوا ہے"

اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"تم اور یہاں یقین نہیں آ رہا زلالان بھائی کے گھر موجود ہوتے ہوئے ہماری زرشالہ

صاحب ہمارے پاس تشریف فرما رہی ہے یہ بات کب ہضم نہیں ہو رہا مجھے"

"دو کلاس شربت ہضم کر لیا ابھی کچھ اور ہضم کرنے کے لیے جگہ باقی ہے کیا"

زرشالہ نے شربت کا جگ اٹھا کر اپنے سامنے رکھا

"تم تو میرے کھانے پینے پر بھی نظریں گھاڑ کر بیٹھ جایا کروں خیر موضوع بدلنے کی

ضرورت نہیں ہے سچ بتاؤ زلالان بھائی کی چمچی تم یہاں کیا کر رہی ہوں"

ولید کے ساتھ ساتھ سب کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل تھی  
 "بس آج سوچھا تم لوگوں کو بھی اپنے دیدار کا شرف عطا کر دوں کیا یاد رکھوں گے کس  
 زندہ دل لڑکی سے واسطہ پڑا ہے تم لوگوں کا"

زر شمالہ نے مصنوعی کالر اوپر کر کے فخر سے کہا

"بس کروں یہ ڈائلاگ بازی بعد میں مارنا تم شیطان کی آنت اللہ معاف کرے تم تو  
 کسی کو اپنا سر درد بھی مفت میں نہ تو گچا کے اپنا قیمتی وقت..."

بہروز نے اس کے انداز پر ناگواری سے کہا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم تو بس مجھ سے جل جل کر ایک دن راک ہو جاؤ گے پھر کوئی لڑکی منہ بھی نہیں  
 لگائے گئی کالے بھنس کو"

وہ کہا باز آنے والی تھی

"تمہیں میں بھنس نظر آتا ہوں"

بہروز صدمے سے چلایا

"ہاں تو اور کیا وہ بھی جل جل کر کالا ہوا"

"او بے عقل لڑکی مذکر مونت کا استعمال تو سوچ سمجھ کر لیا کرو اچھے بلے شخص کو  
مشکوک بنا دیتی ہوں"

بہروز نے گھور کر اسے شرم دیلانی چاہی

"خیر اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم بھنس بنو یا گھوڑی بات تو ایک ہی ہیں ناں"

زرشالہ نے اسے اور تپایا

"ہا ہا ہا کیا مزے کی بات کی ہے تم نے دل خوش کر دیا بہروز گھوڑی کیسے ہیں آپ"

عمار نے گلاس میں جو س ڈال کر ایک ہی گھونٹ میں پی کر زرشالہ کو شاباشی دی بہروز

نے غصے سے اپنے دانت پیسے

"تم گھوڑی کے خالہ اپنی چونچ بند رکھوں نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

ولید اور شارق اس کے نئے نام سے ابھی تک محفوظ ہو رہے تھے ہنسی تھی کے خود بخود آ

رہی تھی بہروز نے ناراض نظروں سے سب کو گھورا

"چلو بس کروں تم تو بات دل پر ہی لے لیتے ہوں یار اب ایسا بھی کچھ نہیں کہ دیا ہماری

شالہ صاحبہ نے تمہیں تو پتا ہے ناں اسے بونگیاں مارنے کا شوق ہے تو کیوں دل پر لے

رہا ہے پگلے "

شارق نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسا دینا چاہا

"چپ کروں تم اور دور ہٹو مجھ سے تم سب اس چیڑیل کے ساتھ ملے ہوئے ہوں جب

دیکھو یہ شیطان کی آنت ہر کسی ہو تنگ کرنے میں مصروف ہوتی ہے پتا نہیں اتنا دماغ

کہا سے آتا ہے اس کے پاس "

بہروز نے شارق کا ہاتھ جھٹک کر زرشالہ کو گھورا

"مجھے پتا ہے کہاں سے آتے ہیں اس کے دماغ میں یہ فضول خیالات "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمار نے چہک کر کہا سب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے ابھی بہت راز کی بات

بتانے والا ہو وہ

"اب بھونک بھی دوں "

بہروز نے چڑ کر کہا

"ہماری زرشالہ صاحبہ صبح اٹھ کر کوئے کے پائے کھاتی ہے ناشتے میں اس لیے پورا

پورا دن کائے کائے لگایا ہوتا ہے اس نے.. "

عمار نے آگے ہو کر آہستگی سے کہا

"آخ تھو.. گندے غلیظ انسان ہر کسی کو اپنی طرح سمجھ رکھا ہے اپنا ناشتہ آوروں پر

کیوں تھوپ رہے ہوں"

زرشالہ نے منہ بنا کر کہا

"عمار تو یہی ناشتہ کرتا ہے میں نے خود دیکھا ہے ایسے"

ولید نے ہنس کر کہا

"ہاں ہاں ولید سے جو بچ جاتا ہے وہ میں ہی تو کھاتا ہوں کیوں ولید سچ کہ رہا ہوں ناں"

عمار نے دانت نکال کر مزے سے کہا

"چپ کروں گندوں کتنی گندی باتیں کر رہے ہوں مجھے سوچ کر ہی الٹی آرہی ہیں"

رومانے منہ پر ہاتھ رکھ کر سب کو گھورا

"تمہیں سوچ کر آرہی ہیں میں نے تو خود زرشالہ کو کھاتے دیکھا ہے صبح"

عمار کہا ہار ماننے والا تھا

"آخ تھو تھو.. عمار میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گے اب کے جو تم نے یہ بات کی بھی تو  
"

زرشالہ نے اٹھ کر اسے بالوں سے کھینچ کر کہا

"جنگلی بلی بال چھوڑو میرے... امی ہائے میری امی"

عمار نے چیخ چیخ کر گھر آسمان پر اٹھالیا زرشالہ اس کے بال چھوڑ کر بھاگی

عمار اس کے پیچھے پیچھے تھا

"آج تمہیں نہیں چھوڑوں گا جنگلی بلی آج تمہارے سر پر موجود سارے بال اپنے

ہاتھوں سے کاٹ کر تمہارے ہاتھ میں دوں گا"

عمار نے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا

زرشالہ بھاگتے ہوئے سامنے سے آتے ہوئے زالان سے ٹکرائی

"زالان بچائے آج مجھے عمار زندہ چھوڑے گا میرا قاتل کر دے گا ہائے میں مر جاؤ گئی"

زرشالہ اس کے پیچھے چھپ کر زور زور سے چلائی عمار جہاں کھڑا تھا وہی کھڑا رہ گیا

"عمار تم بچے تو نہیں ہوں یہ کیا طریقہ ہے شمالہ کے پیچھے بھاگنے گا۔"

زالان نے غصے سے عمار کو ڈانٹا

"اور تم"

پیچھے مڑ کر زرشالہ کو ہاتھ سے پکڑ کر سامنے کیا اس نے بہت زور سے زرشالہ کی کلائی

تھام رکھی تھی

"خبردار جو آئندہ مرنے کی بات بھی کی تو بہت آسان لگتا ہے تمہیں مرنا مذاق سمجھ

رکھا ہے سب بچے نہیں ہو جو تم لوگوں کو ہر وقت سمجھایا جائے کیا اچھا ہے کیا برا"

مرنے کا لفظ سن کر زالان کابی پی ہائی ہو گیا آج زندگی میں پہلی بار زالان نے زرشالہ کو

ڈانٹا تھا وہ بھی سب کے سامنے اس نے تو آج تک اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی

اس سے کہاں ڈانٹنا... وہ آج کل اپنے ہوش و حواس میں ہوتا تو کچھ سمجھتا اس کی شمالہ

اس سے دور ہونے والی تھی یہ بات اسے تکلیف دے رہی تھی

پاس کھڑے دامیر نے خیرت سے زالان کے لال بھگولے چہرے کو دیکھا آگے بڑھ کر

اس کے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

"زالان اٹس اوکے بچے ہیں یار کیا ہو گیا ہے تمہیں"

زالان نے چونک کر اسے دیکھا پھر سامنے آنکھوں میں آئے آنسو کو اندر ڈھلکتی شالہ کو  
اس نے فٹ شالہ کا ہاتھ چھوڑ دیا

"ایم سوری... وہ مجھے پتا نہیں کیا ہو گیا"

زر شالہ نے ایک زخمی نظر زالان پر ڈالی پھر بھاگ کر اندر چلی گئی

"شالہ میری بات سنو.. تم نے مرنے کی بات کی مجھ سے برداشت نہیں ہو سوری

یار" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا زر شالہ نے اپنے کان بند کر لیے تھے وہ اندھا دھند

اندر کو بھاگی اس کا دل کر رہا تھا وہ چلا چلا کر روئے

دامیر نے بے بس کھڑے زالان کو دیکھا پھر کچھ بھی کہے بنا اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر

لے گیا

سب نے پریشان نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اس وقت زر شالہ کے پاس جانا

مناسب نہیں تھا وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی

.....

دامیر اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا پورے راستے وہ بالکل خاموش رہا بھی بھی  
خاموش بیٹھا سامنے لان میں لگے پھول کو دیکھ رہا تھا دامیر نے پانی کا گلاس اسے پکڑا یا  
زالان نے کچھ بھی کہے بنا اسے تھام کر تھوڑا سا پانی پیا

"اب مجھے بتانا پسند کروں گے وہ سب کیا تھا مجھے تو سمجھ نہیں آرہی میں جو کچھ دیکھ کر آ  
رہا ہوں وہ سب سچ تھا"

دامیر نے حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھا آج پہلی بار زالان کا ایسا روپ اس کے سامنے  
آیا تھا دوست تھا اپنے دوست کو اچھے سے جانتا تھا کوئی بات تو ضرور تھی جو اسے تنگ  
کر رہی تھی

"کچھ نہیں یاد بس مجھے اس ٹائم سمجھ ہی نہیں آیا"

زالان نے بے بسی سے ہاتھ ٹیبل پر مار کر خود کو اذیت دی

"زیادہ بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں وہ بات بتاؤ جو تمہیں انداز ہی انداز تنگ کر رہی  
ہے تم جانتے ہو ساری بات جانے بنا میں تمہیں ایسے چھوڑنے والا نہیں ہوں.. اس

لیے شرافت سے بکواب "

دامیر نے غور سے اسے دیکھ کر کہا

زالان نے بے بسی سے اپنے جان عزیز دوست کو دیکھا جو اس وقت اس کے لیے  
فکر مند تھا زالان نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا وہ ساری بات جو اس کے اور ماما کے درمیان  
میں ہوئی تھی

دامیر سن کر کچھ ٹائم تک بول نہیں سکا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کہے تو کیا کہے

"اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے یار"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے اس کی حالت دیکھ کر پوچھا

"یار جب سے ممانے وہ سب کہا مجھے سکون نہیں مل رہا یہ سوچ کر میرے دل کو کچھ

ہوتا ہے کہ زرشالہ مجھ سے دور ہونے والی ہے میں کیسے رہا گا اس کے بنا.."

"تم شادی کیوں نہیں کر لیتے اس سے"

"شادی یہ تم کہ رہے ہوں تم جانتے ہوں ناں یہ سب ممکن نہیں ہے پوری عمر میں نے

اسے بچی سمجھا ہے بچوں کی طرح اس کا خیال رکھا ہے اب زندگی کے اس موڑ پر آ کر

میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا.. ثمن کے

ساتھ جو کچھ میری وجہ سے ہوا وہ میں چاہ کر نہیں بھول سکتا"

زالان نے سنجیدگی سے دامیر کو دیکھ کر جواب دیا

"یار تم ثمن کو بھول کیوں نہیں جاتے اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا یہ بات تم

اچھے سے جانتے ہوں ناں ہی تمہیں اس سے محبت تھی وہ سب اس کی اپنی بے وقوفی

تھی اور کچھ نہیں"

دامیر نے آرام سے اس سمجھانے کی کوشش کی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری ہی تو غلطی تھی اس وقت وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میرے پاس آئی تھی اپنے

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آئی تھی وہ اور میں نے کیا کیا... اسے ہاتھ سے پکڑ کر واپس

اس کے گھر چھوڑ آیا ناں میں اسے واپس چھوڑ کر آتا ناں وہ خود کشی کرتی ناں ہی وہ مرتی

"...

زالان وہ سب کچھ یاد کر کے ایک دم سے ادا ہو گیا تھا

"وہ اپنی شادی والی رات گھر سے بھاگ کر آئی تھی تم نے اسے آنے کا نہیں کہا تھا تم

نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا آگے جو ہوا وہ اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا اس سب کو یاد کر لیتے  
خود کو مزید شرمندہ مت کروں... آپنا نہیں تو انکل آنٹی کا ہی کچھ سوچ لوں وہ  
تمہارے اس رویہ سے بے حد پریشان ہے پانچ سال گزر گئے اس قصے کو اب بھول جاؤ  
سب کچھ آگے بڑھوں زالان"

دامیر نے اٹھ کر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا وہ اس کی زندگی کے ہر سیاہ  
باب سے واقف تھا وہ اب مزید اپنے دوست کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

"کر لوں گا شادی جب دل کیا.."

زالان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے جھوٹی تسلی دی

"زر شالہ بہت اچھی لڑکی ہے زالان اسے خود سے دور مت کروں"

دامیر واپس کر سی پر آکر بیٹھ گیا آج وہ ہر حال میں اسے منالینا چاہتا تھا

"ہاں وہ بہت اچھی ہے بہت زیادہ.. ماما کے کہنے کے بعد میں نے بہت سوچا بہت

زیادہ.. جانتے ہوں میر میرے دل میں دور دور تک ہر طرف ہر جگہ صرف اور صرف

شالہ ہی بستی ہے میں نے بہت کوشش کی اپنے دل میں تھوڑی سی جگہ کسی اور کی بنانے

کی نہیں بن پائی شمالہ اتنے حق سے وہاں پر جمان ہے کہ میں لاکھ کوشش کر لوں اس کا  
نقش وہاں سے نہیں مٹا سکتا "

زالان نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ ڈال کر کہا

"تو تم اس سے....."

"یہ مت کہنا میں اس سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ سچ ہے ساری دنیا جانتی ہے شمالہ میں

میری جان بستی ہے ہاں میں یہ اعتراف کرتا ہوں مجھے اس ساری دنیا میں سب سے

زیادہ پیار شمالہ سے ہے وہ ہستی ہے تو مجھے ساری دنیا خوبصورت لگنے لگتی ہے وہ روتی

ہے تو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے.. میرا دل کرتا ہے وہ سب کروں جس کے بدلے

مجھے اس کے چہرے پر مسکراہٹ مل جائے "

زالان نے میری بات کاٹ کر کہا

"مگر میری محبت میں گھوٹ آگئی ہے میں نے بے ایمانی کر لی ہے اپنے اور اس کے

رشتے کو گالی بنا دیا ہے مجھے آج بھی اس سے محبت ہے کل سے بھر کر... مگر میری محبت

کے انداز میں فرق آگیا ہے اب میرا دل کرتا ہے میں اسے ساری دنیا سے چرالوں اسے

اپنے پاس رکھ لوں اسے ساری زندگی اپنے پاس رکھوں اس سے محبت کرتا رہوں...  
میں خود غرض کو گیا ہوں مجھے اب وہ صرف اپنے لیے چاہے میں بھی عام مردوں کی  
طرح اپنا دل اس پر ہار بیٹھا ہوں میر "

زالان بے خودی کی حالت میں بولتا جا رہا تھا دامیر نے تعجب سے اپنے جان سے پیارے  
دوست کو دیکھا جس کی آنکھوں میں دور تھا افسوس تھا سب کچھ ہار جانے کا غم تھا  
"زالان سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم نے کچھ غلط نہیں کیا اسے اپنا لوں شادی کر لوں  
اس سے وہ تمہاری ہی ہے اسے تمہارے علاؤ کسی اور کا نہیں ہونا سارے خوف سارے  
ڈر دل سے نکال پھینکوں میرے بار..."

دامیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اٹل لہجے میں کہا

"نہیں کبھی نہیں میں ایسا کبھی نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں میں زرشالہ کا یقین مرتے  
دم تک نہیں توڑوں گا چاہے بدلے میں مجھے جتنی بھی اذیت کیوں نہ اٹھانی پڑے میں  
سب سے لوں گا مگر اپنی شالہ کا اعتماد نہیں توڑوں گا وہ مر جائے گی جب اسے پتا چلے گا  
اس کا زالان اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے اسے کن نظروں سے دیکھتا ہے نہیں کبھی  
نہیں"

زالان نے ایک دم سے سر اٹھا کر اٹل لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا

"زالان تم غلط کر رہے ہو اپنے ساتھ اس کے ساتھ پوری عمر پچھتاؤ گے مت کروں یہ بے وقوفی وہ چھوٹی ہے سب سمجھ جائے گی کچھ وقت لگے گا وہ بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی اس کی جان بستی ہے تم میں میری بات سمجھنے کی کوشش کروں میرے یار"

دامیر کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا سا منا بیٹھا وہ بے بس انسان اسے خود سے بھر کر پیارا تھا

"نہیں میر تمہیں میری قسم ہماری دوستی کی قسم تم یہ سب کچھ کسی سے نہیں کہوں گے آج جو کچھ میں نے تمہیں کہا اسے بھول جاؤ۔ مجھے اب جانا ہے میں نے اپنی سالہ کو ڈنٹا ہے وہ ابھی بھی رو رہی ہوں گی میں جب تک اسے نہیں مناؤ گا وہ کچھ بھی نہیں کھائے گی بہت ضدی ہے وہ مجھے جانا ہے اب"

زالان نے اٹھ کر میر کو دیکھا جو اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا زالان جانتا تھا میر بھی اس کی اس حالت پر غمزدہ ہو گیا ہے وہ اس کا دوست تھا بھائیوں سے بھر کر عزیز تر زالان نے نظریں چرائی وہ بے بس تھا بلکل بے بس

کچھ بھی مزید کہے بنا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا دامیر نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہیں کی... زالان کو اتنا ٹوٹا بکھرا آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ اس چھٹانک بھر کی لڑکی کے سامنے ہار گیا تھا

.....

ثمن دامیر اور زالان کی کلاس فیلو تھی شروع سے ہی ثمن کو زالان پسند تھا زالان نے اسے کبھی بھی خود کے قریب آنے کی اجازت نہیں دی تھی یونیورسٹی حتم ہوئی تو ایک دن ثمن نے زالان کو فون کر کے بتایا کہ اس کا رشتہ پکا ہو گیا اس لیے وہ آکر اس کا ہاتھ مانگ لے اسے ثمن میں دلچسپی نہیں تھی اس وجہ سے اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا

مہندی کی رات ثمن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر گھر سے بھاگ کر زالان کے گھر آئی اس نے اسی وقت اسے ہاتھ سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھیا اور گھر چھوڑ آیا اس کے دوسرے دن ثمن کی لاش گھر سے برآمد ہوئی اس دن کے بعد زالان چین سے نہیں رہا تھا وہ ثمن کی موت کا زمیندار خود سمجھتا تھا

اس نے جو کیا شاید ٹھیک ہی کیا ثمن ہی کم عقل تھی اتنی دیر ساری محبتوں کی قدر نا کر

## پائی تھی

.....

وہ دوپہر سے رو رو کر ہلکان ہو رہی کمرے میں خود کو بند کر رکھا تھا کسی کے کہنے پر بھی دروازہ نہیں کھولا داجی بھی کئی بار آکر اسے آواز دے چکے تھے مگر زرشالہ صاحبہ دروازہ کھولنے کا نام نہیں لے رہی تھی بھوک پیاس سب حتم ہو گئی تھی اس کے زالان نے آج اسے سب کے سامنے ڈانٹا تھا یہ بات بار بار اسے یاد آرہی تھی آج تک بڑی سے بڑی بات پر کبھی اونچا آواز میں بات نہیں کی تھی اور آج معمولی سی بات پر اتنا سخت ریکشن تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی

اندھیرے کمرے میں بیٹھی رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی اس کے موبائل پر میسج کارنگ ٹون بجا اس نے آنسو پونچھ کر موبائل اوپن کیا سامنے کھڑورس خان کا میسج تھا "شالہ پانچ منٹ کے اندر اندر پیچھلے لان میں آجاؤا گرناں آئی تو سچ میں میں نے آکر تمہارے کمرے کا دروازہ توڑ دینا ہے اور تم جانتی ہوں جو میں کہتا ہوں وہ میں کرتا بھی

ہوں ناں نے کی صورت میں اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا بدلے میں دا جی مجھے گھر سے  
 بے دخل کر دے گے اور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گھر سے بے گھر ہو جاؤ گا آگے  
 تمہاری مرضی "

کھڑورس خان کا میسج پڑھ کر زرشالہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی ایک دم سے ہلکی  
 پھلکی ہو گئی اس کا زال ان اس کا تھا اسے احساس ہو گیا تھا

اس نے اٹھ کر شکن زدہ کپڑے ہاتھ سے ٹھیک کیے پاس پڑا سفید دوپٹا سر پر ڈالا  
 سنسرے بال کھولے چھوڑے ہوئے تھے جلدی جلدی دروازہ کھول کر باہر جھانکا کوئی  
 نہیں تھا دابے پاؤں کے ساتھ وہ پیچھے دروازے سے

باہر نکلی لان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا سامنا ٹیبل پڑا تھا جس کے ارد گرد چھوٹے  
 چھوٹے دیے پڑے تھے اس میں روشنی کی گئی تھی درمیان میں ایک خوبصورت سا  
 کیک تھا جس پر سوری لکھا ہوا تھا اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے رنگ رنگ کے  
 مختلف کارڈز پڑے ہوئے تھے جس پر سیڈ ایمو جیز بنائے گئے تھے جس کے نیچے  
 خوبصورت انداز میں سوری لکھا گیا تھا پاس ہی ایک چیٹ تھی اس کے ہونٹوں پر دلکش  
 سی مسکان تھی ہاتھ بڑھا کر اس نے وہ کاغذ اٹھایا

"یہاں تک آہی گئی ہوں تو سامنے پڑی چھٹری اٹھا کر کیک کاٹ لوں اگر کاٹ لیا تو میں سمجھ جاؤ گا تم نے مجھے معاف کر دیا اور اگر نہیں کاٹا تو میں کل ہی اپنا ٹرانسفر خیبر ایجنسی کروادوں گا تم سے بہت دور چلا جاؤ گا کبھی بھی لوٹ کر نہیں آؤ گا آگے مرضی تمہاری ہے میری مانو بیلی"

جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی چہرے کے زاویے بدل رہے تھے مسکان کی جگہ غصہ غالب آ گیا اس نے وہ کاغذ میز پر پھینکا اور پاس پڑی چھٹری اٹھا کر زور زور سے کیک پر چلانی شروع کر دی پل ہی پل میں کیک کی شکل بگھر گئی دور کھڑا لان بھاگ کر آیا اس کے ہاتھ سے چھٹری لے کر اسے گھورا

"یہ کیا کر رہی ہوں ظالم لڑکی"

"بات مت کریں آپ مجھ سے آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائے گے بات بات پر یہ دھمکی دے کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ کے بغیر مر جاؤ گی آپ کے بنا رہ نہیں سکتی آپ نہیں ہو گے تو میں جی نہیں پاؤ گی... بولے جواب دے"

زرشالہ نے آگے بڑھ کر زور زور سے موہکے اس کے چھوڑے سینے پر برسانا شروع کر دیے زالان خاموش کھڑا اس کی مار کھا رہا تھا ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا

"آپ کھڑورس خان بہت برے ہوں سخت برے لگتے ہوں مجھے زہر لگتے ہوں مجھے  
آپ سے کوئی بات نہیں کرنی"

مارتے مارتے تھک کر اس نے ناراض نظروں سے زالان کو دیکھا وہ رو رہی تھی اس  
کے آنکھوں سے نکلنے والے آنسو زالان کے دل پر گر رہے تھے زرشالہ نے اس کے سینے  
پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی اس کے آنسو زالان کے شرٹ پر گر رہے تھے زالان ایک  
ہاتھ سے اس کے بال سہلار ہاتھا

"ایم سوری شالہ"

زالان نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"آپ نے مجھے سب کے سامنے ڈانٹا ہے میں آپ کو معاف نہیں کروں گی"

اس نے بچوں کی طرح روٹھ کر کہا زالان مسکرا دیا اس کے سینے پر سر رکھ کر اسے ہی کہ  
رہی تھی وہ اس سے بات نہیں کرے گی

"یار پلیز معاف کر دوں نا تم نے بات ہی ایسی کی تھی مزاق میں کوئی مار جانے کی  
بات کرتا ہے کیا مجھے سن کر غصہ آگیا اس لیے مجھے پتا ہی نہیں چلا میں اپنے کیے شرمندہ

ہوں شمالہ تم نے بات کرنے سے پہلے سوچا بھی نہیں تمہیں کچھ ہو گیا تو تمہارے  
زالان کا کیا ہوگا"

زالان نے اسے کندھے سے تھام کر اپنے سامنے کیا آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ  
اور سو جی ہوئی تھی زالان کا دل زور دھڑکا  
اس نے نظریں چرائی

"آپ بہت برے ہیں آپ کو مجھے یوں نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا"

زرشمالہ کو ابھی تک وہ بات نہیں بھول رہی تھی

"آج ایک بار ہی بتادوں میں اچھا ہوں یا برا"

زالان نے شرارت سے مسکرا کر پوچھا

"آپ میری زندگی ہوں میرے لیے اچھے بھی آپ ہوں برے بھی آپ ہو میرے

دوست بھی آپ ہو میرے دشمن بھی آپ ہو میری زندگی آپ ہو اس لیے میرے

سب کچھ آپ ہی ہو"

زرشمالہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا کر کہا مسکرا نے سے اس کے گال پر پڑے

ڈیمپل اور نمایاں ہوئے زالان نے دلچسپی سے اسے دیکھا آج سے پہلے وہ ہنستی ہوئی اتنی  
 پیاری نہیں لگی تھی یا شاید آج اس نے دیکھا ہی پیار کی نظر سے تھا اس نے دل میں  
 بے سہتا ماشاء اللہ کہا

"پاگل ہی ہوں جنگلی بلی روماسہی کہتی ہے تم بلکل جنگلی بلی ہوں"

"اور میں بھی بلکل ٹھیک کہتی ہوں آپ بلکل کھڑورس خان ہو"

زرشالہ نے شرارت سے مسکرا کر کہا

"آئیندہ مرنے کی بات کی ناں تو مجھ سے بہت مار کھاؤں گئی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے ناراضگی سے گھور کر دیکھا

"آپ مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے"

اس نے بے یقینی سے زالان کی طرف دیکھا

"جس دن یہ ہاتھ بھول کر بھی میری شالہ پر آٹھ گیا اسی دن اپنے ہاتھ کو جڑ سے اکھاڑ کر

پھینک نہ دیا زالان نام نہیں میرا"

زالان نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا

"اتنا پیار کرتے ہوں مجھ سے"

اس نے حیرانگی سے پوچھا

"یہ تو کچھ بھی نہیں اس سے بھی بہت زیادہ"

زالان نے دھیرے سے کہہ کر اسے کندھوں سے چھوڑ دیا

"اب تم جاؤ شمال اور پلیز آئیندہ مجھ سے ناراض مت ہونا میں سچ میں تمہارے بنا جی

نہیں پاؤ گا"

زالان نے بے بسی سے آنکھیں بند کر کے کہازر شمال نے لاپرواہی سے اس دیوانے کو

دیکھا اس کے دل کے بدلتے حالات سے بے خبر وہ بے نیازی سے ہنس رہی تھی

"او کے بابا آپ بھی وعدہ کروں آئیندہ سب کے سامنے کچھ نہیں کہوں گے"

زر شمال نے ہاتھ آگے بڑھا کر وعدہ لینا چاہا زلالان نے ایک نظر اس کے بڑھے ہاتھ کو

دیکھا پر گہری سانس لے کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

"وعدہ میں کبھی بھی تمہارے ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو لانے کا سبب نہیں

بنو گا"

زالان نے پیٹھی مسکراہٹ سے اسے دیکھ کر کہا زرشالہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ واپس کیا آگے بڑھ کر کیک کا چھوٹا سا پیس کر زالان کی طرف بڑھی جو اپنے ہی خیالوں میں گم کھڑا تھا اس نے آگے بڑھ کر کیک کا پیس شالا کے چہرے پر لگایا گا کروہ ایک پل میں وہاں جا بھاگی

"دوستی مبارک کھڑورس خان"

واپس مڑ کر زالان کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری زالان نے حیرانگی سے زرشالہ کو دیکھا پھر اپنے بہت پر ہاتھ پھیرا کیک کو دیکھ کر غصے سے زرشالہ کو گھورا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جنگلی بلی تمہیں ابھی بتاتا ہوں میں"

اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتا زرشالہ دروازہ بند کر کے اندر بھاگ چکی تھی

"کھڑورس خان شب خیر"

بند دروازے سے اس کی شوخ آواز گونج رہی تھی اس نے مسکرا کر بند دروازے کو دیکھا

.....

حورین آج کچھ لیٹ ہو گئی تھی شام کے سائے پورے آسمان کو اپنے لیٹ میں لے چکے تھے وہ بڑے بڑے قدم اٹھائے گھر کی طرف جا رہی تھی موڑ کاٹتے ہی سامنے دو تین آوارہ لڑکے بیٹھے نظر آئے ان کے ہاتھ میں سگریٹ تھا حورین نے خود پر آیت کر سی پھر کر پھونک ماری پھر آگے بڑھی

"واہ کیا مست مال ہے..."

ایک آوارہ لڑکے کی نظر اس پر پڑی اس نے خباست سے دوسروں کو بھی متوجہ کیا وہ تینوں آٹھ کر راستے میں پھیل کر کھڑے ہو گئے حورین کا دل ہلک میں آکر اٹک گیا آگے پیچھے نظر دوڑانی کوئی نظر نہیں آیا

"ایک تو ابانے ایسے علاقہ غیر میں گھر بنایا ہے جہاں نابندہ نظر آتا ہے نہ بندے کی ذات آج گھر جا کر بابا سے کہوں گی وہ یہ گھر بیچ کر کہی اچھے سے علاقے میں گھر لے لے"

حورین نے دل پکارا وہ کیا سامنے نظر اٹھا کر دیکھا وہ لڑکے راستے میں پھیل کر کھڑے تھے اب اسے یہاں سے کسی بھی طرح نکلنا تھا وہ بنا روکے آگے بڑھی

"ایسے کیسے جا رہی ہے بنو آج تو ہماری موجا ہونے والی ہے تمہیں لگتا ہے ہم تمہیں

یہاں سے جانے دے گے "

ایک لڑکے نے سرعت سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا حورین کے پورے وجود میں آگ لگ گئی آج تک کسی نامحرم نے اسے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا اس نے نفرت سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا

"کمینے انسان ہاتھ چھوڑوں میرا گھر میں ماں بہن نہیں ہے جو اوروں کی ماں بہنوں پر نظر رکھتے ہوں "

حورین نے زور سے اپنا ہاتھ کھینچ کر غصے سے چلا کر کہا  
 "ماں بہن تو ہے بنوبس تیری کمی ہے ہمارے ساتھ چل کر وہ کمی بھی پوری کر دے  
 ناں "

پیچھے سے دوسرے لڑکے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا  
 اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر اس کا منہ توڑ دیتی کسی نے وہ ہاتھ اس کے کندھے سے ہٹایا باقی  
 دونوں بھی سامنے کھڑے بندے کی طرف مڑے  
 اس کی آنکھوں پر ابھی بھی بلک گلا سز لگی ہوئی تھی اس لیے سامنے والوں کو اندازہ کرنا

مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت کتنے غصے میں ہے

اس نے وہ ہاتھ زور سے پکڑ کر پیچھے کی طرف موڑا

"کمینے انسان تمہاری اتنی ہمت تم نے اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے اسے چھوا بھی کیسے "

وہ غصے سے ڈھارا حورین کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا وہ تھر تھر کانپ رہی تھی باقی

کے لڑکے اپنے دوست کی حالت دیکھ کر آگے بڑھے

"بول کیسے ہوئی تمہاری ہمت آج تمہارے اس ہاتھ کی ایسی حالت کروں گا کہ آئندہ

کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کروں گے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالونے اس کا ہاتھ اتنے زور سے موڑا کہ ہڈی کے ٹوٹنے کی آواز ان سب نے سنی

"چھوڑو خدا کا واسطہ ہے میرا ہاتھ چھوڑو مجھے دور ہو رہا ہے "

وہ لڑکا تکلیف سے چلا اٹھا وہ تینوں لڑکے نشے کے عادی تھے کسی کے ساتھ مقابلہ کرنے

کی ان میں ہمت نہیں تھی

وہ دونوں بالو کو مارنے کے لیے آگے بڑھے بالونے اس کا ہاتھ چھوڑ کر ان دونوں کی

طرف دیکھا وہ لڑکا وہی درد سے بلبلا کر بیٹھ گیا اپنا ہاتھ پکڑے چلا رہا تھا

بالونے آگے بڑھ کر دوسرے لڑکے کا ہاتھ پکڑا

"اس ہاتھ سے تم نے اسے پکڑا تھا ناں"

غصے سے ڈھار کر پوچھا

"نہیں نہیں میں نے کچھ نہیں کیا ہمیں جانے دوں..."

اس کے ہاتھ کو معمولی سا جھٹکا دے کر بالونے اس کے منہ پر تھپڑ مارا ایک کے بعد

دوسرا پھر تیسرا پھر گریباں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

"میرا دل کر رہا ہے تم سب کو ابھی ایسی وقت زمین پر گھاڑ دوں تم لوگوں کو جان سے

مار ڈالوں"

بالو غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے چلایا

"بالو جانے دوں انہیں میرا مذاق مت بنائیں ابھی یہاں کوئی آگیا تو میری کیا عزت رہ

جائے گی"

حورین تھوڑا ہوش میں آئی جگہ کا احساس ہو اور سے چلائی

وہ اب بھی کانپ رہی تھی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اس نے نفرت سے بالو کو

دیکھا اس کی حالت غیر ہو رہی تھی بالوں نے اس لڑکے کو پیچھے دھکیلا وہ لڑکے کے موقع کو  
غنیمت جان کر وہاں سے بھاگ گئے بالوں پریشانی سے حورین کو دیکھ رہا تھا

"تم ٹھیک ہوناں شہزادی"

اس کے انداز سے پریشانی صاف دیکھائی دے رہی تھی حورین نے نفرت سے اپنے  
سامنے کھڑے بالوں کو دیکھا

"بند کریں اپنا یہ ڈرامہ پہلے خود ہی اپنے طرح کے غنڈے بھیجے پھر آکر مجھے بچا لیا آپ  
کو لگا میں آپ کے اس ڈرامے میں آ جاؤ گی.. تو یہ بھول ہے آپ کی میں اچھے سے  
آپ جیسے لوگوں کو جانتی ہوں"

اس نے نخوت سے منہ پھیر کر کہا

بالوں نے حیرانی سے اسے دیکھا اس کی باتوں سے بالوں کو غصہ آنے لگا

"ایک منٹ کیا کہا تم نے ادھر میری طرف دیکھ کر پھر سے کہنا"

وہ سرعت سے اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا حورین نے نفرت سے منہ موڑ لیا وہ اس

شخص کا وجود بھی اپنے سامنے برداشت نہیں کر سکتی تھی

"تمہیں میں اتنا بے غیرت انسان لگتا ہوں... آج تک کتنی بار تمہارا ہاتھ پکڑا کتنی بار

تمہارے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈے بولوں جواب دوں "

اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھینچ رکھے تھے اسے اس وقت حورین پر حد سے زیادہ غصہ آ

رہ تھا

"میں تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں حور بی بی یہ یاد اپنے دماغ میں اچھے سے بیٹھا لوں

تمہیں اپنی عزت بناؤ گا اور اپنی عزتوں کی حفاظت کرنا مجھے اچھے سے اتنی ہے آئندہ اتنی

گری ہوئی بات میرے خلاف سوچنا بھی مت "

بالوں نے خود کو مزید سخت الفاظ کہنے سے بہت مشکل سے روکا وہ مزید حورین کو پریشان

نہیں دیکھ سکتا تھا وہ پہلے ہی اتنی گھبرائی ہوئی تھی مزید کچھ کہنے کی ہمت بالو میں نہیں

تھی وہ اس معصوم سی لڑکی پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کی باتوں میں آ جاؤ گی آپ جیسے لوگ کسی کو اپنی عزیزیت نہیں

بناتے بلکل انہیں یوں میری طرح بیچ راستے میں بے عزت کرواتے ہوں اور ایسا کر

کے آپ جیسے لوگوں کے دل کو تسکین ملتی ہے خوشی محسوس کرتے ہوں "

حورین اس کی کسی بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں تھی وہ جو سوچ رہی تھی اسے وہی سچ لگ رہا تھا وہ مزید وہاں نہیں روکی ایک نفرت بھری نظر بالو پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی بالو اسے دور تک جاتے دیکھتا رہا اس کے جانے کے بعد اس نے موبائل نکال کر کسی کو فون ملا یا

"ہاں ہاں مجھے وہ آج حوالات میں بند ملے ورنہ تم میرے غصے کو جانتے ہوں اگر وہ باہر آزادی سے گھومتے نظر آئے تو میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گے میں انہیں کسی صورت معاف کرنے والا نہیں ہو سکتی"

اس نے فون بند کر کے جیب رکھا ایک ہاتھ سے اپنے لمبے بالوں کو پیچھے دھکیلا اس کے انداز آگ لگی ہوئی تھی آج اس کی شہزادی کو کسی نامحرم نے ہاتھ لگا کر ناپاک کرنے کی کوشش کی تھی اب یہ غلطی انہیں پوری عمر یاد رکھنے کے لیے اس نے انہیں جیل بھجوا دیا تھا بالو اپنے دشمنوں کو معاف کرنے والوں میں سے نہیں تھا

.....

"ہاں جوان کیا خبر ہے کب تک خوشخبری سنانے والے ہوں"

فون کے دوسری طرح موجود افسر نے عزم سے پوچھا

"جلد ہی سر مجھے میرے مقصد میں کامیابی ملنے والی ہے میں اب ٹارگٹ کے بہت قریب ہوں"

جوان نے عقیدت سے جواب دیا

"شاباش میرے بچے مجھے تم سے یہی امید تھی تم مجھے کبھی مایوس نہیں کروں گے مجھے اس اچھے وقت کا بے چینی سے انتظار رہے گا"

افسر نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"انشاء اللہ سر آپ کی دعائیں چاہیے میں آپ کا یقین کبھی نہیں توڑوں گا بس تھوڑا سا وقت اور پھر آپ کو اچھی خبر سناؤں گا جس ک مجھ سے بھی زیادہ آپ کو بے صبری سے انتظار ہے"

جوان نے پر عزم انداز میں کہا

"انشاء اللہ"

.....

"گڈ مار ننگ سر"

زر شمالہ نے دامیر کو دیکھ کر زور شور سے مار ننگ کیا دامیر نے گھور کر اسے دیکھا اس کے انداز سے لگ رہا تھا آج دامیر کی پھر حیر نہیں ہے زر شمالہ نے مسکرا کر سر کو دیکھا

دامیر نے کچھ بھی کہے بنا لیکچر شروع کیا

"آج اگر تم نے کوئی گر بڑ کی ناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کان کھول کر سن لوں"

رومانے لیکچر شروع ہونے سے پہلے اسے وان کیا

"یار میں نے حجاب کر رکھا ہے کان کیسے کھولوں"

اس نے معصومیت سے اسے دیکھ کر پوچھا

رومانے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر مار کر غصے سے گھورا

"ایسے اب آئی سمجھ میں"

زر شمالہ نے روما کے کندھے پر زور سے اپنے ہتھوڑے جیسے ہاتھ سے وار کیا وہ بچاری

تلملاتی ہوئی آگے ہوئی

"سر آپ کے پاس کوئی آلہ موجود ہے جس سے چیزیں کھولی جاسکتی ہوں"

زرشالہ نے سر کو مخاطب کیا سر نے نظر اٹھا کر حیرانگی سے اس سر پھری کو دیکھا

روما کا دل کیا زرشالہ کا سر دیوار پر دے مارے

"کیوں مس آپ نے کیا کرنا ہے اس کا"

اس نے آبروا وہ کر کے پوچھا

"سر اپنے کان کھولنے ہیں"

زرشالہ نے سنجیدگی سے جواب دیا

ساری کلاس کا قہقہہ بے سہتا تھا

دامیر نے گھوری سے نوازا

"زرشالہ آپ آرام سے بیٹھ کر کلاس اٹینڈ نہیں کر سکتی تو پلیز یہاں سے تشریف لے

جاسکتی ہے"

اس نے بنا لحاظ کیے اسے سنا ڈالی

"سوری سر آپ کو برا لگا تو نہیں ہے تو کہہ دیتے اس میں ڈانٹنے والی تو کوئی بات نہیں تھی  
"

زر شمالہ نے منہ لٹکائے جو اب دیار ومانے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ زور سے رکھا اس نے  
روما کو شرارت سے دیکھا دوسری طرف حورین نے بھی اسے دیکھا زر شمالہ نے اسے  
دیکھ کر آنکھ ماری

"تم نے اب کوئی بکو اس کی ناں تو میں تمہیں کلاس سے باہر پھینک دوں گی زر"

حورین نے چبا چبا کر غصے سے کہا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"مس حورین آپ کا اگر موڈ نہیں ہے کلاس لینے کا تو آپ بھی جاسکتی ہے میرا اور باقی  
سٹوڈنٹس کا ٹائم ویسٹ نہ کریں"

دامیر نے خاصے سخت نظروں سے حورین کو دیکھ کر کہا

زر شمالہ سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل تھی دامیر ہمیشہ حورین کو ہی باتیں سنتا تھا

"سر آپ ہر وقت مجھے کیوں ڈانٹتے ہیں میں نے کیا کیا ہے"

وہ رو ہنسی ہو کر بولی

"آپ نے تو کچھ نہیں کیا میں ہی تو باتیں کر رہا ہوں"

اس نے اسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

روما اور زرشالہ نے جلدی سے اپنا منہ نیچے کیا انہیں بہت زیادہ ہنسی آرہی تھی

حورین نے سر جھکا لیا اسے رہ رہ کر سر پر غصہ آ رہا تھا دامیر نے اپنا لیکچر شروع کیا

ابھی دس منٹ ہی گزرے تھے کہ زرشالہ کو سر اٹھا کر سامنے سر کو دیکھا جو بہت مگن

انداز میں سمجھا رہے تھے رومانے اس کی طرف دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ جوڑے سر زر

نے سر دائیں بائیں ہلا کر نفی میں اشارہ کیا اور ایک آنکھ بند کر کے زبان نکال کر اسے

مزید تھپیا اس نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اسے وان کیا

"کسی کو بھی کوئی سوال پوچھنا ہے اباوٹ ٹاپک"

اس نے پرو فیشنل انداز میں سب کی طرف نظر اٹھا کر پوچھا

"یس سر مجھے ایک سوال پوچھنا ہے پر ٹاپک سے زرا ہٹ کر سوال ہے میرا"

اس نے ہاتھ اٹھا کر معصومیت سے کہا

"میں نے کہا ہے جیسے ٹاپک کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو وہ پوچھے فضول سوالوں

کے میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے "

دامیر نے سنجیدگی سے کہا

"پلیز سر میرا سوال بہت ضروری ہے "

زرشالہ نے ضدی انداز میں کہا دامیر نے سر ہلا کر ہاں میں سر ہلایا

"سر یہ جو آپ نے سٹائلش سی سن گلاسز پہن رکھی ہے یہ کہاں سے لی ہے آپ نے "

زرشالہ نے معصومیت سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Urdu|Punjabi|Sindhi|Pashto|Balochi|Sinhala|Tamil|Telugu|Kannada|Malayalam|Hindi|Bengali|Gujarati|Marathi|Odia|Punjabi|Sindhi|Pashto|Balochi|Sinhala|Tamil|Telugu|Kannada|Malayalam|Hindi|Bengali|Gujarati|Marathi|Odia

دامیر نے گھور کر اسے دیکھا

"مس زرشالہ یہ سن گلاسز نہیں ہے میری آئی سائیڈ ویک ہے "

اس نے چبا کر کہا

"بس رہنے دے سر صاف نظر آرہا ہے یہ سن گلاسز ہے اب بتا بھی دے مجھے اپنے

دوست کے لیے لینی ہے پلیز "

زرشالہ نے مسکرا کر اسے تپایا

"آپ کو کیا لگتا ہے مس میں چھوٹ بول رہا ہوں"

اس نے چڑ کر پوچھا

"اب میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا آپ تو غصہ ہی کر گئے سر"

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا

"آپ سے مطلب میں جو بھی پہن کر آؤ آپ کو اپنے پڑھنے سے مطلب ہونا چاہیے

زرشالہ صاحبہ کوئی کیا پہن کر آتا ہے کیا نہیں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے چڑ کر کہا

"سوری سر آپ تو مائنڈ کر گئے حالانکہ میں نے اب ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا آپ سے

صرف اتنا ہی پوچھا ہے کہا سے لی ہے"

اس نے دامیر کو مزید غصہ دیلانا چاہا

دامیر نے چڑ کر اسے دیکھا پھر کوئی بھی جواب دیے بنا اپنا سامان اٹھا کر وہاں سے چلا گیا

سارے سٹوڈنٹس بھی آہستہ آہستہ باہر جانے لگے

روما اور حورین نے افسوس سے اسے دیکھا

"پھر کیسا لگا میری دوستوں بہت سو بر بن رہے تھے ناں میر بھائی کیسے بچارے بوکھلا کر رہ گئے"

اس نے حورین کے ہاتھ پر زور سے مار کر کہا حورین بلبلا کر رہ گئی

"الہا پوچھے تم سے ظالم لڑکی ٹیچر ہے تمہارے کچھ تو شرم کر لیا کروں ہر وقت انہیں تنگ کرتی رہتی ہوں"

رومانے افسوس سے سر ہلا کر اسے سمجھایا

"بس بس رہنے ہی دوں میں نے اب ایسا بھی کچھ نہیں کر دیا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے بیگ اٹھا کر بے فکری سے کہا حورین ابھی تک اپنا ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی رومانے اس کی طرف دیکھا

"اب آٹھ بھی جاؤ اس ہتھوڑے کیا ہاتھ کی عادت ڈال دوں یہ ایسے ہی کسی بھی وقت حملہ آوار ہو جاتا ہے"

رومانے حورین کا بیگ اس کی طرف اٹھا کر بڑھایا حورین نے کھا جانی والی نظروں سے اسے دیکھا رومانے مسکرا کر اسے اور چھڑایا

"ویسے حوریا میر بھائی کی تم سے پرانی دشمنی ہے کیا جو ہر وقت تمہیں ڈانٹنے کے  
بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں"

زرشالہ نے گردن موڑ کر حورین کی طرف دیکھ کر پوچھا  
"مجھے کیا پتا کیا پتا کس جنم کا بدلہ لے رہے ہیں مجھ سے جب دیکھو مجھے ڈانٹتے رہتے  
ہیں"

اس نے منہ بنا کر کہا

"تم نے سنا نہیں جا ہا لڑائیاں زیادہ ہوتی ہے وہاں محبت بھی بہت زوروں کی پروان  
چڑھاتی ہیں"

زرشالہ نے سنجیدگی سے جواب دیا بات جب تک حورین کو سمجھ آتی زرشالہ نے ڈور  
لگائی

"آج تم میرے ہاتھوں قاتل ہو کر رہو گی"

حورین اس کے پیچھے بھاگی

حورین بھاگتے ہوئے سامنے سے آتے ہوئے دامیر سے ٹکرائی

دامیر نے بروقت اسے تھام لیا زرشالہ نے روک کر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں حورین دامیر کے باہوں میں تھی اس نے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھا

"آرام سے حورا بھی گر جاتی تو چھوٹ آ جاتی دیکھ کر چلا کرے"

دامیر نے نرم لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کی حورین ہوش میں آتے ہوئے ہی ایک دم پیچھے ہٹی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا دامیر اسے نرم نگاہ سے دیکھ کر وہاں سے چلا گیا حورین اس کے نرم لہجے میں کھو کر رہ گئی

"آہم آہم لڑکی ہوش میں آؤ وہ جا چکے ہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر شرارت سے کہا رومابھی اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی حورین نے شرمندگی سے انہیں دیکھا وہ دونوں ہی مسکرا رہی تھی اس نے دونوں کو غصے سے گھورا

"کس خوشی میں تم دونوں کی بتیسی نکل رہی ہیں"

حورین نے خفا خفا انداز میں چڑ کر پوچھا وہ دامیر کی ان حرکتوں سے سخت عاجز آگئی تھی

"یہ تو تم ہمیں بتاؤ کیا کہ رہے تھے اور تمہارے کان میں جو تم اتنا بلبش ہو رہی تھی،

رومانے مسکرا کر اسے چھڑا

"یہ کیا بتائیں گئی مجھے پتا ہے کیا کہا ہوگا"

زرشالہ نے شرارت سے آنکھ مار کر کہا

"آرام سے جانم میری جگہ کوئی اور ہوتا اور تم اس سے ایسے ٹکرا گئی ہوتی تو کیا گزرتی

میرے دل پر"

زرشالہ نے رازداری سے آگے ہو کر کہا حورین سن کر آگ بگولا ہو گئی روماکا ہنس ہنس

کر برا حال تھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم خون کی تو سوچ ہی بلو ہے خبریں جو مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تو"

اس نے ناراض نظروں سے دونوں کو گھورا وہ اس وقت ان دونوں کے کسی بھی بات کا

جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں تھی ناں اس نے دامیر کا اپنے گھر میں آنے کا ان

لوگوں کو تیا تھا زرشالہ کا کیا بھروسہ وہ ساری وہ جا کر زالان بھائی کو سب کہ دیتی اور

دامیر کو پتا چل جاتا وہ تو خوش ہوتا کے اسے ڈسکس کیا جاتا ہے اس لیے فل وقت وہ کوئی

بھی بات نہیں بتانا چاہتی تھی پھر آئے روز کے ڈراموں سے تنگ آ گئی تھی راستے میں

بالو اور یونیورسٹی میں دامیر اس کی پریشانی میں اضافہ کر رہے تھے

.....

اس وقت سب بڑوں کی پریس کانفرنس چل رہی تھی ان کے پریس کانفرنس میں  
بچوں کو آنے کی اجازت نہیں تھی

صد احمد اور ولی صاحب بھی موجود تھے اور ان کی بیگمات صبا صائمہ اور صبا بھی وہی دادو  
کے ساتھ صوفے پر پر جمان تھی داجی نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر انہیں یہاں بولنے  
کے بارے میں بتانے لگے

"چونکہ میرے پوتے پوتیاں ماشاء اللہ سے سب جوان ہو گئے ہیں اب وقت آ گیا ہے  
کہ ان کی شادیوں کا فیصلہ کیا جائے کل صد اور صبا بیٹی ایسی سلسلے میں میرے پاس آئیے  
تھے زرشالہ کا رشتہ بہروز کے لیے مانگنے چونکہ میری اور تمہاری ماں کی خواہش ہے  
کہ سارے بچے گھر کے ہو جائے اس سلسلے میں آج آپ سب کو یہاں بولا یا ہے"

داجی نے سنجیدگی سے اپنا مدعا بیان کیا سب انہیں غور سے سن رہے تھے

"داجی آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر آچھا ہوا آپ نے آج خود ہی ہمیں بولا یا ہے میں

بھی ایسی سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا"

احمد صاحب نے باپ کی طرف دیکھ کر کہا

"ہاں ہاں کہوں بیٹا"

داجی نے اسے بولنے کی اجازت دی

"میرا اپنا دل تھازر شمالہ کو اپنی بہو بنانے کا پر بہرہ زبھارت اپنا بچہ ہے اس سے زیادہ تو مجھے لگا تھازر شمالہ کو بھائی صاحب اپنے زالان کی دلہن بنائے گئے اس لیے ہم نے اپنے تینوں بیٹوں کے لیے ولی اور صفا بھائی کی بیٹیوں کا سوچ رکھا ہے اگر آپ سب کو

مناسب لگے تو جیسے ولی اور بھائی کا فیصلہ ہوگا ہمیں منظور ہوگا.."

احمد صاحب نے بھی اپنے دل کی بات بتائی

"ارادہ تو ہمارا بھی یہی تھا سچ پوچھیں بھائی صاحب ہم نے تو شروع سے زرشالہ کو اپنے

زالان کے ساتھ ہی دیکھا ہے مگر زالان اس رشتے کو ماننے کو تیار نہیں ہیں وہ کہتا ہے

زرشالہ سے شادی کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا اس لیے ہم سے اپنے بہرہ ز کے لیے

زر شمالہ کا ہاتھ مانگ لیا آگے فیصلے کا حق تو ابا اور اماں جی کے پاس ہے "

صبا بیگم نے مؤدب انداز میں جواب دیا

داجی نے پرسوج انداز میں سب کو دیکھا

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے کہ گھر کی بچیاں گھر کی ہی ہوں جائے گی بس زالاں کے لیے بھی خاندان سے باہر کوئی لڑکی دیکھنا شروع کروں صبا ہمارا بچہ آپ بڑا ہو گیا ہے اور گھر کا سب سے بڑا بیٹا وہی ہے شادی بھی پہلے اسی کی ہو گئی اس کے بعد باقیوں کی باری

آنی ہے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادو بھی اپنے بچوں کی سوچ سے بہت خوش تھی

"انشاء اللہ اماں اس کے لیے بھاگ اب لڑکی دیکھتے ہیں پہلے یہ گھر کی بات تو طے ہو

جائے "

صائمہ بیگم نے بھی اپنی رائے دی

"ابھی بچے بہت چھوٹے ہیں شادیوں کی عمریں ابھی نہیں ہے سال دو سال وہ سب اپنے

اپنے کاروبار اچھے سے سنبھال لے پھر شادی بھی کر لے گے.. مگر چونکہ یہ بھی اچھا

ہے کہ سب کی بات پکی کر لی جائے تاکہ انہیں بھی اپنی زمیندار یوں کا احساس ہو سکے  
آپ سب کا اس بارے میں کیا خیال ہے "

داجی نے سب کی طرف دیکھ کر پوچھا وہ کسی پر بھی اپنا فیصلہ مسلت نہیں کرنا چاہتے تھے  
"ولی بیٹا تم بتاؤ تم نے اپنی بچیوں کے لیے کیا سوچا ہے ہمیں تمہارے فیصلے پر کوئی اعتراض  
نہیں ہو گا تم اپنی بچیوں کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتے ہوں "

اماں نے ولی سے پوچھا

ولی صاحب نے بیوی کی طرف دیکھا صفا بیگم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں راضا مندری  
دی وہ سب اپنے سر کے فیصلے کو دل سے مانتے تھے

"ابا ہمیں آپ کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے یہ تو احمد بھائی کی محبت ہے جو انہوں  
نے اپنے گھر کی بیٹیوں کے بارے میں سوچا ماشاء اللہ ساعت بچے ہی ایک دوسرے  
سے اچھے ہیں اور ایک دوسرے میں جان ہے ان کی یہی سب سے اچھی بات ہے "

ولی صاحب نے خوشی کی نوید سنائی

"بے شک اللہ باری نظر سے بچائے ہماری اولادوں کو بس پھر طے ہو گیا بہر و زاور

زرشالہ کی بات "

داجی نے خوشی سے اپنا فیصلہ سنایا

"ولید کے لیے اپنی افشاں شارق کے لیے اپنی رانیہ اور عمار کے ساتھ تو ہماری پیاری سی

بیٹی روما ہی اچھی لگے گی "

احمد صاحب نے بھی اپنے دل کی بات سامنے رکھی سب ہی بہت خوش تھے ان کے

فیصلے سے

"بھائی صاحب ابا جی آپ براناں مانے تو ہم سب ایک بار اپنے اپنے بچوں سے بھی پوچھ

لے مجھے یقین ہے انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا پھر ان سے پوچھنا بھی ضروری ہے آخر

کو یہ ان کی پوری زندگی کا سوال ہے "

صفا بیگم نے ہچکچاتے ہوئے اپنی بات کی انہیں ڈرتھا کہی ابا برانہ مان لے

"یہ تو تم نے میرے دل کی بات کر دی بیٹی ٹھیک ہے آپ سب پوچھ لے انشاء اللہ مجھے

امید ہے ان کو ہمارے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا "

داجی نے مسکرا کر کہا صفا بیگم کی جان میں جان آئی سب ہی بہت خوش تھے کہ اس گھر

کے مکین ایک نئے رشتے سے پھر سے منسلک ہونے جا رہے تھے

"یہ آپ کیا کہ رہی ہے مہماز شالہ اور میں... میں نے تو ہمیشہ اسے اپنی بھابھی کے

روپ میں دیکھا تھا"

صبا بیگم اس وقت بہروز کے کمرے میں تھی زالان کو بھی انہوں نے وہی بلا لیا تھا رشتے

کی بات سن کر زالان کا رنگ سفید پڑھ گیا تھا بہروز کی کچھ ایسی ہی حالت تھی

"ہاں سوچا تو میں نے بھی ایسا ہی تھا پر زالان کو منظور نہیں اس لیے میں نے تمہارے

لئے بات کر لی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا بات ہوئی مہما بھائی نہیں تو میں سعی میں نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں ہے"

بہروز نے افسوس سے مہما کو دیکھا مہما نے غصہ سے بہروز کو دیکھا

"ہاں ہاں ناں تم نے سوچا ہے ناں تمہارے بھائی نے ٹھیک ہے ناں کروں تم بھی

خبردار آئندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی کی تو"

مہما نے ناراض ہو کر جواب دیا

"مہما جب وہ نہیں مان رہا تو کیا زبردستی کر رہی ہے آپ اس کے ساتھ"

زالان اس وق ہارے ہو اجواری لگ رہا تھا جو اپنا سب کچھ اپنی آنا کی خاطر قربان کرنے پر تلا ہوا تھا

بہروز نے نظر اٹھا کر زالان کو دیکھا اس کی نظروں میں کچھ تو تھا جس نے بہروز کو سوچنے پر مجبور کر دیا وہاں سب کچھ ہار جانے کا غم تھا

"او تو یہ بات ہے زالان بھائی آپ کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہ رہے ہیں بچہ تو میں بھی نہیں ہو جو آپ کے دل کا حال ناں سمجھ سکوں مگر میں یہ بھی جانتا ہوں اس وقت آپ مر کر بھی اس بات کا اعتراف نہیں کروں گے کہ آپ زرشالہ کے بنا دھورے ہوں.. اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا"

بہروز نے گہری نظروں سے زالان کو دیکھ کر دل میں سوچھا

"ٹھیک ہے ماما مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے شادی تو مجھے کرنی ہی ہے زرشالہ بھی اچھی لڑکی ہے مجھے یقین ہے میں اس کے ساتھ بہت خوش رہوں گا"

اس کے چہرے پر پہلے کی طرح کوئی بھی بے زاری نہیں تھی اب کی بار وہ بہت خوش دیکھائی دے رہا تھا زالان نے چونک کر بہروز کو دیکھا جو اپنے فیصلے پر مطمئن لگ رہا تھا

زالان کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئی تھی اس نے اپنے ہاتھوں کو منظبوطی سے آپس میں بھینچ لیا اس کے ہاتھوں کی رگیں اُبھر گئی تھی کسی اپنے کو کھونے کا درد کیسا ہوتا ہے وہ آج جان پایا تھا

"تم سچ کہ رہے ہوں ناں"

ممانے بے یقینی سے پوچھا

"بلکل سچ مگر اس سے پہلے میں آسٹریلیا ایم فل کرنے جاؤ گا مجھے اپنا کیریئر بنانا ہے زرشالہ بھی اچھی پڑھ رہی ہے میں ابھی کوئی بھی فنکشن نہیں کرنا چاہتا واپس آ کر ڈائریکٹ شادی کرو گا"

بہروز نے حتمی لہجے میں کہا

"یہ کیا کہ رہے ہوں تم کہی نہیں جا رہے اتنا دور تو میں تمہیں جانے نہیں دوں گی"

ممانے کی باہر جانے کی بات سن کر پریشان ہو گئی تھی

"مما کچھ نہیں ہوتا پلیز یہ میری زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے پلیز اسے مجھ سے مت

چھیننے"

"بھائی پلیز ماما کو سمجھائے ناں"

بہروز نے اپنے خیالوں میں کھوئے ہوئے زالان کو متوجہ کیا

"آہ کیا کیا ہوا"

وہ جیسے گہری نیند سے جگا بہروز اس کی اس حرکت پر زیر لب مسکرائے بنا ناں رہ سکا

"بھائی ماما کو سمجھائے ناں میں آسٹریلیا جانا چاہتا ہوں واپسی میں آکر زرشالہ سے شادی

کر لوں گا"

آخری بات زالان کے دل پر لگی زالان نے ضبط مٹھیاں بھینچ لی

"ماما اگر اس کا شوق ہے تو جانے دیں اسے کیوں مانا کر رہی ہے آپ"

اس نے ماما کو دیکھ کر کہا کوئی اور وقت ہوتا زالان اس کا سر پھوڑ دیتا باہر جانے کی بات پر

مگر اس وقت تو اس کا اپنا دماغ ماؤف ہوا تھا وہ کیا سوچتا

"پر بیٹا دو سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے تم دونوں دنیا کے نرالے بیٹے ہوں ایک کو پولیس

میں جانے کا شوق ہو اور دوسرے کو باہر جانے کا وہی اولادیں ہو میری دونوں ہی ایک

دوسرے سے بڑھ کر نکمے"

ممانے ناراضگی سے دونوں کو گھورا

ان کی بات پر بہروز کا قہقہہ بے سہتا تھا زالا ان مسکرا بھی نہیں سکا

"چلو ٹھیک ہے چلے جاؤ میں نے منع بھی کر دیا تو کون سا تم نے ان لینا ہے"

انہوں نے روٹھے لہجے میں کہا

"اچھا ممانے چلتا ہوں مجھے ضروری کام سے جانا ہے"

وہ سب سے لا تعلق بیٹھا تھا وہاں سے اٹھ کر جانے لگا

"بھائی ایسے کیسے جا رہے ہیں میری بات پکی ہوئی ہے گلے لگا کر مبارک باد تو دے دے

ناں"

بہروز نے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑے ہو کر معصومیت سے کہا

"مبارک ہو"

اس نے لٹ مار انداز میں جواب دیا

"یہ کیا بات ہوئی نا جوش نا جذبہ لگتا ہے آپ کو کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی"

وہ مسکراہٹ دباتے ناراضگی سے گویا ہوا

زالان کی آنکھیں دکھ سے لال ہو رہی اس نے آگے بڑھ کر بہروز کو گلے لگایا

"مبارک ہو میرے بھائی مجھے بہت خوشی ہوئی ہے میں بلا کیوں خوش نہیں ہو گا مجھے

یقین ہے شالہ تمہارے ساتھ بہت خوش رہے گی"

اس نے دل پر پتھر رکھ کر مسکرا کر کہا پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سے چلا گیا ممانے

حیران نظروں سے اسے جاتا دیکھا

"ایسے کیا ہوا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ممانے حیران نظروں سے بہروز کو دیکھ کر پوچھا

"کچھ نہیں ممانے کوئی مسئلہ ہو گا ٹھیک ہو جائے گے آپ ٹنشن ناں لے"

اس نے ممانے کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر انہیں یقین دلایا

خود کچھ سوچ کر سکون سے وہی بیٹھ گیا

.....

وہ اس وقت گھر سے کہی دور جانا چاہتا تھا جہاں اسے یہ سب یاد نہ رہ سکے وہ ان سب باتوں سے دور بھاگ جانا چاہتا تھا اس کے دل میں انجانہ سادہ جگ اٹھا تھا سب کچھ کھو دینے کا درد

اس نے جیسے ہی دور ازہ کھولے سامنے سے عجلت میں آتی زرشالہ سے زور تصادم ہوا وہ چکرا کر رہ گئی

"ہائے زالان آپ کو لگی تو نہیں"

اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھا مے وہ اس کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھی زالان نے پیچھکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا

"لگی ہے ناں بہت زور کی اتنے زور کی کہ میں چاہ کر بھی اس درد کو کم نہیں کر سکتا"

اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا

"کہا لگی ہے"

اس نے انداز آکر اس کا ہاتھ تھام کر فکر مندی سے پوچھا

"یہاں"

اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دیا

"مگر میرا سر دوسری طرف ٹکرایا تھا"

اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا

"ہاں پر درد یہاں ہو رہا ہے ناں بہت زیادہ ہو رہا ہے میرا دل درد سے پھٹا جا رہا ہے"

اس نے اب بھی کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا

اب کی بارز رسالہ نے پریشانی سے اسے غور سے دیکھا

"سب ٹھیک تو ہے ناں مجھے ٹینشن ہو رہی ہے مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

"

اس نے فکر مندی سے کہا

"ہاں میں ٹھیک نہیں ہو سب حتم ہو گیا ہے مجھے پتا ہی نہیں چلا اور سب میرے

نظروں کے سامنے حتم ہوتا چلا گیا"

اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"حیر مبارک ہو بہت بہت مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تمہیں مبارک باد بھی تو دینی تھی  
 ناب"

"اس نے چونک کر زالان کو دیکھا

"مبارک باد کس بات کی مبارک باد کیا ہوا ہے"

اس نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا

"داجی نے تمہارا اور بہروز کا رشتہ پکا کر لیا ناں تمہیں تو پتا ہی ہوں گاناں خوش ہوناں"

زالان نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کئی سوال کیے

"واٹ یہ کیا کہ رہے ہیں آپ ایسے کیسے ہو سکتا ہے مجھے تو داجی نے کچھ بھی نہیں بتایا"

اس نے پریشان ہو کر کہا

"ہہہہم شاید آج بتا دے تمہیں تم خوش تو ہوناں"

اس نے تھکے ہوئے لہجے میں پوچھا

"خوش اور میں آپ کو لگتا ہے میں اس گھوڑی سے شادی کروں گی ناممکن"

وہ غصے میں بولی زالان کو لگا وہ پھر سے جی اٹھا ہوا اس کی مثالہ اس کی ہے وہ کہی نہیں  
جانے والی

"پر ایک بات ہے اس بہانے مجھے ہمیشہ کے لیے یہاں رہنے کا موقع مل جائے گا پھر تو  
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کا کیا خیال ہے"

اس نے چہک کر کہا زالان نے بے یقینی سے مثالہ کو دیکھا  
"تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے"

"نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دا جی جہاں چاہے میری شادی کر دے مگر ابھی نہیں  
مجھے آرام سے پڑھنا ہے اس کے بعد سوچوں گی"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا اس کا دل کر رہا تھا وہ ابھی جا کر دا جی کو انکار کر دے وہ  
بہروز سے کسی بھی حال میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی

"بہروز دو سال کے لیے باہر جا رہا ہے واپس آ کر ہی شادی کرنا چاہتا ہے"

"تو تب کی تب دیکھے گے زالان میں آنے والے وقت کا پہلے سے سوچ کر اپنا یہ وقت  
خراب نہیں کر سکتی"

اس نے باظاہر لا پرواہی سے جواب دیا

"تمہیں بہ روز کیسا لگتا ہے"

"اچھا ہے بہت اچھا ہے میرا کزن ہے سب میں جان ہے میری مگر آپ جو پوچھ رہے ہیں ویسا اچھا نہیں لگتا میں نے ایسا کبھی سوچا بھی نہیں ہاں کل کو شادی ہو گئی تو شاید مجھے وہ اچھا لگنے لگے مگر یقین مانے ابھی میرے دل میں اس کے لیے ایسا جو جذبہ نہیں ہے"

اس نے کہ کر زالان کو دیکھا جو اجڑا اجڑا لگ رہا تھا آنکھیں سرخ ہوئی تھی

"آپ کو کیا ہوا ہے زالان کچھ دنوں سے دیکھ رہی ہوں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے کوئی پریشانی ہے کیا"

اس نے فکر مندی سے پوچھا

"میری فکر کرنا چھوڑ دوں ٹھیک ہو میں مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے کہی بہت ارجنٹ جانا ہے خدا حافظ"

وہ اسے نظر انداز کرتا وہاں سے چلا گیا اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑے بہ روز

نے افسوس سے سر ہلایا

وہ پریشانی سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی اتنے اچانک سے وہ بدل گیا تھا کہ زرشالہ کو بھی یقین کرنے میں وقت لگ رہا تھا

.....

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی زالان کے رویے پر غور کر رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر ان گزرے دنوں میں ایسا کیا ہوا تھا جو زالان کو اتنا بدل گیا کوئی بھی ٹھوس وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی اس نے جھنجھلا کر تکیہ زمین پر پٹخ دیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے پر آرام سے دستک ہوئی

"آجائے"

اس نے بے زاری سے کہا

داجی نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا

"میری بیٹی آج باہر نہیں آئی کیا ہوا ہے"

"کچھ نہیں داجی آپ آئے بیٹھے"

اس نے چہرے کا زاویہ بدلہ اب وہ مسکرا کر ان سے مخاطب ہوئی

"مجھے بھی بتاؤ گئی"

انہوں نے بیڈ پر اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہا

"داجی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی زالان کا رویہ دن بہ دن میرے ساتھ خراب ہو رہا ہے

اوپر سے آج انہوں نے مجھے مبارک باد بھی دی کہ میری بات پکی ہوئی گئی یہ سب

میری سمجھ سے بالاتر ہے"

زالان کے سامنے تو اس نے بہت خوشی خوشی کہ دیا تھا کہ اسے فرق نہیں پڑتا مگر اب وہ

پریشان تھی کہ وہ ایسا کچھ بھی نہیں چاہتی تھی نا جانے اس کا دل کیوں اداس تھا اسے خود

سمجھ نہیں آرہی تھی کچھ تو ایسا تھا جو ایسے بے چین کیے ہوئے تھا شاید زالان کی

بے زاری جب سے زالان کا رویہ اس کے ساتھ بدلہ تھا وہ مر جھائی مر جھائی پھر رہی

تھی اپنا غم کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتی تھی آج بھی ویسے ہی ہنسی مزاق کرنے والی

زرشالہ تھی پر اس کا دل اداس تھا ادھر ادھر

"ہو سکتا ہے وہ کام کی وجہ سے پریشان ہو ورنہ تم جانتی ہوں وہ ایسا نہیں ہے"

انہوں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر تسلی دی

"اور جہاں تک رشتے کی بات ہے تو ابھی کہاں کہاں کی ہے میں نے تم سے پوچھے بنا میں  
ہاں کر بھی نہیں سکتا یہ تمہاری زندگی ہے بچے اس پر تمہارا پورا پورا حق ہے میں آج  
تمہارے پاس تمہاری ماں تمہارا باپ دونوں بن کر آیا ہوں تم سب سے زیادہ قریب  
زالان اور میرے ساتھ رہی ہوں اس لیے میں خود جواب لینے آیا ہوں"

انہوں نے محبت سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا

زرشالہ کے آنکھوں میں آنسو آگئے آج زندگی میں پہلی بار اسے اپنے ماں باپ شدد  
سے یاد آرہے تھے نا جانے کیوں مگر شاید اس موقع پر ماں باپ کا ہونا بہت ضروری ہوتا  
ہے اس نے داجی سے نظر بچا کر آنسو صاف کیے

"داجی پلیز میں ابھی ایسا کچھ نہیں چاہتی مجھے ابھی پڑھنا ہے اس کے بعد آپ جو جائے  
فیصلہ کر لے فل حال میں ایسا کچھ نہیں چاہتی"

"بیٹا ہم بھی ابھی تمہاری شادی نہیں کرنا چاہتے بس بات گھر کی گھر میں رہ جائے گی  
ویسے بھی بہروز باہر جانا چاہتا ہے تمہارے بڑے ابو اور بڑی امی کی یہ خواہش ہے کہ تم

ان کے گھر کی بہو بنو ہم سب کا تو بہت دل تھا زالا ان کے ساتھ ہی تمہاری بات پکی کر  
لیتے مگر زالا ان نے انکار کر دیا"

انہوں نے گویا دھماکہ کیا

"کیا.. کیا کہا آپ نے زالا ان آپ سب نے یہ سوچ بھی کیسے لیا داجی مجھے یقین نہیں آ  
رہا کاش یہ سب سوچنے سے پہلے آپ کو ایک بار میری اور زالا ان کا خیال آجاتا میں بھی  
کہوں آخر انہیں ہوا کیا ہے وہ اس لیے مجھ سے ناراض ہے کیا گزری ہو گئی ان پر داجی وہ  
اور میں..."

اس نے افسوس سے سردائیں بائیں ہلایا آنسو اس کے گال پر گر رہے تھے اس کے لیے  
یہ بات کسی افیت سے کم نہیں تھی وہ مر کر بھی اتنی گرمی ہوئی بات نہیں سوچ سکتی  
تھی وہ اور زالا ان... ناممکن

"زرشالہ ایسا کچھ نہیں ہوا تم خواہ مخواہ پریشان مت ہو ہم نے تو صرف سوچا تھا ایسا کچھ  
ہوا تو نہیں نا"

وہ اس کے رونے سے ایک دم پریشان ہو گئے تھے

"ایسا سوچا بھی کیسے آپ لوگوں نے... مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کہوں میرا تو

دماغ کی کام نہیں کر رہا مجھے افسوس ہو رہا ہے بس"

اس نے ناراض نظروں سے سامنے بیٹھے داجی کو دیکھا

"میری جان ایم سوری ہم سب کا مقصد تمہیں ہاٹ کرنا نہیں تھا"

وہ اس کے اتنے شدید رد عمل سے بھوکھلا کر رہ گئے تھے انہوں نے اسے گلے لگا کر اسے

چپ کرنا چاہا وہ زوروں شور سے رو رہی تھی وہ واقعی ان کی بات سے ہاٹ ہوئی تھی ایسا

تو اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ سب ان کے رشتے کو کتنا غلط رنگ دینے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جا رہے تھے

"آپ.. جہاں میری شادی کروانا چاہتے ہیں کرواں دے پر خدارا آئندہ ایسا کچھ سوچے

گا بھی مت داجی میں مر جاؤ گی"

اس نے سر اٹھا کر داجی کو دیکھا ان کے آنکھوں میں بھی پوتی کی ایسی حالت دیکھ کر آنسو

آگئے تھے انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

زرشالہ بہروز سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اس کا دل نہیں مان رہا تھا پر آپ حالات

کے پیش نظر اسے بنا سوچے سمجھے ہاں کرنی پڑ گئی تھی داجی کے جانے کے بعد وہ کافی ٹائم تک روتی رہی اسے یہی فکر ستا رہی تھی کہ زالان پر یہ سب سننے کے بعد کیا گزری ہوگی... اس بات سے انجان کے اس بات کے بات زالان کی سوچ اس کے لیے کتنی بدل گئی تھی وہ زالان اب پہلے والا نہیں رہا تھا بڑی ماما کی باتوں نے اسے الگ انداز پر سوچنے پر مجبور کر دیا تھا وہ بھی اپنی سوچ اپنے دل پر شرمندہ تھا

.....



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری تشنگی کا خیال کر۔

میں اداس ہوں مجھے کال کر۔

عمار نے موبائیل فون ہاتھ میں پکڑ کر دکھ بھرے انداز میں کہا

"واہ واہ میرے بھائی کیا ہو گیا ہے خیر تو ہے ناں آج بہت اداس ہو اس کا فون نہیں آیا

کیا"

ولید اس کے پاس بیٹھ کر اداسی سے بولا

"بس یار کیا بتاؤ تینوں میں سے کوئی بھی آج جواب نہیں دے رہی"

عمار نے ادا سے جواب دیا شارق بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گیا

"اہو یہ تو بہت برا ہوا تم نے بھی اپنی طرح کی لڑکیوں کو بھی کام کی بندی

نہیں ہے"

شارق نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے جھوٹی تسلی دی عمار اور دکھی ہو گیا

"وہ پیار ہے کسی اور کا اسے چاہتا کوئی اور ہے"

عمار نے آفاق سے اپنی جھوٹے آنسو صاف کر کہا

"یہ سب کیا ہو رہا ہے لاؤنچ کی کیا حالت بنا دی ہے باہر سے کوئی آگیا تو کیا کہے گا کیسے

لوگ ہیں"

صائمہ بیگم نے لاؤنچ میں آکر حالت دیکھی

"یہی کہے گا کہ اس گھر کو ایک عدد بہو کی شدید ضرورت ہے گھر کی مالکن آپ بوڑھی

ہو گئی ہے"

ولید نے اٹھ کر ماما کے گلے میں بازو ڈال کر شرارت سے کہا

"یہ میری بیوی کو بوڑھا کس نے کہا"

پاپا نے انداز آکر ولید کو گھو کر پوچھا

"ہا ہا پاپا سمجھا کریں ناں اس گھر کو اب بہو کی ضرورت ہے"

ولید نے احمد صاحب کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہا

"یہ تم نے کیا ایک ایک لگا رکھا ہے تم سے پورے تین منٹ بڑا ہوں پہلے میری باری ہے"

شارق کب پیچھے رہنے والا تھا اٹھ کر ولید کے ہاتھ ماما کے گردن کے گرد سے ہٹا کر وہاں اپنا قبضہ جمالیا

"فکر مت کروں تمہارا نکاح تین منٹ پہلے کروا دے گا"

عمار اپنا غم بھول کر اب ان کے ساتھ نوک جھونک کرنے میں لگ گیا

ماما پاپا اس کی بات پر دھیرے سے مسکرا دیے

"ہا ہا ہا واقعی یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں"

شارق نے خوش ہو کر عمار کو دیکھا

"بس کروں تم تینوں اور آرام سے یہ سب سمیٹو اس کے بعد مجھے اور تمہارے پاپا کو تم لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

ممانے شارق کا ہاتھ اپنے گرد سے ہٹا کر پھلاویں کی طرف اشارہ کیا

"یہ سب تو بعد میں سنہبال لے گئے آپ یہاں بیٹھ کر بات کریں"

عمار نے صائمہ بیگم کو ہاتھ سے پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

"آپ بھی بیٹھے ناں پاپا"

عمار نے احمد صاحب کو کھڑے دیکھ کر جلدی سے کہا خود بھی وہ تینوں ان کے پاؤں میں موجود کوشن پر چھو کر مار کر بیٹھ گئے

"میں نے اور پاپا نے تم تینوں کے لیے ایک بہت اہم فیصلہ کیا ہے اب چونکہ ولید اور

شارق تم لوگوں کا لاسٹ سمسٹر جا رہا ہے اس کے بعد پاپا کے ساتھ مل کر بزنس

سنہبالوں کے ہم سب نے سوچا کیوں ناں تم دونوں کی منگنی کر دی جائے"

ممانے باری باری دونوں کی طرف دیکھ کر کہا

"ہائے سچ مہا آپ سچ کہ رہی ہے کتنا مز آئے گا میں تو خوب سارا ہنگامہ کروں گا"

عمار سنتے ہی خوشی سے چلا اٹھا

ولید اور شارق نے شرمانے کی ناکام کوشش کی

"ہا ہا ہا تم تو بس بچے ہی بنے رہنا پہلے پوچھ تو لوں لڑکیاں کون ہے"

پاپا نے اس کے سر پر ہلکی سی لگائی

"ہاں وہ تو میں خوشی میں بھول ہی گیا"

"تمہاری مہا اور میں نے شارق کے لیے اپنی رانیہ اور ولید کے لیے افشاں کا ہاتھ مانگا

ہے دا جی سے"

پاپا نے سنجیدگی سے جواب دیا

"یہ کیا بات ہوئی پاپا ہم لوگوں نے ان کے ہاتھوں کے ساتھ کیا کرنا ہے رہنے دے

ہمیں نہیں چاہے ان کے ہاتھ"

شارق سنتے ہی ناراضگی سے گویا ہوا سب اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس دیے

"شریر کہی کے یہ بتاؤ تم لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ناں"

ممانے ایک دوست کی طرح اپنے بچوں کی رائے مانگی

"رہنے دے ممال میں ان دونوں کے لڈو پھوٹ رہے ہیں ان دونوں کو کون اپنی بیٹی

دیتا یہ تو ولی چاچو کا ہی دل ہے جو ان کام چوروں کو اپنی بیٹیاں دینے کی ہمت کر دی"

عمار نے بڑے بزرگوں کی طرح ان کی کلاس لی دونوں نے گھور کر اسے دیکھا

"واقعی یہ تو ان کی ہی ہمت ہے کہ ایک کی جگہ تینوں بیٹیاں ہماری جولی میں ڈال دی"

"ہے کیوں ممانے آپ انہیں اس عمر میں جھولا جھولائے گئی کیا"

ولید نے حیران ہو کر پوچھا

پاپا اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسنے

"یہ آپ نے تین تین کیوں کہا ممانے"

شارق نے ممانے کو دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا

"اپنی رومہ ہمارے عمار کے لیے ناں"

عمار سن کر اچھل پڑا آنکھیں پھاڑے ماما پاپا کو دیکھ رہا تھا جو اسے ایسے بدھوں کی طرح  
اپنی طرف دیکھتے مسکرا رہے تھے

"یہ... آپ کیا کہ رہی ہے مجھے نہیں کرنی اس افت کی پڑیا سے شادی وادی اس کے  
پاؤں کو آپ نے نہیں دیکھا تنازور کا مارتی ہے بندے کو اپنی مری ہوئی نانی یاد آ جاتی  
ہے مجھے معاف ہی رکھے توبہ توبہ"

عمار نے کانوں کو ہاتھ لگا کر پناہ مانگی

"چلو ٹھیک ہے تم کہتے ہوں تو تمہارے پاپا ولی بھائی سے معذرت کر لے گئے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ممانے اپنی ہنسی روک کر سنجیدگی سے کہا عمار کا منہ بن گیا

"خیر اب میں نے یہ بھی نہیں کہا ایسے تو ولی چاچو کو بہت برا لگے گاناں میں انہیں دکھی  
نہیں کر سکتا آپ سب کہتے ہوں تو مجھے کوئی انکار نہیں میں قربانی دینے کے لیے تیار  
ہوں"

عمار نے ایک دم سے جواب دیا

ہا ہا سب ایک ساتھ ہنس دیے

"نہ نہ بچوں ہمیں تمہاری خوشی زیادہ عزیز ہے تم فکرناں کروں چاچو سے میں خود بات  
کر لوں گا"

شارق نے ولید کو آنکھ مار کر کہا

"ہاں یار تم پریشان ناں ہوں ہم تمہارے ساتھ ہے"

ولید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا یقین دلایا

"ہاں عمار تم پر کوئی زبردستی نہیں ہے"

پاپا بھی اسے تنگ کرنے لگے

"کیا ہے یار حد ہے اب بندہ مذاق بھی نہیں کر سکتا"

عمار نے رو ہنسی ہو کر ماما کے گھٹنوں پر سر رکھ کر کہا

"بس خبردار اب کسی نے میرے بیٹے کو تنگ کیا تو"

ممانے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا کر کہا عمار نے خوشی سے سر اٹھا کر

ماما کو دیکھا ان کو مسکراتا دیکھ کر وہ بھی ہنس دیا

صائمہ نے اللہ شکر ادا کیا سب کچھ ان کی مرضی اور اللہ کی رضا سے بہت آسانی سے ہو گیا تھا

.....

واٹ شادی وہ بھی میری اس جن سے ناممکن ماما میری ساری خوشی آپ نے یہ خبر سنا کر حراب کر دی "

رومانے سنتے ہی ناراض نظروں سے ماں کو دیکھا

"زیادہ نخرے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جیسے افشاں اور رانیہ ہماری بات مان گئی ہے تم بھی خاموشی سے مان لوں ہم بڑے ہے تمہارے تمہارے لیے اچھا ہی فیصلہ ہی کریں گے "

ممانے اس کی ناراضگی کی پروا کیے بنا سنجیدگی سے جواب دیا

"مما ٹس ناٹ فیئر میری عمر ہی کیا جو ابھی

مجھے نہیں کرنی عمار سے شادی "

رومانے روٹھے انداز میں جواب دیا

"ٹھیک ہے نہ کرو میں آج ہی دا جی سے کہہ دیتی ہوں روما کو ہمارے فیصلے پر اعتراض

ہے پھر تم جانوں اور تمہارے دا جی"

ممانے اٹل فیصلہ سنایا

روما بیچاری اپنا سامنہ لے کر رہ گئی

اور ناراض ہو کر وہاں سے چلی گئی ممانے اسے جاتے ہوئے مسکرا کر دیکھا

"تم لوگ بھی کان کھول کر سن لوں اب میرے دامادوں سے بد تمیزی کی ناں تو مجھ

سے برا کوئی نہیں ہوگا"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صفا بیگم نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر وان کیا

"اب ہم نے کیا کر دیا ممانا"

رانیہ نے منہ بنا کر پوچھا

"ہاں مجھے بھی پتہ ہے تو سب ہی ایک دوسرے سے بھر کر ہو تمیز تو چھو کر نہیں گزری

اب اٹھو جا کر کچن دیکھو ایک چھوٹی کا دن ہوتا ہے اس دن بھی ٹی وی کے سامنے آ کر

بیٹھ جاتی ہوں"

صفا بیگم کی ان دونوں کو سنائی

.....

روما گھر سے نکل کر سیدھا عمار کے پورشن کی طرف گئی سامنے ہی وہ تینوں کسی بات پر

بچوں کی طرح لڑ رہے تھے

عمار کو دیکھ کر روما کا پارہ ہائی ہو گیا

"عمار کے بچوں تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں تم سے شادی کروں گی"

ولید اور شارق کو انور کر کے وہ عمار کے سامنے جا کر چلائی

وہ تینوں اپنی اپنی لڑائی بھول کر روما کو دیکھنے لگے جو غصے سے لال پیلی ہو رہے تھی

"وہ آئے ہماری گھر میں... "عمار نے اسے دیکھ کر کہا

واہ واہ واہ"

ولید نے اس کے کندھوں پر تھکی دی

"وہ آئے ہمارے گھر میں ہم کبھی ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں"

عمار کو شروع سے ہی اچھے خاصے شعر کو ستیاناس کرنے کا بہت شوق تھا

اس کی بات سے روما کو اور آگ لگی

"کیا ہوا ہے سالی پلس چھوٹی بھابھی صاحبہ خوش کنڑول نہیں ہو پارہا تھی جو ابھی ہی

بھاگی ڈوری آئی آپ"

شارق نے شرارت سے کہا

"دیکھو شارق تم چپ رہو میں اس الو سے شاد نہیں کروں گی میں بتائی دے رہی

ہوں ایسے کہ دوں زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رومانے ناراض نگاہ سے شارق کو دیکھ کر کہا

"اوائے شرم کروں جیجو ہو تمہارا اب تو زرا عزت دے دوں مجھے"

شارق صدمہ سے چلایا

"چپ کر جاؤ خبردار جو میرا معصوم سی منگلیتر کو کسی نے باتوں سنائی کی کوشش بھی کی

تو"

عمار نے شارق کو گریبان سے پکڑ کر کہا

"ہاہاہا منگیتر وہ تمہیں اپنا منگیتر مانے تو ناں تم زبردست کارشتہ بنانا کی کوشش مت کروں"

شاعر نے اس کا ہاتھ پیچھا ہٹا کر گھورا

"وہ شرمناک ہی ہے"

"اوائے عمار کے بچے شرماتی ہے میرا جوتی ابھی بھی وقتاً ہے انکار کر دوں نہیں تو کل کو ہر پچھتاؤ گے"

روما غصے سے کہتی وہاں سے جانے لگی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں کروں گا انکاری مر کر بھی کیا مجھے تمہارے لاتیں کھانے کی عادات ہو گئی ہے بنا لات کھائے مجھے رات کو نیند نہیں آتی"

عمار پیچھے سے اونچی آواز میں ہنس کر بولا رومانے مڑ کر غصہ سے اسے گھورا

"مرو تم"

"شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جاؤ گی میری جان"

اس کے بات پر رومانے گردن موڑ کر گھوری سے نوازا

"دیکھا کیسے میرے مرنے کا سن کر پریشان ہو گئی"

عمار نے کالر اوپر کر کے فخر سے کہا

"بس رہن دوں بھائی وہ ہماری سامنا تمہیں ریجیکٹ کر کے گئی ہے افسوس"

ولید نے اسے دیکھ کر مزاق اڑایا

"جاؤ جاؤ بہت آئے مجھے شرم دلانے والے ابھی جا کر افشاں کو تمہارے افسر بتائے

ناں لگ پتا جائے گا"

عمار نے منہ بنا کر کہا

ولید نے اس کے کندھے پر زور سے لگائی

"بے غیرت انسان بھائی کو بلک میل کرتے شرم نہیں آتی"

"نہیں بلکل بھی نہیں آتی"

عمار نے کندھا سہلاتے ہوئے غصے میں جواب دیا

...

"کسی ہوں شہزادی"

فون کے دوسرے طرف وہ یقیناً بالو تھا اس کی آواز سن کر حورین نے فون بند کرنا چاہا پر  
اس کی آواز میں ایسی تڑپ تھی کہ اس کے دل کو کچھ ہوا

"کیوں کرتے ہیں آپ فون کیوں میری زندگی میرے لیے مشکل کرنے پر تلے ہوئے  
ہوں آپ"

وہ جھنجھلا کر بولی

"کیوں دیتی ہوں مجھے اتنی عزت جب جب تم مجھے آپ کہ کر پکارتی ہوں میرا دل  
خوشی سے جھوم اٹھنے کو کرتا ہے.. پانگل دل ہے کچھ بھی سوچتا ہے"

اس نے پھینکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

"میرا پیچھا چھوڑ دے"

اس نے تنگ آ کر کہا

"شہزادی تم نے کبھی محبت کی ہے کیا؟"

کبھی کسی کو خدا سے مانگا ہے کیا؟ میں نے مانگا ہے تمہیں اپنی ہر نماز کے بعد..."

"آپ جیسے لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں کیا"

اس نے اس کی بات کاٹ کر تعجب سے پوچھا

"پہلے ایک عادمس ہو جاتی تھی پر جب سے تم ملی ہوں ایک نماز بھی مس نہیں کی مجھے

لگتا ہے اگر میں نے نماز قضا کر لی تو میں تمہیں کھودوں گا میں آج سے پہلے کبھی اتنا بے

بس نہیں ہوا جتنا تمہیں دیکھنے کے بعد سے ہوا ہوں جانتی ہوں میں نماز کے بعد جب

جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہوں تم سب سے پہلے میرے سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی ہوں

ایسے جیسے تم سچ سچ میں میرے سامنے بیٹھی مجھے دیکھ رہی ہوں میں نہیں جانتا میرا یہ

خواب کبھی پورا ہو گا بھی یاں نہیں مگر میں اللہ سے صرف یہی ایک دعا کرتا ہوں مجھے

اتنی مہلت ضرور دے کہ میں زندگی کے کچھ پل تمہارے سنگ گزار سکوں"

اس کی آواز میں تڑپ تھی حورین کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اس کی آواز میں درد تھا

دکھ تھا حورین نے کرب سے آنکھیں موند لی

"آپ جانتے ہوں یہ ناممکن ہے میں آپ جیسے بندے کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا

سوچ بھی نہیں سکتی"

اس نے بالو کے دل پر وار کیا اس کے الفاظ نے بالو کے دل کو چیر ڈالا وہ تڑپ اٹھا تھا

"ایسے مت کہو میں موت سے پہلے مر جاؤ گا"

"آپ سہراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں میں مر کر بھی آپ جیسے انسان کا ساتھ قبول

نہیں کر سکتی"

"مجھ جیسے انسان... کیسا انسان ہوں میں کیا جانتی ہوں میرے بارے میں کچھ بھی تو

نہیں پر ایک بات میں تمہیں لکھ کر دینے کو تیار ہوں کہ ایک دن تمہیں مجھ سے محبت

نہیں عشق ہو گا شہزادی اس دن تم میرے لیے روگی تڑپو گئی یہ میرا وعدہ ہے تم

سے... اپنا حیا ل رکھنا خدا کا حافظ"

اس نے اپنی بات کہ کر فون بند کر دیا حورین نے بے بسی سے موبائل کو دیکھا ایسا کیا تھا

بالو میں جو حورین اس کی طرف کھینچتی جا رہی تھی وہ آوارہ انسان تھا گلی محلے کا غنڈہ مگر

اس کی باتیں وہ باتوں سے بالکل بھی ایسا نہیں لگتا تھا ایسے لوگ نمازیں بھی پڑھتے ہیں یہ

بات اس کے لیے حیرت کے باعث تھی

"مجھے لگتا ہے اگر میں نے نماز مس کر لی تو میں تمہیں کھودوں گا"

حورین کو بالو کے لیے الفاظ یاد آئے کتنی تڑپ تھی اس کے لہجے میں وہ جان کر بھی جان نہیں پائی تھی

اچانک فون پر سے بجا اس نے نمبر دیکھا کوئی انجانا نمبر تھا اسے لگا بالو ہی ہوگا

"اب کیا ہے"

اس نے فون کان نے لگا کر غصے سے کہا

"آسلام علیکم میں دامیر بات کر رہا ہوں حور انکل کا پتا کرنے کے لیے فون کیا تھا مگر لگتا ہے آپ کافی غصے میں ہے"

دوسری طرف دامیر تھا حورین کا منہ حیرت سے کھولا کھولا رہ گیا

"آپ کے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا"

اس نے دل کی بات زبان پر لے ہی آئی دامیر دھیرے سے مسکرایا

"آپ نے شاید سنا نہیں ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے یہ تو پھر بھی بہت معمولی

ساکام تھا"

اس نے بے فکری سے جواب دیا

"یہ آپ کے لیے معمولی بات ہوگئی میرے لیے نہیں آج سے پہلے تک میرا نمبر کبھی کسی کے پاس نہیں تھا اب یوں اچانک سے ہر کسی کے پاس میرے نمبر کا موجود ہونا میرے لیے حیرت کی بات ہے"

اس نے حاصے ناگواری سے جواب دیا

"ہر کسی کے پاس سے آپ کا کیا مطلب ہے حورین مجھے باتیں کوئی مسئلہ ہے کیا"

اس نے فکر مندی سے پوچھا

"آپ کون ہوتے ہیں میرے معاملات میں دخل اندازی کرنے والے"

حورین پہلے ہی بھری بیٹھی تھی اس کی بات سن کر غصہ میں بولی

"آپکا ہمدرد آپ کا حیر خواہ ہوں میں اگر آپ سمجھے تو"

انداز آپ بھی بے فکری والا تھا

"دامیر سر آپ میرے ٹیچر ہے میرے لیے بہت محترم ہے ایسی حرکتیں کر کے خود کو

میری نظروں میں گرا رہے ہیں"

اس نے حاصے بد تمیزی سے جواب دیا "مس حورین اصولن تو مجھے آپ کی یہ ساری

باتیں بری لگنی چاہیے تھی مگر مجھے بری لگ نہیں رہی ہاں بس میرا دل بے ایمانی کرنے لگا ہے کہ کاش میں اس وقت آپ کے روبہ رو ہوتا اور آپ کو ایسے غصے میں دیکھ سکتا میں شرطیہ یہ بات کہنے کو تیار ہوں آپ غصے میں اور بھی خوبصورت لگتی ہوں گئی"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور فضول بات کرتا حورین نے غصے سے فون کاٹ کر بیڈ پر پھینک دیا اور اپنا سر ہاتھوں میں لے کر بے بسی سے آنسو بہانے لگی وہ ان دود و عذابوں سے تنگ آگئی تھی جہنوں نے اس کا جینا حرام کر کے رکھ دیا تھا بالو اور دامیر دونوں ایک دوسرے سے بھر کر چسپکو ثابت ہو رہے تھے



"اسلام علیکم دامیر بھائی کیسے ہیں آپ"

وہ آج دامیر سے ملنے اس کے گھر آیا تھا

"و علیکم السلام میں تو ٹھیک ٹھاک ہوں تم سناؤ آج میری یاد کیسے آگی"

"کیوں میں آپ کے گھر آپ سے ملنے نہیں آسکتا کیا"

اس نے ناراضگی سے کہا

"میں نے ایسا تو کب نہیں کہا پہلے یہ باتوں کیا کھاؤ گے پہلے کچھ کھانے کو مانگوں باتیں تو ساتھ ساتھ ہوتی رہے گی"

اس نے میز بانی نھبائی

"بس ایک گپ چائے ساتھ اور کچھ بھی نہیں"

"تکلف بھرتے کی کوئی ضرورت نہیں تم بیٹھو میں بس ابھی آتا ہوں"

وہ کہ کر انداز چلا گیا اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا وہ بہت کم یہاں آیا تھا

"ہاں اور سناؤ پڑھا یا کیسی جا رہی ہے"

اس نے انداز آکر پوچھا

"سب ٹھیک ہے لاسٹ سیمیٹر جا رہا ہے پھر اس کے بعد آسٹریلیا جانے کا ارادہ ہے"

اس نے تفصیل سے جواب دیا

"ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے"

"آپ نے مجھے مبارک باد نہیں دی"

"کس بات کی"

دامیر نے حیرانی سے پوچھا

"میری بات سچی ہونے کی اتنی اہم بات زالان بھائی نے آپ کو تو ضرور بتائیں ہو گئی

ناں"

اس نے دامیر کی طرف غور سے دیکھ کر کہا اسے سن کر حیرت ہوئی

"یہ کیا کہ رہے ہوں تم کس سے ہوئی بات سچی"

دامیر کا دل دھڑک اٹھا کہی... وہ اس سے آگے سوچنا نہیں چاہتا تھا

"اپنی زر شالہ سے"

اس نے مزے سے کہا

دامیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جیسے اسے آنے میں غلطی ہو گئی ہوں

"یقین نہیں آرہا زالان بھائی کو آپ کو تو بتانا چاہئے تھا مگر وہ کیوں بتائیں گے وہ تو خود

ابھی تک شک سے نہیں نکلے تو"

اس نے تلخی سے مسکرا کر کہا

"او مبارک ہو شاید زالاں بتانا بھول گیا ہوگا"

"بس کر جائے بھائی زالاں بھائی بتانا نہیں بھولے وہ یہ سب بتا ہی نہیں سکتے ان کی زرشالہ کسی اور کی ہونے جا رہی ہے یہ بات وہ برداشت نہیں کر پارہے مگر ان کی سو کولڈ آنا نہیں یہ سب کہنے سے منکر رہی ہے انہیں زرشالہ سے محبت ہے وہ ان کے بنا ادھورے ہے"

بہر وزن چائے کا گپ ہونٹوں سے لگا کر سکون سے جواب دیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ... یہ سب کیا کہ رہے ہوں تم"

دامیر اس کی بات پر بھوکھلا کر رہ گیا

"وہی جو سچ ہے پلیز بھائی میں بچہ نہیں ہونا مجھے بچہ بنائے آپ بھائی ہے وہ میرے اچھے سے جانتا ہوں انہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے وہ مجھے ان کی خاطر دو سال کے لیے آسٹریلیا جا رہا ہوں یہ فیصلہ کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا مگر میں اگر ہاں نہ کرتا تو داجی میرے انکار سن کر غصے میں آجاتے پھر غصے میں وہ زرشالہ کو کسی سے بھی

باندھ دیتے ہر کوئی میری طرح بھائی کے دل کا حال نہیں جانتا جو ان کے لیے قربانیاں  
دیتا پھرے گا"

اس نے چائے کا گپ سائیڈ پر رکھ کر سنجیدگی سے جواب دیا دامتیر اس کی بات سن کر کچھ  
وقت تک حیران رہ گی جو بات زالا ان خود سے چھپاتا پھر رہا تھا وہ بہرہ و زکتے یقین سے کہ  
رہا تھا

واقعی عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے



"تم یہ سب کیسے جانتے ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر پوچھے بناناں رہ سکا

"اس بات کو جانے دے بس آپ کو ان سب میرا ساتھ دینا ہوں گا وہ وہاں جا کر انکار کر  
دوں گا مگر اس سے پہلے آپ کو بھائی کا ماسٹڈ بنانا ہے کہ وہ زرشالہ کو اپنانے کے لیے تیار  
ہو جائے انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہو یوں چھپتے پھر رہے ہیں اگر پھر بھی نہیں مانے  
تو ٹھیک ہے میں ضد میں آ کر زرشالہ سے شادی کر لوں گا یاد رکھیے گا"

اس نے آخر غصے سے کہا

"تم پریشان مت ہو شکر ہے تمہیں سب پتا ہے وہ تو بے وقوف ہے کہتا ہے وہ اپنے اور

زرشالہ کے رشتے کو گالی نہیں بنانا چاہتا"

"کوئی گالی نہیں بنے گی گھر والے بھی یہی چاہتے تھے"

"جانتا ہوں میں شکر کروں تمہاری جان اس فتنے سے بچنے والی ہے قسم سے بندے کی

ناک میں دم کر کے رکھ دیتی ہے مجھے تو کلاس میں پاگل کیا ہوا ہے زالان کی ہی ہمت

ہے برداشت کرنے کی"



دائیر نے ہنس کر اس کے کارنامے بتائیں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہا ہا ہا واقعی بھائی بہت فتنہ چیز ہے تبھی تو بھاگ کر جا رہا ہوں"

بہروز نے قہقہہ لگا کر کہا

"بہروز مجھے آج تم پر فخر ہے دنیا میں بہت کم بھائی تمہاری طرح ہوتے ہیں جو اپنے

بھائی کی خوشیوں کے لیے اپنوں کی دوری برداشت کرنے جا رہا ہے"

دائیر نے اٹھ کر اسے گلے لگایا

"ہم سب کی جان بستی ہے ایک دوسرے میں دائیر بھائی تکلیف ایک کو ہوتی ہے درد

سب کو ہوتا ہے میں اتنا خود غرض نہیں ہو کہ اپنے بھائی کی خوشیوں کو چھین لوں دنیا  
 لڑکیوں سے بھری پڑی ہے میرے لیے بھی اللہ نے اچھی سی لڑکی لکھی ہو گئی وہ وہ  
 زرشالہ کبھی نہیں ہو سکتی اسے تو میں نے ہمیشہ بھابھی اور بہن کے روپ میں دیکھا  
 ہے"

اس کے لہجے میں اپنوں کے لیے بے تحاشہ پیار تھا  
 "اب آپ بھی شادی کر دے"

اس نے جاتے جاتے دامیر کو مشورہ دیا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 "بس دعا کروں میری بھی بات بن جائے"

دامیر نے اسے ساتھ لگا کر مصافحہ کیا

"بس جلدی کیجیے گا کہی آپ بھی بھائی کی طرح اپنی آنا کی خاطر اپنی خوشیاں اپنے ہاتھوں  
 سے ناچھین لے... اور ہاں ابھی بھائی کو کچھ مت بتائیں گا ان کو ان کی اس خاموشی کی  
 تھوڑی سی سزا تو ملنی چاہئے نا"

بہروز نے ہنس کر شرارت سے کہا دامیر نے بھی مسکرا کر سر ہلایا آج وہ زالان کے لیے

بہت خوش تھا اللہ نے اسے بہت ہی خوبصورت رشتوں سے نوازا تھا کتنا خوش قسمت تھا وہ کہ اس کے اپنے اسے اس کی خوشیاں دینے کے لیے بے چین تھے

.....

وہ سب اس وقت ام کے درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے دوپہر کا وقت تھا گرمی اپنے عروج پر تھی پر انہیں گرمی کی کوئی پرواہ نہیں تھی عمار اپنے کمرے سے سٹینڈ والا پنکھا لے آیا تھا جو ہلکی ہلکی ہوا دینے کا کام سرانجام دے رہا تھا آج وہ لوگ بات پکی ہونے کے بعد پہلی بار ساتھ بیٹھے تھے پر کسی پر بھی نئے رشتے کے حوالے سے کوئی فرق نہیں آیا تھا وہ ابھی بھی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے سے باز نہیں آرہے تھے

"یاروں آج کیا خیال ہے کچے آم نہ تورے جائے"

ولید نے گھانس پر لیٹے ہوئے مشورہ دیا

"وہاں کیا زبردست خیال ہے چلو اٹھو درخت پر چڑھو"

عمار نے خوش ہو کر کہا

"ناں باباناں مجھے تو معاف ہی رکھوں پچھلی بار گرتے گرتے بچا تھا میں"

ولید نے اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر کہا

"ڈرپوک نہ ہوں تو"

افشاں نے افسوس سے سر ہلایا

"ہاں میں تو ڈرپوک ہوں تم چڑھ کر باتوں ناں میں بھی دیکھوں کتنی بہادر ہوں"

افشاں شروع سے اونچائی سے ڈرتی تھی اس لیے وہ آج تک کبھی بھی درخت پر نہیں  
چڑھی تھی

"میں کیوں تم سب مردوں کے ہاتھ پاؤں توٹ گئے ہیں کیا جو میں چڑھوں"

اس نے منہ بنا کر کہا

"چلو بحث چھوڑو ہمارا عمار توڑ کر لائے گا کیوں میرے جوان ٹھیک کہاناں میں

نے"

شارق نے اس کے کمر پر تھکی دے کر اسے جوش دیلایا

"اور ہنہ دوں بھائی مجھے زیادہ جوش دلانے کی ضرورت نہیں پیچھلی بار یاد ہے کیسے گرا

تھا کتنا خون ضائع ہوا تھا میرا"

اس نے شارق کا ہاتھ جھٹک کر جواب دیا

"بس بس رہنے دوں جھوٹے ماتھے پر ایک چھوٹا سا سراخ ہوا تھا تین چار قطرے بھی نہیں نکلے تھے"

رومانے اسے یاد دلا کر شرم دلانی

"ہاں تو تمہیں کیا پتا ایک قطرہ کتنی محنت سے بنتا ہے"

اس نے روما کو گھور کر ہڈر ہرمی سے کہا

"بس چپ کروں تم سب بہروز اٹھو تم"

زرشالہ نے بہروز کو دیکھ کر کہا

"میں مر کر بھی نہیں چڑھوں گلاسٹ ٹائم تم سب داجی کے آنے پر مجھے اوپر چھوڑ کر

بھاگ گئے تھے اس کے بعد داجی کا سارا نزلہ مجھ پر گرا تھا اور تم سب میرے آنے سے

پہلے ہی وہ کیریاں کھا کر دفع ہو گئے تھے اس بار مجھ سے یہ امید مت رکھنا سمجھی"

وہ اپنی بے عزتی یاد کر کے پھر سے صدمے میں آ گیا

"دفع دور ہو تم سب"

زر شمالہ غصے میں بولی

"تم چڑھ جاؤناں زر شمالہ بی بی آوروں کو مفت کا مشورہ دینا بہت آسان ہوتا ہے"

عمار نے اسے چھڑا

"میں"

اس نے اپنی طرف اشارہ کیا

"ہاں تم"

اس نے بھی اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا

"جاؤ بھائی پچھلی بار تم سب بھاگ گئے تھے زالان نے مجھے اتنا ڈانٹا تھا ناں بھائی ناں"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگا کر جواب دیا

"پرانج بھائی تو گھر پر نہیں ہے وہ دامیر بھائی کے ساتھ باہر نکلے ہیں"

بہروز نے جھوٹ بولا وہ سب جانتے تھے زر شمالہ صرف زالان کے ڈر سے نہیں چڑھ

رہی تھی کیونکہ پچھلی بار اس کا پاؤں سلیپ ہو گیا تھا وہ عین زالان کے پاؤں میں آکر

دھڑام سے گر گئی تھی اس کے بعد سے زالان نے اسے سختی سے منا کیا تھا

"پر میں نے تو انہیں باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا"

"کیا مطلب میں جھوٹ بول رہا ہوں کیا"

بہروز نے آنکھیں دیکھائی شارق اور ولید کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری وہ دونوں بھی اس

کی چال سمجھ گئے تھے اس بہانے اس کی ڈانٹ پکی تھی ویسے تو زرشالہ ہر بار ڈانٹ سے

بچ جاتی تھی

زرشالہ نے کچھ سوچ کر سر اثبات میں ہلایا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب اٹھ کر درخت کے ارد گرد کھڑے ہو گئے

عمار کچھ زیادہ ہی خوش تھا ادھر سے ادھر چکر لگا کر روما کو تنگ کر رہا تھا روما سے رہا نہیں

گیا اس نے اپنا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارا

"ہائے اماں! مجھ پر مخالف سمت سے حملہ ہو گیا بچاؤ"

وہ اپنا پاؤں پکڑ کر زور سے چلایا

"تمہیں تو خوابوں میں بھی میرے پاؤں کی یاد آتی رہتی ہے آپ دن کی روشنی میں بھی

یاد رکھو گے اور خبردار اگر اب میرے ارد گرد بھی نظر آئے تھے اس بار اینٹ اٹھا کر سر پر دے ماروں گئی نا دیدے کہی کے "

وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی

"تم دونوں کی چونچ بند نہ ہوئی تو میں نے تم دونوں کو اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دینا ہے مرداروں "

شارق نے گردن موڑ کر انہیں گھوری سے نواز از رشالہ جلدی جلدی اوپر چڑھ رہی تھی افشاں اور رانیہ انداز کی طرف بھاگی چاٹ مصالحہ کے بنا کیریاں کھانے کا کیا مزہ تھا بہروز نے فون نکال کر دامیر کو میسج کیا

"اگر قدرت آپ کو موقع دے کہ آپ اپنے دشمن سے بدلہ لے سکتے تو آپ کیا کریں گے "

"تو میں موقع کا پورا پورا فائدہ اٹھاؤ گا اور دشمن کو اس کے کتنے کی سزا دلوا کر رہوں گا "

فوراً جواب موصول ہوا بہروز نے مسکرا کر جواب لکھا

"تو سمجھ جائے آج اللہ نے آپ کو وہ موقع دے دیا ہے جس کا آپ کو بے صبری سے

انتظار تھا"

"مطلب"

"مطلب یہ کہ آپ کی اور ہم سب کی جانی دشمن زرشالہ سے بدلہ لینے کا موقع ملے

تو.."

"میرا بس چلے اس فتنے کا گلہ دبا دوں مگر میں ایسا کر نہیں سکتا وہ میرے دوست کی پہلی

اور آخری محبت ہے"

"میرے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہے اسے پوری عمر بھا بھی کے روپ میں نہ دیکھا ہوتا

تو اب تک اس کا کام تمام کر چلا ہوتا"

بہروز نے ایک نظر اوپر درخت پر چڑھتی زرشالہ پر ڈال کر مسکرا کر جواب بیجا

"کام کی بات کروں مجھے تو سوچ سوچ کر خوشی ہو رہی ہے کہ میں اس فتنے سے بدلہ

لینے والا ہوں"

زالان نے مشکوک نظروں سے میرے کو دیکھا جو مسکرا مسکرا کر میسجز ٹایپ کر رہا تھا

"تو بس پھر بھائی کو لے کر پیچھلے والے لان آجائے آگے جو ہو گا وہ آپ خود دیکھ کر

خوش ہو جائے گے یہ میرا وعدہ ہے.. بس آنے سے پہلے مجھے اطلاع ضرور دیجئے گا تاکہ

ہم سب یہاں سے غائب ہونے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہ کر سکے "

"اگر کسی نے غداری کر دی تو"

"اس کی فکر آپ ناہ کریں سب کا اس فتنے کی طرف حساب نکلتا ہے کوئی کچھ نہیں کہے

گا سب اس دن کا بے صبری سے انتظار کرتے رہے ہیں اب بس آنے کی کریں "

اس نے مسکرا کر سامنے کھڑے ولید کو دیکھا وہ بھی اسے دیکھ کر ہنس دیا اب جو ہونے

والا تھا اس کے بعد سب کے دل پھیپڑوں میں ٹھنڈک پڑھ جانی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"یہ تم صرف چاٹ مصالحہ کیوں اٹھالائی ہوں گئی تم دونوں تھی پر مجال ہے جو کبھی کوئی

ڈھنگ کا کام کر لیا ہوں "

شارق نے رانیہ کو چھاڑ پلائی

"زیادہ شوخ بننے کی کوشش مت کرو تمہارے ہاتھ پاؤں تو سلامت ہے ناں جا کر

لے آؤ انداز سے جو چاہئے "

اس نے لمحے میں شارق کو دو کھوڑی کا کر دیا تھا

"شرم تو تم میں بالکل بھی نہیں ہے رومامیری پیاری بہن جا کر زرا انداز باسکٹ اور

چھڑی لے آؤ"

شارق نے رانیہ کو گھور کر رومامیری سے کہا

"بس رہنے دوں بھائی میرے یہ مسکہ کہی اور جا کر لگاؤ مجھے ضرورت نہیں ہے"

رومانے فٹ نہ کیا

"بد تمیز لڑکی بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تمہیں"

شارق نے اس کے سر پر ایک زور کی لگائی

"تمہاری اتنی ہمت میری منگیتر کو مارنے کی جرات کیسے کی تم نے"

عمار کے آنکھوں میں خون اتر آیا وہ آگے بڑھ کر شارق کو گریبان سے پکڑ کر ہیر و بنے

ہی والا تھا کے رومانے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر دے مارا

"خبردار جو یہ چیپ حرکتیں کرنے کی کوشش بھی کی تو پاؤں کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی توڑ

ڈالوں گی"

رومانے اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا بہر روز ولید شارق کا قہقہہ بے سہتا تھا

عمار اپنا سامنہ لے کر پیچھے ہوا

"لوں اور کر لوں اپنی لاڈلی منگیتر کی طرف داری دل میں تھنڈک پڑھ گئی میرے بھائی

کا ساتھ چھوڑ کر منگیتر کا ساتھ دوں گے تو ایسا ہی ہوں گا"

اس نے ہنس کر اسے اور تپایا

"تقدیر ہے مگر قسمت نہیں کھلتی

تقدیر ہے مگر قسمت نہیں کھلتی..."

ممتاز مل گئی مگر شادی نہیں کرتی"

عمار نے جلے ہوئے دل سے کہا

رومانے خون خوار نظروں سے عمار کو دیکھا سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا شارق اس

کے کندھے پر تھپکی دے کر اسے داد دے رہا تھا بہر روز کے موبائل پر دامیر کا میسج آیا

اس نے سب کو اشارہ کیا سب ہی لمحوں میں وہاں سے غائب ہو گئے عمار البتہ روما کو دکھ

بڑی نظروں سے گھورنے میں مگن تھا

"ارے کبختوں جلدی سے آگے آؤ پکڑوں یہ کیریاں میں توڑ توڑ کر پھینک رہی ہوں"

زرشالہ اوپر سے چلائی

زالان اور دامیر نے حیران نظروں سے اوپر دیکھا سامنے چھوٹے سے سٹور نما کمرے میں کھڑے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے تھے

"شالہ"

زالان نے اونچی آواز میں پکڑا

"ہاں کہاں ہو سامنے آؤ"

وہ اپنے ہی خیالوں میں بولی پر ایک دم سے خاموشی کا احساس ہوا آواز پر غور کرنے کی کوشش کی تو وہ کچھ کچھ زالان سے مل رہی تھی

"شالہ تم اوپر کیا کر رہی ہوں"

اب کی آواز میں سختی تھی

"لوں ماری گئی آج تو بہروز کے بچے آج اگر میں زندہ بچ گئی ناں تو دیکھنا تم میرے

ہاتھوں آج مردار ہونے والے ہوں"

وہ اونچی آواز میں بڑبڑائی

"تم آج میرے ہاتھوں بچ گئی تو ضرور اپنا یہ شوق پورا کر لینا"

زالان غصے میں بولا

"تم اوپر کیا کر رہی ہوں"

"مھکیاں مار رہی ہوں" اس نے دل میں سوچا

"وہ آج گرمی کچھ زیادہ ہی لگ رہی تھی مجھے تازہ ہوا لینے اوپر چڑھی ہوں"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Bollywood|Gossip|Opinion

زرشالہ نے بے تکا سا جواب دیا

دامیر اپنی ہنسی کنٹرول کیے وہاں کھڑا تھا

"ماشاء اللہ ہماری زرشالہ تو کافی عقل مند نہیں ہو گئی اتنا اچھا آئیڈیا تمہارے ذہن میں

آیا کہاں سے"

زالان نے طنزیہ لہجے میں کہا

"بس دیکھ لے آپ کی شالہ کتنی سمجدار ہو گئی ہے آپ نے کبھی غور ہی نہیں کیا میری

عقل پر "

وہ فخر سے بولی اس کی بات سن کر زالان کا بی پی ہائی ہو رہا تھا

"تم ایک منٹ کے اندر اندر نیچے نہ اتری آگے تین منٹوں میں میں اوپر آ کر تمہیں اوپر

سے نیچے پھینک دوں گا"

اس نے دانت چبا کر کہا

زر شمالہ شاخ کی اوٹ میں ہو کر نیچے جھانکی سامنے زالان کے ساتھ دامیر کھڑا تھا "آہ نو

اج میر بھائی کے سامنے بے عزتی ہو جانی ہے بہروز الندا کریں تم میں کیڑے مکوڑے

پڑے کبخت انسان سب کے سب بے ایمان نکلے ایسے بھاگے جیسے گدھے کے سر سے

سینگ "

وہ دل ہی دل میں انہیں بددعائیں دینے لگی

"تم سن رہی ہوں یاں نہیں "

وہ ایک پھر چلایا

"میر بھائی میر بھائی "

زرشالہ نے لاگ لگائی

"سوبر کہا ہے لڑکی مجھے میرمت کہا کروں مجال ہے جو تمہیں میری بات سمجھ آ جائے"

دامیر نے اوپر دیکھ کر اسے ڈانٹا

"بس رہنے دے میر بھائی میرے ماتھے نہ لگے یہاں سے زندہ بچی تو اس بے رحمی کا بدلہ سود سمیت واپس لوں گئی"

اس نے دانت پیس کر کہا

"مجھ سے کیا چاہتی ہوں"

دامیر نے لھٹ مار انداز میں پوچھا

"اپنے اس کھڑورس خان کو یہاں سے لے جائے قسم سے اس کے بعد میرا وعدہ رہا

میں آپ کو کبھی بھی تنگ نہیں کروں گی"

اسنے معصوم سی آرز میں جواب دیا

"تمہیں میں اتنا بے وقوف دیکھائی دیتا ہوں میری بہن تم جیسی فتنہ سے اللہ بچائے مجھ

سے ایسی کوئی امید مت رکھوں کہ میں تمہارے کام آؤ گا"

اس نے ہری جھنڈی دیکھائی

"شالہ تم نیچے آرہی ہوں یاں میں آؤ اوپر"

زالان تحمل سے بولا

"میر بھائی آپ کو قسم ہے جب کھڑورس خان اوپر چڑھنے لگے آپ ان کی ویڈیو بنا کر

فیس بک پر اپلوڈ کر دینا ساتھ لکھنا اے اس پی زالان پلس کھڑورس خان بندوں کی

طرح درخت پر چڑھتے ہوئے ہائے یقین مانے بہت مشہور ہو جائے گے یہ"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے ہنس کر کہا

"ہاہا ہاز بردست آئیڈیا ہے اس بات پر میں تمہارے ساتھ ہوں"

اس نے قہقہہ لگا کر کہا

زالان نے گھو کر دامیر کو دیکھا

"تم کس خوشی میں بتیسی نکال رہے ہوں منہ بند کروں"

اس نے سارا غصہ دامیر پر نکالا

"لوجی بہر وز سچ کہتا ہے تم اس فتنے کا غصہ آس پاس کے معصوم لوگوں پر ہی نکالتے

ہوں کھڑورس خان کہی کہ "

اس نے منہ بنا کر جواب دیا

زالان نے اسے کھڑورس کہنے پر گھورا

"میر بھائی یہ جو آپ نے فتنہ فتنہ لگا رکھا ہے مجھے ایک بار بیچ جانے دے سارے بدلے

سو دسمیت واپس نہ لیے میرا نام بدل دیجئے گا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دانت پیس کر کہا

"تم اتار رہی ہوں یاں نہیں"

اب کے زالان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

"زالان جب میں پیدا ہوئے تھی تو آپ کتنے سال کے تھے"

اس نے معصومیت سے پوچھا

"اس بے تگے سوال کا مطلب"

اس نے چڑ کر جواب دیا

"پہلے آپ بتائیں ناں"

اس نے ضد کی

"ظاہر سی بات ہے تیری سال کا تھا اور کتنے سال کا تھا"

اب کے انداز میں جھنجھلاہٹ دی

"آپ نے جب مجھے پہلی بار اٹھایا تھا تو ماما پاپا نے کیا کہا تھا"

وہ تھوڑا نیچے کو اتری

"انہوں نے کہا تھا آج سے یہ باربی ڈول تمہاری ہوں گئی کیونکہ تم اس وقت بہت

کیوٹ اور معصوم تھی میری ہی مت ماری گئی تھی جو خوشی خوشی ان کی بات پر ہاں کر

دی اب اور کوئی فضول سوال پوچھا جان سے مار ڈالوں گا تمہیں"

زالان نے عرصے سے اوپر کی طرف دیکھ کر جواب دیا

"السا السا کل کو روز محشر السا کو کیا منہ دیکھائے گئے جب ممایا پاپا پوچھے گئے زالا ان تم

نے ہماری بیٹی کا یہ خیال رکھا تھا اسے ڈانٹے رہے تھے"

اس نے آواز میں روہنسی پن پیدا کر کے کہا زالا ان کا اپنا سردیوار سے مارنے کو کیا

"سچ کہتے ہوں میری لڑکی پورا فتنہ ہے"

اس نے تنگ آ کر میر کو دیکھا جو اپنی ہنسی کنڑول کرنے کے چکر میں لال انکار ہو رہا تھا

"مجھے نہیں پتا تھا تم بڑی ہو کر اتنی فتنہ چیز بنو گئی پتا ہوتا اسی وقت اٹھا کر پھینک دیتا"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے دانت پیس کر کہا

"آپ رونے اور افسوس کرنے کا کیا فائدہ جو ہونا تھا ہوں چکا"

اوپر سے شاخ سے سر نکال کر جواب ملا دامیر نے منہ پھیر کر اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کے

بجائے قہقہہ لگنا مناسب سمجھا اس کی ہنسی دیکھ کر زرشالہ کو آگ ہی لگ گئی یہاں اس

کی جان پر بنی تھی وہاں میر بھائی ہنس رہے تھے اس کے شیطانی دماغ میں طوفانی خیال آیا

ایک دم سے شاخ کی اوٹ میں چھپ گئی ایک کچا آم توڑا وہی سے ایک آنکھ بند کر کے

دامیر کے ناک پر نشانہ پکا کیا اس کے بعد کوئی چیز تیر کی طرح اکر دامیر کے ناک کو لگی

"وائے اللہ!"

وہ ناک پکڑ کر چلایا زالان کی نظر اس کے لال انگار ناک پر پڑی اب ہسنے کی باری اس کی تھی

"ظالم انسان مجھے دن میں تارے نظر ارہے ہیں اور تم ہنس رہے ہوں"

اس نے ناک پکڑ کر اسے عنصے سے دیکھا

"ہائے میر بھائی کیا ہوا"

شاخ سے پتے سائیڈ پر کر کے بولی

"تم تو چپ کروں فتنے پہلے امریکہ کی طرح چپ کروار کرتی ہوں پھر دنیا کے سامنے

آکر ہمدردی جتاتی ہوں"

وہ عنصے سے ڈھار ازر شمالہ اپنا چہرہ واپس گم کر گئے دامیر کی ناک دیکھ کر اسے ہنسی روکنا

مشکل ہو رہی تھی

زر شمالہ کے پورشن کا پیچھلا دروازہ کھولا زالان نے مڑ کر دیکھا حاجی آنکھوں میں نیند کا

حمار لیے ان کی طرف آرہے تھے

"داجی آپ یہاں اس وقت"

زالان نے حیرانی سے پوچھا کیوں کہ یہ وقت ان کے سونے کا ہوتا تھا

"کیا بتاؤ کسی کمبخت نے لین لائن پر فون پر فون کر کے ناک میں دم کر دیا تھا مجبوراً مجھے جگنا پڑا پر فون اٹھایا تو تو تو کی آواز آئی پتا نہیں کون کمبخت تھا میری نینداڑا گیا پھر مجھے لان سے باتوں کی آواز آئی تو چلا آیا مجھے لگا سارے شیطانوں کا ٹھولہ یہاں ہو گا پر تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہوں"

داجی نے تعجب سے عینک کے اوپر سے دیکھ کر پوچھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ داجی ہم دونوں یہاں چہل قدمی کرنے آئے تھے"

"ہے یہ کون سا وقت ہے چہل قدمی کا اتنی دھوپ میں لڑکے دماغ وماغ تو نہیں سٹیاں

گیا تمہارا"

انہوں نے گھور کر پوچھا

"وہ داجی میرا انداز کمرے میں سانس بند ہو رہا تھا اس لیے سوچا دھوپ میں چہل کر

لے"

داجی نے ایسے دیکھا جیسے لڑکے کے دماغی حالت پر افسوس کر رہے ہوں

بنا کچھ کہے واپس جانے لگے اسی وقت عمار کہی سے نمودار ہوا

"داجی داجی غذب ہو گیا"

وہ ڈرامائی انداز میں بولا

"کیا ہو گیا لڑکے اتنا بھوکھلا یا ہوا کیوں ہے"

انہوں نے گھور کر دیکھا

"داجی نہ پوچھے کیا کیا ہو گیا ہے میں بتا نہیں سکتا"

"چلو نہیں پوچھتا یار ہٹو انداز جانے دوں پتا نہیں آج سب کے ہوش کہاں گم ہے سب

کے سب ہی بونگیاں مار رہے ہوں"

انہوں نے زالان کی طرف گردن مڑ کر دیکھا جو ترقی نظروں سے اوپر درخت کو گھور

رہا تھا

"داجی ہماری زر شالہ"

"کیا ہوا"

انہوں نے روک کر پوچھا

"داجی زرشالہ صبح سے ناراض ناراض گھوم رہی تھی"

اس نے روہنسی آواز میں کہا

"بلا وہ کیوں"

داجی نے تعجب سے پوچھا اوپر شاخ میں چھپی بیٹھی زرشالہ کے کان کھڑے ہو گئے  
 "داجی وہ کہ رہی تھی داجی مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے انہیں میرا بالکل خیال نہیں  
 ہے میرا کوئی نہیں ہے..."

اس نے روک کر زلالان کو دیکھا جو خون خوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"یہ کیا اول فول بول رہے ہوں تم دماغ تو جگہ پر ہے نا تمہارا وہ بلا ایسے کہہ سکتی ہے"

"داجی اس نے ایسا ہی کہا ابھی کچھ ٹائم پہلے باہر کی طرف جا رہی تھی کہنے لگی اسی زندگی

سے موت اچھی ہے یہاں تو کوئی بھی میرا نہیں ہے مجھے مر جانا چاہیے"

اس نے افسوس سے سر ہلا کر کہا داجی نے آنکھیں پھاڑے اسے گھورازر شالہ کی ہمت  
یہی تک تھی جلدی جلدی نیچے اترتے ہوئے چلائی

"عمار کے بچے مرے میرے دشمن میں کیوں مرنے لگی تمہاری تو آج تم میرے  
ہاتھوں زندہ بچ کر دیکھنا توبہ استغفار میں کیوں کروں خود کشی تمہارے منہ میں کیڑے  
پڑے خبردار جو میرے داجی کو میرے خلاف بھڑکانے کی یا اور غلانے کی کوشش بھی  
کی تو"

وہ درخت سے لٹکتے ہوئے شروع ہو گئی تھی داجی نے حیران پریشان ہو کر اپنی لاڈلی پوتی  
کو دیکھا

"اور آپ کھڑورس خان اللہ معاف کریں یہ دوپہر کو کون سی چہل قدمی کرنے آئے  
تھے کچھ خدا کا خوف کریں کل کو اللہ کو منہ دیکھنا ہے داجی سے جھوٹ بولتے آپ کا دل  
نہیں کانپا۔۔۔"

اس کی زبان کو بریک تب لگا جب داجی نے آگے بڑھ کر اسے کان سے پکڑ کر اپنے  
سامنے کیا

"تمہیں تو میں آج بتاتا ہوں سو بار منا کیا ہے یہ لڑکوں والے کام کرنا چھوڑ دوں مگر نہیں تم پر میری بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا ناں اس گھر کے لڑکے لڑکیاں بنی گھومتے ہیں اور تم سے ہر لڑکوں والے کام کروا لوں کر لوں گئی کبھی غلطی سے ایک کپ چائے بنانے کا کہ دے کوئی موت آجاتی ہے تم پر"

داجی آج فل موڈ میں تھے ڈانٹنے کے ویسے بھی ان کی نیند خراب ہوئی تھی زرشالہ کا منہ حیرت سے کھولا کا کھولا رہ گیا

"اور تم زرا بھاگ کر بولا و سب کو"

داجی نے عمار کی طرف دیکھ کر حکم دیا

"یہ کیا بلائے گا داجی وہ سب سامنے سٹور نما کمرے میں بند کھی کھی کر رہے تھے صبح سے شرافت سے باہر آؤ سب کے سب"

زالان نے داجی کو اطلاع دے کر انہیں آواز لگائی سب کے سب شرمندہ شرمندہ سے آگے پیچھے باہر آئے

"سب کے سب لائن میں کھڑے ہو جاؤ"

داجی نے گرج کر کہا

"کیوں داجی قومی ترانہ پڑھو انہا ہے کیا"

وہ شارق ہی کیا جو چپ رہ جائے

"برخوردار تم سب کی آج وہ خبر لوں گا کہ یاد رکھوں گے ہنجاؤں کل عیشاء کی نماز میں پرورش کے لڑکے نے روک دیا کہنے لگا انکل آپ کے گھر کے لڑکے بہت بھوکے اور نادیدے ہے میں نے پوچھا ہوا کیا ہے کہنے لگا آپکے پوتے نے میرے پانچ سالہ بیٹے کے ہاتھ سے چیسپس کا پیکیٹ چھین کر بھاگ گیا وہ بچا رہ پورے دو گھنٹے روتا رہا اور میں وہاں کھڑا اثر مندگی سے اس لڑکے سے نظر ملانے کے قابل بھی نہیں تھا"

داجی نے ایک قہر بھری نگاہ سب پر ڈال کر زالان کو بتایا جو حیرت سے ان کا کارنامہ سن

رہا تھا پاس کھڑے دامیر کا منہ تو پورا کا پورا ہی کھول گیا

"تو داجی بچے کو کس نے کہا تھا وہ یوں کسی کے سامنے کھڑے ہو کر مزے لے لے کر

کھائے بندہ بشر ہے منہ میں پانی آگیا تو کچھ بھی کر جاتا ہے"

ولید بنا سوچے سمجھے بول اٹھا شارق نے کہنی مار کر اسے ہوش میں لایا پر تب تک تیر

کمان سے نکل چکا تھا

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ تو یہ کارنامہ تمہارا ہے"

زالان نے سر سے پاؤں تک اسے گھور کر دیکھا

"نہ... نہیں میں کیوں کروں گا میں تو بس ویسے ہی کہ رہا تھا"

وہ گر بڑا کر بولا داجی نے خاصے ناگواری سے سے دیکھا ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ تھا  
ان کے گھر میں

"چلو شاباش اب سب لائن میں لگ کر اٹھاک بیٹھک کروں سو دفع"

داجی نے زرشالہ کو کان سے چھوڑ کر حکم دیا

"واٹ یہ.. یہ کیا کہ رہے ہیں داجی اس میں ہم سب کی کیا غلطی ہے"

بہروز نے روہنسی آواز میں کہا

"نہ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پتا نہیں ہے تم سب سانس ایک دوسرے کے بنا نہیں لے

سکتے ایسے کارنامے کیسے ایک دوسرے کے بنا کر سکتے ہوں"

داجی نے گھور کر کہا

"داجی بہت گرمی ہے خدا کو مانے"

زرشالہ نے منہ بنا کر کہا

"ابھی ابھی تو تازی ہوا لینے درخت پر چڑھی تھی ابھی گرمی کہاں سے آگئی"

زالان نے طنزیہ انداز میں کہا

"کھڑورس خان اللہ آپ سے پوچھے معاف نہیں کروں گی آپ کو"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Blogs|E-books|E-journals|E-papers|E-magazines|E-newsletters|E-books|E-journals|E-papers|E-magazines|E-newsletters

اس نے ناراضگی سے اسے دیکھا

"اور تم سب لگوں لائن میں جس نے بھی غداری کی تھی اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی

ماری ہے وہ کیا ہے نہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے"

اس نے شہد میں ڈبو ڈبو کر لفظوں کے تیر مارے اس کے بعد اتنی تیز دھوپ میں سب

نے سو بار اتھک بیٹھک کیا زالان وہی کھڑا ان پر نظر رکھے ہوئے تھا دامیر بھی اپنی ناک

پر رومال رکھے ان کی انوکھی سزا دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا یہ سب اس کے لیے.

.....

آدھی رات کا وقت تھا حورین کے بابا کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اس کے ہاتھ  
پاؤں کی ایسی حالت دیکھ کر پھول گئے

"بابا آپ ٹھیک تو ہے ناں پلیز آنکھیں کھولے مجھے آپ کی ایسی حالت دیکھ کر ڈر لگ رہا  
ہے پلیز بابا"

وہ نیم بے ہوشی میں تھے با مشکل اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا  
"بیٹا..... وہ... کاڈ... فون... ن... نمبر"

وہ مشکل سے یہی الفاظ ادا کر پائے ان کی سانس پھولنے لگی

"بابا ہمت کریں دیکھے مت کرو میری ساتھ ایسا میں مر جاؤ گی"

روروتے ہوئے مسلسل ان کے ہاتھ پاؤں دبار ہی تھی

"وہ" ..

انہوں نے سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا وہ بھاگ کر وہاں گئی ٹیبل پر ایک ویزٹنگ کاڈ  
پڑا تھا اس نے جلدی سے اٹھا کر بابا کے پاس لایا

"فون.... فون.... کرو" .....

حورین نے ان کی بات غور سے سمجھنے کی کوشش کی اٹھ کر موبائل لایا کاڈپر دامیر کا نمبر لکھا تھا اس نے بنا سوچے گئی نبند ملایا یہ خیال کیے بنا کے اس وقت رات کا درمیانی پہر ہے اسے اپنے باپ کی زندگی چاہیے تھی اس کے علاقے وہ کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتی تھی

تین بیل کے بعد فون اٹھا دیا گیا تھا

"ہیلو دامیر ارسلان سپیکنگ"



اس کی نیند میں ڈوبی آواز آئی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں.. حورین با... بار کر رہی ہوں"

اس نے روتے ہوئے کہا

"حور آپ ٹھیک تو ہے ناں"

دامیر کی ساری نیند پل بھر میں اڑ گئی تھی وہ بیڈ پر آٹھ بیٹھا

"بابا کی طبیعت بہت حراب ہے"

"میں آرہا ہوں تم پریشان مت ہوں میرے بس پہنچاتا ہوں"

اس نے بیڈ سے اٹھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکلے اس کی حورین پریشان تھی اس کا

بس چلتا وہ اڑ کر وہاں پہنچ جاتا

"جلدی پلیز بابا کی طبیعت نہیں حراب ہے"

"تم ٹینشن مت لوں سب ٹھیک ہو جائے گا"

"انشاء اللہ"

اس نے فون بند کر کے ابا کے ہاتھ پکڑ کر سہلانے شروع کر دیے

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈاکٹر میرے ابا کیسے ہیں"

ای سی یو سے نکتے ڈاکٹر کو دیکھ کر حورین ان کی طرف بھاگی دانیال بھی متوقع ہوا

"وہ اب پہلے سے بہتر ہے آپ کچھ ٹائم بعد ان سے مل سکتے ہیں"

ڈاکٹر پروفیسر انداز میں کہتا وہاں سے چلا گیا

"تھینک یو سوچ آپ اگر وقت پر ناں آتے تو ناجائز کیا ہو جاتا"

وہ دامیر کی طرف تشکر بھری نگاہ سے دیکھ کر کہا

"یہ کسی اجنبیوں جیسی باتیں کر رہی آپ یہ تو میرا فرض تھا"

"فرض نہیں تھا یہ تو آپ کا احسان ہے ہم پر ورنہ کون اس دور میں کسی کے کام آتا ہے"

"بس رہنے دے خود چلے آپ کو بابا سے ملو لوں"

اس نے حورین کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھا وہ پنک شیفون کے سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی

وہ اسے لے کر اندر گیا ابا کو آکسیجن لگا ہوا تھا وہ بھاگ کر ان کے پاس گئی ابا نے دھیرے سے آنکھیں کھول دی

"ابا کتنا ڈرا دیا تھا آپ نے مجھے آپ کو زرا میری پرواہ نہیں ہے کوئی ایسا بھی کرتا ہے"

اس نے اپنا کے سر ہانے بیٹھ کر روتے ہوئے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر شکوہ کیا

"حورین ہمت کریں انکل بالکل ٹھیک ہو جائے گے انشاء اللہ"

دامیر نے قریب آکر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی حورین نے سر

اثبات میں ہلایا

"می.... میرے.. پ... پاس.. آؤ"

ابانے دامیر کی طرف اشارہ کر کے پاس آنے کو کہا وہ چلاتا ہوا ان کے بیڈ کے سائیڈ پر  
کھڑا ہو گیا اور ابا کا ہاتھ تھاما

"جی انکل کہیے میں سن رہا ہوں"

اس نے سران کے چہرے کی طرف جھکا کر نرمی سے کہا حورین نے بھی آنسو پونچھ کر ابا  
کے بولنے کا انتظار کیا

"تم.... ابھ... ابھی.... ای... ایسی وقت... میرے.... حورین.... سے  
نکاح... کر... لوں"

انہیں بولنے میں دھکت ہو رہی تھی بہت مشکل سے اپنی بات پوری کر کے درد سے  
آنکھیں موند لی ہاتھ ابھی بھی دامیر کے ہاتھ میں تھا

"ابا یہ آپ کیا کہ رہے ہیں"

وہ صدمے سے ابا کو دیکھنے لگی

"میری... آخری... خواہش... سمجھ... کر میری... بات... مان... لوں"

انہوں نے حورین کو اذیت بھری نگاہ سے دیکھا وہ ابھی تک شاک میں تھی

"آپ فکرناں کریں آنکل میں انتظام کرتا ہوں"

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ابا بیمار ہے انہیں سمجھ نہیں آرہی

آپ پریشان مت ہوں ابا ٹھیک ہو جائے گے"

حورین نے سرانکار میں ہلایا

دامیر نے اسے اپنے پیچھے باہر آنے کو کہا ابا نے آنکھیں موند رکھی تھی وہ بے حد تکلیف

NEW ERA MAGAZINE  
میں تھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حورین جو کام کل کو ہونا ہے وہ آج ہی ہو جائے تو اچھا ہے یہ آنکل کی بھی خواہش ہے

پلیز اپنا نہیں ان کا سوچے وہ تکلیف میں ہے"

"مگر نکاح نہیں آپ کا بہت شکر یہ آپ نے ہماری اتنی مدد کی اب آپ جائے یہاں

سے"

اس نے بے رحمی سے جواب دیا

"میں کہی نہیں جا رہا اور آپ بھی اپنا ماسٹڈ بنانالے میں زالان کو فون کر کے مولوی

صاحب کو بولانے کا کہتا ہوں "

وہ اس کی کوئی بھی بات سنے کو تیار نہیں تھا

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر سکتے "

"میں زبردستی کر سکتا ہوں یاں نہیں یہ بات رہنے دوں مجھے اس وقت انکل کی ٹینشن

ہے اللہ نہ کریں انہیں کچھ ہو پراگرا نہیں کچھ ہو انناں تو پوری عمر بیٹھ کر رو گئی تم "

وہ تلخی سے کہتا وہاں سے چلا گیا وہ غائب دماغی سے ہاسپٹل کے کوریڈور کی کرسی پر بیٹھ

گئی اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بے بسی سے ای سی یو کی طرف دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"یہ رات کے چار بجے تمہیں کیا آفت آ پڑی ہے جو اس وقت مجھے تنگ کرنے کے لیے

فون کیا ہے "

"تم سو رہے تھے "

اس نے معصومیت سے پوچھا

"نہیں میرے بھائی میں کبڈی کھیل رہا تھا "

جواب نیند میں ڈوبا چڑچڑے انداز میں ملا

"چل اگر کھیل چکے ہوں تو اب زرا تھوڑا بڑیک لوں بیڈ سے اٹھو پاؤں میں چیل پہنوں

گاڑی کی چابی اٹھاؤ آس پاس سے کسی مولوی کو اٹھا کر ہو سپٹل لاؤ میرا نکاح پڑھوانے"

اس نے آرام وہ دھماکہ کیا

"واٹ"

اسے ہزار واٹ کا کرنٹ لگا وہ اچھل کر بیڈ سے اٹھا

"ایک بار میں سنائی نہیں دیتا تمہیں حورین سے نکاح ہے میرا اس کے بابا کی طبیعت

ٹھیک نہیں ہے وہ چاہتے ہیں اس وقت ہے ہمارا نکاح ہو جائے"

"دماغ تو حراب نہیں ہو گیا تمہارا رات کے چار بجے کون سا مولوی جاگ رہا ہوں گا جو آ

کر تمہارا نکاح پڑھوائے گا"

اس نے چڑ کر کہا

"ایک پولیس افسر کے منہ سے ایسی بات سن کر افسوس ہو رہا ہے"

"پولیس افسر ہوں غنڈہ موالی نہیں جو گن پوائنٹ پر مولوی کو اٹھا کر لے آؤ"

"لعنت ہے تم جیسے خود غرض دوست پر جو اتنا سا کام نہیں کر سکتا"

اس نے روٹھے لہجے میں کہا

"بس بس زیادہ بلک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کرتا ہوں کچھ"

"سن آفت کی پڑیا کو ساتھ لانا حورین بہت اکیلی ہے اسے اس وقت کسی کندھے کی اشد

ضرورت ہے"

ایک اور آڈر دیا گیا

"تم بن تو رہے ہوں کندھا مجھے معاف کروں میرے بھائی میں رات کے اس پہرے سے

اٹھانے سے رہا"

زالان نے بے زاری سے کہا

"جیسے تمہاری مرضی یار میں آخر تمہارا لگتا ہی کیا ہوں"

"ڈرامے باز کہی کہ آتا تو اور لے کر آ رہا ہوں ایک عدد مولوی اور شمالہ کو بند کروں

فون"

زالان نے عرصے سے کہتے ہوئے فون بند کیا

"عاشق ناں ہوں تو سچ کہتے ہیں یہ پیار بندے کو بہت خوار کرتا ہے"

اس نے مسکرا کر سوچھا

.....

وہ گھر کے پیچھلے لان میں دھیرے دھیرے سے چلاتا ہوا آیا سامنے ہی شمالہ کے کمرے

کی کھڑکی تھی اس نے آرام سے دستک دی ایک بار دو بار اس کے بعد چڑ کر موبائل

نکال کر شمالہ کا نمبر ملایا

تین چار بیل کے بعد فون اٹھایا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سیلو"

"کھڑکی کھولوں میں باہر کھڑا ہوں"

زالان نے سرگوشی میں کہا

"واٹ آپ یہاں خیریت"

زرشمالہ نے پریشانی سے پوچھا"

یار کھڑکی کھولوں بتانا ہوں "

"او کے ویٹ "

اس نے اٹھ کر کھڑکی کا پٹ کھولا

آنکھوں میں حیرانگی تھی

"ایکپولی شالہ دامیر کا امیر جنسی میں نکاح ہو رہا ہے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا "

زالان نے آہستہ آواز میں کہا

"ہے... کس سے اور اس وقت سب ٹیھک تو ہے ناں کوئی لڑکی وڑکی تو نہیں بھاگا

لائے جو چوری چھپکے نکاح کر رہے ہیں ناں بھائی ناں میں تو نہیں جانے لگی "

اس نے آنکھیں پھاڑے زالان کو دیکھ کر کہا

"آف تم سب کا لگتا ہے دماغ حراب ہو گیا ہے میر تمہیں ایسا نظر آتا ہے "

اس نے گھور کر پوچھا

"ہاں نہیں تو اور کیا مجھے پہلے ہی شک تھا میر بھائی پر یہ کوئی ناں کوئی چاند چڑھا کر رہے

ہیں اور دیکھ لے توبہ توبہ "...

"حورین کے بابا کی طبیعت حراب ہے وہ ہو اسپتال میں ایڈمنٹ ہے یہ ان کی خواہش ہے شاید ان کے پاس وقت زیادہ نہیں ہے"

اس نے زرشالہ کی بات کاٹ کر دانت پیس کر کہا

"حورین کے بابا کو کیا ہو او نو میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ"

وہ کہ کر واپس مڑی زلالان نے شکر کا سانس لیا

"پرائیک بات تو بتائیں یہ میر بھائی رات کے اس پہر حورین کے بابا سے کیسے ملے اور ان سے نکاح کیسے ہو رہا ہے"

اس نے گردن مڑ کر حیرانگی سے پوچھا

"اب ایک اور بات بھی کی ناں تو زرشالہ گلا د بادوں گا تمہارا سوال پر سوال جا کر خود پوچھ

لینا بھی مجھے مولوی کا بھی انتظام کرنا ہے"

اب کی بار زلالان نے حاصے چڑچڑے انداز میں جواب دیا

.....

وہ گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا سامنے سے وہ بڑا سا شاپر اٹھائے آتی دیکھائی دی  
اس نے تعجب سے اسے دیکھا وہ جلدی جلدی فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی زالان نے  
ایک ترچھی نظر سے اسے دیکھا پھر بنا کچھ کہے گاڑی آگے بڑھادی

گاڑی مین روڈ پر لا کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

"یہ تمہارے پاس کیا ہے"

موڑ کاٹتے ہوئے اس نے ایک نظر شاپر کو دیکھ کر پوچھا

"اس میں ریڈ دوپٹا ہے"

"وہ کس خوشی میں"

اس نے خیرانی سے پوچھا

"کیا مطلب کیا ہے میری دوست کا نکاح ہے اس کے سر پر ڈالنے کے لیے لے کر جا

رہی ہوں"

اس نے سمجھداری سے جواب دیا

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ کتنی سمجدار ہوتی جا رہی ہوں تم"

اس نے طنز لہجے میں کہا

"ہاں نہ دیکھ لے اتنے آخ حالات میں بھی مجھے اتنا خیال ہے میرا بس چلے ناں تو میں تو

بینڈ بارات لے کر جاؤ وہاں"

اس نے خوشی سے روح موڑ کر کہا زالان نے ایسے دیکھا جیسے اس کے دماغی حالت خراب ہو

"شالہ بی بی کچھ ہوش کے ناخن لوں وہاں اس کا باپ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے

اور تم یہاں خوشیاں منا رہی ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے افسوس سے سر ہلا کر کہا

"لوں جی آپ کیا پتا نکل جب اپنی بیٹی کو لال دوپٹے میں دیکھے گے تو کتنے خوش ہو

جائے گے اور آپ دیکھ لینا وہ ایک دم سے تھیک ہو جائے گے"

اس نے خوشی سے چہک کر کہا

"یہ تم کس خوشی میں اتنا خوش ہو رہے ہوں"

اس نے اس کے خوشی سے پھولے چہرے کو حیرانی سے دیکھ کر کہا

"میری اتنی پیاری دوست کا پہلی پہلی بار نکاح ہو رہا ہے میرا بس چلتا میں روما کو بھی  
ساتھ لے آتی"

"ناں تمہارا کیا مطلب ہے میرے دوست کا سو میں بار نکاح ہو رہا ہے کیا"

اس نے برامانتے ہوئے کہا

"ہاں تو اور کیا میر بھائی پر مجھے پہلے ہی یقین نہیں تھا پتا نہیں پہلے کتنے لوگوں کی زندگیوں  
بچانے کے چکر میں نکاح کر چکے ہوں گے یہ تو میری دوست ہے اس لیے مجھے پتا چل

کیا" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے زالان کو تنگ کیا

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا

"کیا کہا تم نے میرا دوست اتنا گیا گزرا نظر آتا ہے تمہیں جو آئے دن ایسے کام کرتا

پڑے گا"

اب کی بار زالان نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا

"بس بس اب میرا نامہ ناں کھول کر بیٹھ جائے گا میر یہ میر وہ... میری دوست بھی

لاکھوں میں ایک ہے ایک آپ کے میر بھائی کو الٹا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے  
ہیرے جیسی لڑکی مفت میں مل گئی ہے "

اس نے بے نیازی سے کہہ کر روح باہر کی طرف موڑ دیا جس کا مطلب تھا اسے اب مزید  
میر نامہ نہیں سنا والا ان نے بھی چپ رہنا مناسب سمجھا وہ اس وقت میر کی حمایت میں  
بھول کر شمال کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا ابھی تو اسے نکاح خواہ کا انتظام کرنا تھا اس  
لیے چپ چاپ ڈرائیونگ کرنے لگا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
کب نکاح ہوا کب اس نے نکاح نامے پر دستخط کئے اسے بلکل پتا نہیں چلا اس کا دماغ  
بلکل سن تھا ہر چیز سے بے نیاز

زر شمال نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

"مبارک ہو میری جان نکاح مبارک"

حورین ایک دم ٹرپ کر پیچھے ہٹی اس نے حیرانگی سے زر شمال کو دیکھا جو بہت خوش  
دیکھائی دے رہی تھی

"یہ... سب کیا ہو گیا زر"

اس نے بے بسی سے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ کر کہا زالان اور دامیر گواہوں اور مولوی صاحب کو باہر تک چھوڑنے گئے تھے نکاح اندار ابا کے سامنے ہوا تھا ان کے چہرے پر سکون سا نظر آ رہا تھا اس وقت وہ دونوں وزٹنگ روم میں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھی زر شالہ نے اس کے سر پر سرخ ڈوپٹہ اوڑر کھا تھا وہ اس وقت سادگی میں بھی بہت معصوم اور پیاری لگ رہی تھی

"یار جو ہو اس میں اللہ نے بہتری رکھی ہو گئی تم نے دیکھا نہیں انکل کتنے خوش تھے"

اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

بدلے میں حورین خاموش ہی رہی اس نے کب اپنے باپ کی طرف دیکھا تھا وہ تو خود قسمت کے اس فیصلے پر حیران پریشان تھی اپنے غم سے نکلتی تو ہی کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ملتا

"تم کتنی خوش قسمت ہوں زر تمہارے پاس ہر رشتہ ہے اور میرے پاس کوئی اپنا ہی نہیں ابا کی طبیعت حراب ہوئی تو انہوں نے میرے لیے کوئی مضبوط سہارا ڈھونڈ لیا یہ

جانے بنا کے میری کیا مرضی ہے میں کیا چاہتی ہوں بس کہاں نکاح کر لوں اور میں نے  
کر دیا اپنے دل کی مرضی کے خلاف "

اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

زر شمالہ نے اسکی طرف نظر تر چھی کر کے دیکھا زندگی میں پہلی بار حورین کو اتنا ٹوٹا  
بکھرا دیکھ رہی تھی وہ لڑکی تو ہر حال میں خوش رہنے والی اللہ کا شکر ادا کرنے والوں میں  
سے تھی

"حور میری جان ایسا نہیں سوچتے ہاں میرے پاس ہر رشتہ ہے مگر میرے پاس تو ماں  
باپ دونوں ہی نہیں ہے مجھے کبھی بھی کیسی نے کوئی کمی نہیں دی ہر بندے کو مجھ سے  
بے حد پیار ہے پر بھی مجھے اکثر اپنے ماں باپ یاد آتے ہیں یہ رشتے ہی ایسے ہیں جیسے چاہ  
کر بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا اس دنیا میں کوئی بھی مکمل نہیں ہے حور ہر کسی کو کوئی  
ناں کوئی غم ستا رہا ہے کسی ناناں کسی چیز کی کمی رولا رہی ہے.. ہم ناشکرے بندے ہیں اتنا  
سب کچھ مل جانے کے باوجود ایک چیز کے لیے روتے ہیں جو ہمیں نہیں ملا ہوتا ہمیں  
وہی کیوں چاہیے ہوتا ہے

ہو سکتا ہے تمہارے مماندہ ہوتی تمہارے بہت سارے بہن بھائی ہوتے اور تمہارے

بابا اچھے انسان نہیں ہوتے تم سے محبت نہ کرتے تب کیا کرتی تم بولو ... تمہارے بابا نے تمہیں اپنی جان سے بڑھ کر چاہا ہے اتنی تکلیف میں بھی انہیں تمہاری پرواہ رہی ہے اور تم ناشکری کر رہی ہوں.. میری بھائی بہت اچھے ہیں حور مجھے اپنے بھائیوں کی طرح عزیز ہے میں بہت تنگ کرتی ہوں انہیں مگر یہ سچ ہے میں نے آج تک ان جیسا اچھا انسان پوری دنیا میں نہیں دیکھا تم ان کے ساتھ بہت خوش رہو گی انشاء اللہ ہر خوف ہر ڈر دل سے نکال دوں بس بابا کے لیے دعا کروں اللہ انہیں جلدی سے ٹھیک کر دے"

زرشالہ نے اسے اچھے دوستوں کی طرح سمجھایا حورین نے سر اس کے کندھے سے اٹھا کر اس کے گلے لگی

"میں واقعی بہت ناشکری ہوں زر میرے پاس تمہاری طرح انمول دوست کی شکل میں بہن موجود ہے جو اس وقت میرے پاس موجود ہے میں بہت ناشکری ہوں"

اس نے روتے ہوئے اسے زور سے گلے لگایا آنسو تو زرشالہ کے بھی گر کر اس کے دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے

باہر کھڑے زلالان نے دامیر کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

"اسے وقت چاہیے سب تسلیم کرنے میں"

دامیر نے دھیرے سے سر ہلایا

"مجھے اس کی باتوں سے زیادہ حیرانی زرشالہ کی باتوں پر ہوئی ہے اس سے اتنی سمجھداری کی امید نہیں تھی مجھے یا اس کے دل میں میرے لیے اتنا احترام اتنی عزت ہے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا"

اس نے حیرت سے کہا

"وہ ایسی ہی ہے میرا اپنے دکھ کو خود تک رکھنے والی کسی کے سامنے خود کو کمزور ثابت نہیں کرتی شرارتوں سے سب کو ہنسانے والی اور تنہائی میں رونے والی"

زالان کے لہجے میں اس کے لیے فخر تھا

...

"داجی داجی"

روما بھاگتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آئی

"کیا ہوا لڑکیوں بھوکلائی ہوئی کیوں ہوں"

دادو نے روما کو ڈھپٹا

"وہ دادو وہ زرزر شالہ وہ..."

"یہ کیا وہ لگا رکھا ہے تم نے"

دادو نے غورا داجی نے بھی اخبار سے نظر اٹھا کر اسے باغور دیکھا

"وہ زرزر شالہ کمرے میں نہیں ہے میں نے ہر جگہ دیکھا مگر وہ نہیں ہے"

اس نے پریشانی سے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | ...

داجی کے ہاتھ سے اخبار پھسلا

"یہ... کیا کہ رہی ہوں تم"

دادو نے دل پر ہاتھ رکھ کر پوچھا ان کا دل خول اٹھا تھا

"مجھے لگتا ہے وہ کہی بھاگ گئی ہے وہ اس رشتے پر خوش نہیں تھی ناں"

رومانے پریشانی میں اول فول بولا

"یہ کیا بکواس کر رہی ہوں تم روما"

داجی ایک دم غصے سے چلائے ان کا دل بیٹھا جا رہا تھا بھاگ جانے کا لفظ ان کے دل کو  
چھیڑ کر گزرا

"داجی سوری پریشانی میں سمجھ نہیں آیا کیا کہ رہی ہوں"

داجی کی ایسی حالت دیکھ کر وہ ان کے پاس آ کر عاجزی سے بولی دادو بھی کرسی سنہبال  
کر بیٹھ گئی

"تم نے سب جگہ پر دیکھ لیا ناں"

انہوں نے تصدیق چاہی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی داجی قسم لے لے سب کے گھر چھان آئی ہوں وہ کہی نہیں ہے"

"فون ملاؤ زالان کو"

رومانے جلدی سے نمبر ملا یا آج ان لوگوں کا گروپ پریزنٹیشن تھی اس لیے وہ صبح  
سات بجے ہی اسے اٹھانے آگئی تھی تاکہ مل کر تیاری کر سکے

"ہیلو اسلام علیکم رومانہ خیریت تم نے کیوں فون کیا"

رومانے فون داجی کی طرف بڑھایا انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل تھا ماسب بچے

اور بڑے بھی آگئے تھے گھر کی ملازمہ اس معاملے میں بہت تیز تھی ادھر بات سنی  
نہیں ادھر سارے گھر کو پتا چل گئی سب پریشان نظروں سے داہجی اور دادو کو دیکھ رہے  
تھے

"میں تمہارا داہجی بات کر رہا ہوں"

"لوں مارے گئے"

ان کی آواز سن کر وہ دھیرے سے بڑبڑاتے ہوئے بولا

"کہاں ہوں تم زالان"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داہجی نے ایک نظر سامنے کھڑے نازرین پر ڈالی پر ڈالی پر موبائل کا سپیکر ان کر دیا وہ کسی کو  
بھی بعد میں اکسپلینسین دینے کے پوزیشن میں نہیں تھے

"کیوں حیریت داہجی"

اس نے بات گھول کر کے پوچھا

"وہ... وہ زالان زرشالہ.. گھر پر نہیں ہے"

انہوں نے بے بسی سے کہا

"وہ گھر پر ہو بھی نہیں سکتی داجی"

"کیا مطلب"

انہوں نے حیرت سے پوچھا

"وہ میرے ساتھ ہے"

اس نے خود کو حالات کے پیش نظر چھوڑ کر جواب دیا

"تمہارے ساتھ صبح کے وقت کہاں ہوں تم"

سب کی جان میں جان آئی یہ خبر ہی کافی تھی کہ وہ محفوظ ہے عمار نے روما کو گھورا جو اس

سب فساد کی جڑ تھی اس کی وجہ اس کی نیند خراب ہو گئی تھی بدلے میں رومانے بھی

اسے گھوری سے نوازا

"وہ داجی ایمر جنسی ہو گئی تھی اس لیے بنا بتائے چلے آئے"

"ایمر جنسی کیسی ایمر جنسی سب ٹھیک تو ہے ناں"

داجی کی جگہ دادونے بے صبری سے پوچھا

"وہ دادوا کیچولی دامیر کا نکاح تھا اس لیے۔۔"

اس نے جان کربات ادھوری چھوڑ دی جانتا تھا وہ موجود سب لوگوں کے لیے یہ خبر  
کسی شاک سے کم نہیں تھی

"واٹ! کیا کہا تم نے نکاح وہ بھی دامیر کا صبح لڑکے ہوش میں تو ہوں کیا اول فول  
بک رہے ہوں"

داجی گرجے سب لڑکے لڑکیاں کان کھڑے کیے ان کی باتیں سن رہے تھے بڑے  
بھی حیران پریشان ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"وہ داجی میں گھر آکر سب بتاتا ہوں"

اس نے جان چھوڑنے کے انداز میں کہا

"برخوردار تم نے مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے گدھے ہماری یہاں جان پر بنی تھی تم  
وہاں نکاح کے گواہ بنے ہوئے ہوں اور تو اور یہ نکاح اتنا چپ چپاتے کیوں کیا گیا ہے  
جواب دوں"

داجی اپنے جلالی موڈ میں آچکے تھے اب ان کے چہرے پر پریشانی کی جگہ برہمی تھی

"داجی وہ جس لڑکی سے اس کا نکاح ہوا ہے اس کا باپ ہو اسپتال میں ایڈمٹ ہے ان کی

خواہش پر ہی یہ سب یوں اچانک ہوا"

اس نے تفصیل سے جواب دیا

"شباباش تم نے مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے لڑکے تم کچھ بھی کہو گے اور میں مان جاؤ

گا کہاں ہے دامیر ہنجا اس کے ماں باپ سات سمندر پار بیٹھے ہیں اور یہ یہاں یہ آورہ  
گردیاں کرتا پھر رہا ہے اس کے باپ نے جانے سے پہلے کہاں بھی تھا انکل میرے بیٹے

کا خیال رکھے گا کل کو آکر پوچھے گئے یہ خیال رکھا آپ نے کے میرے بیٹے نے چپ  
چپا کر شادی کر دی ہمیں کانوں کان خبر بھی ہونے نہیں دی"

داجی کافی جزباتی ہو گئے تھے لڑکے لڑکیوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی آج پہلی بار

داجی اپنے لاڈلے پر گرج برس رہے تھے

بڑے سب اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھے جانتے تھے اب داجی اپنی

آسانی سے فون بند کرنے والے نہیں تھے دادو بھی ناشتہ کرنے میں لگن ہو گئی

زالان بچارہ بری طرح پھنس گیا تھا

"داجی ایسی کوئی بات نہیں وہ اچانک ہی اس نے مجھے فون کیا مولوی کا بندوست کروں

میرے تو فرشتوں کو بھی اس کے کارنامے کا پتا نہیں تھا"

وہ گھبرا کر بولا پاس کھڑے دامیر نے اسے کہنی مار کر گھورا

"شباباش میرے سمجدار پوتے اس نے کہا اور تم ڈورے چلے گئے میں پوچھتا ہوں تمہیں

پولیس میں برہتی کس بے وقوف نے کیا ہے عقل سے پیدل انسان سچ کہتے ہیں آج

کل کی پولیس کسی کام کی نہیں ہے بنا عقل کے گدھے ہیں"

ان کی بات سنتے ہی سب نے قہقہہ لگایا لان نے غصے سے دامیر کو گورا جو کان لگائے

ان کی باتیں سن رہا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ دور گئی داجی ایسے ہی تھے غصے میں

کچھ بھی کہہ دیتے تھے

داجی نے سب کو گھورا

"میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے جو تم سب گدھوں کی طرح ہی ہی کرنے لگ گئے ہوں"

داجی کے توپوں کا رخ اب ان سب کی طرف تھا وہ سب بچارے اپنا سامنہ لے کر رہ

گئے

"اور تم زالان عقل مند انسان مجھے ہو سپٹل کا ایڈریس دوں میں آرہ ہوں"

"داجی آپ کیا کرے گئے یہاں آکر"

اس نے بھوکھلا کر پوچھا

"ڈانس کروں گا بھنگڑے ڈالوں گا اس کے ماں باپ تو یہاں ہے نہیں ظاہر ہے یہ قربانی

بھی ہمیں ہی دینی ہوں گئی"

داجی نے سنجیدگی سے جواب دیا سب سے پہلے پاس بیٹھی دادو کا قہقہہ بے سہتا تھا پھر

اس کے بعد سب کی ہنسی کو بریک لگانا مشکل ہو گیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"داجی ہسپتال میں شور شرابہ کی اجازت نہیں ہے آپ اپنا یہ شوق دامیر بھائی کے ویسے

پر پورا کر دیجئے گا میں بھی آپ کے ساتھ گیل ڈانس کروں گا ہائے کتنا مزہ آئے گا"

عمار نے ہنستے ہوئے مشورہ دیا

"تمہاری تور کو تمہیں ابھی بتانا ہوں"

انہوں نے عمار کو گھور کر دیکھا وہاں سے ڈور لگا کر بھاگا

زالان نے لاچار انہیں ہسپتال کا ایڈریس لکھوایا سب بچے ان کے ساتھ جانے کے لیے

تیار ہو گئے تھے روماتو سب سے پہلے تیار تھی اسے ابھی تک یہ علم نہیں تھا کہ دامیر کا

نکاح حورین سے ہوا ہے

"داجی ایک آخری بات پوچھنی تھی"

ولید نے روک کر کہا

"کیا بات"

"داجی نیا سوٹ پہن کر جائے گے یا پرانا" ..

"او کمبخت کی اولاد کچھ عقل سے کام لوں ہم ہسپتال جا رہے ہیں تمہارے ابا کے ولیمے

پر نہیں"

داجی نے گرج کر کہا

"افسوس ہے تمہاری سوچ پر"

رانیہ نے افسوس سے سر ہلایا

.....

"نور محمد تم"

"عبدالرحمن صاحب آپ"

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر شاک تھے یہ کیسا مذاق ہو گیا تھا یہ قسمت انہیں اس دورا ہے پر لا کر کھڑا کر چکی تھی نور محمد صاحب نے کرب سے آنکھیں موند لی دا جی کی حالت بھی ان سے کم نہیں تھی انہوں نے سہارے لینے کے لیے زالان کا کندھا تھام لیا زالان اور دامیر بھی حیرانی نظروں کے انہیں دیکھ رہے تھے

"آپ انہیں جانتے ہیں دا جی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں موجود خاموشی کو میر کی آواز نے توڑا

حورین باپ کے ساتھ سائیڈ پران کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی زر شالہ باہر سب کو حورین اور دامیر کے اچانک نکاح کی تفصیل بتانے میں مصروف تھی نور محمد صاحب کو ابھی ابھی روم میں سیفٹ کیا گیا تھا

"میری بیٹی کہاں ہے نور محمد"

دا جی کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی گر آئی تھی

سب کو جیسے سانپ سونگھ گئے

"داجی یہ سب کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا"

زالان نے داجی کو پکڑ کر کرسی پر بیٹھانا چاہا داجی نے زالان کا ہاتھ جھٹک کر سامنے بیڈ پر

لیٹے بے بس انسان کو دیکھا

"بتاؤ نور محمد میری ناز کہاں ہے"

اب کی بار وہ زور سے چلائے

"وہ تو آج سے بیس سال پہلے ہی اس دنیا سے کوچ کر گئی تھی"

انہوں نے بے بسی سے کہا داجی وہی لڑکھڑا گئے زالان بروقت پکڑنا لیتے وہ وہی گر

جاتے زر شالہ اور روما حورین کو باہر بولانے آرہی تھی اندر کی آواز سن کر وہی جم گئی روما

نے فون نکال کر دادو کو ملایا

"دادو آپ کہاں ہے"

"ظاہر سی بات ہے گھر پر ہو اور کہاں ہو گئی"

انہوں نے چڑ کر جواب دیا

"داد و ناز کون آپ کی"

اس کی بات پر داد و بلکل خاموش ہو گئی تھی

"وہ جو کوئی بھی ہے آپ کی وہ حورین کی ماں ہے شاید آپ ہسپتال آجائے"

"میں آرہی ہوں"

انہوں نے جواب دے کر فون بند کر دیا ان کے دل پر قیامت گزر رہی تھی اتنے

سالوں بعد ان کی بیٹی کی کوئی خبر ملی تھی وہ کیسے اپنے دل کو قابو میں رکھتی

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زرشالہ تمہیں پتا ہے رومانے آج داہی کے سامنے کیا بکواس کی تھی"

عمار نے کچھ یاد آتے ہوئے موڑ کر اسے دیکھا اس وقت وہ لوگ ہسپتال کے باہر موجود

لان میں بیٹھے تھے اندر اتنے لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں تھی

"کیا کہا تھا"

اس نے مشکوک نظروں سے رومان کو گھورا

"یہ ایک نمبر کا جھوٹا ہے اس کی باتوں پر مت آنا"

رومانے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر یقین دلانا چاہا

"ہاں ہاں میں جھوٹا نہ اور تم اپنے بارے میں کیا خیال ہے"

عمار نے زبان نکال کر اسے چھڑا

"تم دونوں اپنی تیسری جنگ عظیم بعد میں شروع کر دینا پہلے مجھے بتاؤ کیا کہا تھا اس

نے"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے دونوں کو گھورا

"نہیں بتا سکتا میری ایک ہی ایک اکلوتی منگیتر ہے بھرے ہسپتال میں اس سے مار کھاتا

اچھا نہیں لگوں گا آخر کو میری بھی کوئی عزت ہے"

عمار نے منہ پھیر کر انکار کیا رومانے مسکرا کر اسے دیکھا

"بچہ ڈر گیا جی جی ڈر پوک"

ولید نے اس کے کندھے پر تھکی دے کر اسے غیرت دیلانی چاہی

"بس کر جاؤ ڈرتا ورتا میں کسی سے نہیں ہوں اور وہ بھی اس چھٹانک بھر کی لڑکی سے"

عمار نے ناک سے مکھی اڑنے والے انداز میں روما کو دیکھ کر شوخی ماری

"ہا ہا ہا شکل دیکھی ہے اپنی ابھی ایک پھونک ماروں گی نہ وہ ہوائوں میں اڑنے لگوں

گے"

رومانے اس کے دھبلے پتلے جسم پر چھوٹ کی

"بس کروں تم سب کچھ شرم کروں اس وقت تم لوگ اپنے سسر کے ولیمے پر نہیں

آئے ہوئے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہروز نے غصہ سے سب کو گھورا

"اوائے تم چاچا جی کی اس عمر میں شادی کروانا چاہتے ہوں کچھ شرم کر لوں تین تین

جوان بیٹیوں کے باپ ہے وہ"

شارق نے اپنی بھونگی ماری

رانیہ نے اسے گھورا

"جب بولنا فضول ہی بولنا"

رانیہ نے منہ بنا کر کہا

"تم سب مجھے بتاتے ہوں یا چیل اٹھا کر دھولائی کروں تمہاری عمار کے بچے"

زرشالہ نے زنج ہو کر کہا

"ہائے میرے بچے کہاں ہے کہاں ہے"

عمار نے نا دیدے پن سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا زرشالہ نے چیل نکال کر اسے

وان کیا وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا پیچھے ہوا

"میں بتاتی ہوں اس نے داعی کو جا کر کہا داعی داعی ہمارے زرشالہ صاحبہ گھر چھوڑ کر

بھاگ گئی ہے"

رانیہ نے ساری بات ایک ہی سانس میں بتائی

"واٹ"

زرشالہ کا منہ کھولا کھولا راہ گیا رومانے شرمندگی سے سرچکا لیا

"توبہ توبہ اللہ معاف کرے تم نے اور اس عمار کے بچے نے قسم اٹھا رکھی ہے مجھے گھر

سے بھاگنے کی آرہے کبختوں اللہ پوچھے تم دونوں سے کیڑے پڑے تم دونوں میں

.."

"بس بس زیادہ فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی بد دعائیں تو لوگ اپنے دشمنوں کو بھی نہیں دیتا"

رومانے اس کی بات کاٹ کر ناراضگی سے کہا

"ہاں ہاں اور تم دونوں جیسے چاہے دشمنوں والے کام کرتے رہو بے شرموں تم

لوگوں کی زبان میں کیڑے پڑے گے تب ہی میرے دل کو سکون ملے گا"

زرشالہ نے روماکے ہاتھ پر زور سے اپنا ہتھوڑے جیسے ہاتھ سے وار کیا وہ بچاری تلملاتی ہوئی عمار کے پیچھے لپکی

"اور کر لوں میری شکایت ٹھنڈ پر گئی سینے میں سکون مل گیا تمہیں"

رومانے خون خوار نظروں سے اسے دیکھ کر دانت پستے ہوئے کہا

"یاد اسے نہ دیکھوں غصے میں تو تم اور بھی غذب کی لگتی ہوں ہائے میرا دل"

عمار دل پر ہاتھ رکھ کر سر ولید کے کندھے پر رکھ کر ایک ادا سے بولا

"پڑے ہٹوں مجنوں کی اولاد میں تمہاری رومانی نہیں ہوں"

ولید نے اس کا سراپہ کندھے سے پڑے دھکیلا رومالبتہ غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی

"ارے تم شرما کیوں رہی ہوں"

عمار نے انجان بن کر اسے چھڑا

"تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں فساد کی جڑ آج تم بچ کر دیکھاؤ"

روما اٹھ کر اس کی طرف جارہا نہ انداز میں بڑھی

"تمہارے ہاتھوں سے تو شہید ہونے کو بھی تیار ہوں"

عمار نے اٹھ کر بھاگتے ہوئے اسے مزید تھپیار و ماپاؤں پھٹتے ہوئے وہی واپس بیٹھ گئی

سامنے سے دامیر اور زالان ان کی طرف آتے دیکھائی دیے

"زالان بھائی مجھے آپ سے اس لاپرواہی کی ہر گز امید نہیں تھی"

بہروز نے انہیں قریب آتے دیکھ کر کہا

"کیا مطلب میں نے کیا کر دیا ہے"

زالان نے حیرانی سے پوچھا

"آپ آدھی رات کو میری منگیتر کو بنا کسی اجازت کے اپنے ساتھ لے گئے تھے ہمیں

کتنی پریشانی اٹھانی پڑی آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے"

بہروز نے سنجیدگی سے کہا سب نے حیرانی سے اسے دیکھا

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے اس طرح پوچھنے والے"

زالان اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

"زرشالہ کا منگیتر اور کون"

بہروز نے چباچبا کر کہا زرشالہ نے گردن موڑ کر بہروز کو گھورا

دامیر نے بہروز کو دیکھا جس کی آنکھوں میں شرارت تھی اس نے سب سے نظر بچا کر

بہروز کو آنکھ ماری

"ہاں واقعی یار زالان تم نے بہت غلط کیا ہے تمہیں گھر بتا کر اسے لانا چاہیے تھا"

دامیر نے ابہروز کی ہاں میں ہاں ملائی

زالان نے اسے گھورا

"منگیتر کون سی منگیتر بڑوں میں بات ہوئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم شمالہ پر  
 روب جماؤ تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال جواب کرنے والے آئندہ مجھ سے ایسی بات  
 کی یا شمالہ پر اپنا حق جتانے کی کوشش کی تو جان لے لوں گا تمہاری چھوٹے ہو چھوٹے ہی  
 رہوں مجھے سکھانے کی کوشش مت کروں سمجھے"

زالان عتصے سے ڈھارا

اور تم"

د امیر کی طرف مڑ کر بولا  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 "دوست ہو دوست بن کر رہوں میرے باپ بننے کی کوشش مت کروں اب تم

لوگ مجھے بتاؤ گے مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں"

وہ عتصے سے کہتا لے لے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

"ہا ہا ہا کیسا لگا د امیر بھائی"

بہر وزن ہستے ہوئے د امیر کو آنکھ ماری

"یہ کیا حرکت تھی"

زرشالہ نے غصہ سے اسے گھورا

"دامیر بھائی جائے اپنے دوست کو منائے نہیں تو آپ ہی حیر نہیں"

زرشالہ کو انگور کر کے وہ دامیر سے بولا

"نہایت ہی بے ہودہ انسان ہو تم تمہاری تو میں داجی سے اسی شکایت لگاؤ گئی یاد رکھوں

گے"

زرشالہ بھی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اس کے پیچھے پیچھے تینوں لڑکیاں بھی اٹھ گئی البتہ

دامیر اور بہر و زاب بھی ہنس رہے تھے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تو چلو زالان کو منانے"

دامیر مستے ہوئے وہاں سے چلا گیا

"کہاں ج رہے ہوں تم"

زالان کے پیچھے بھاگتے ہوئے آیا جو گاڑی لاک کھول رہا تھا عرصے سے دامیر کو گھورا

"کیا ہو گیا یار جو حقیقت ہے اسے تسلیم کرنے کے بجائے تم ایسے برتاؤ کیوں کر رہے

ہوں"

زالان اس کی بات سن کر غصے سے اس کی طرف مڑا

"اب وہ کل کا بچہ مجھے بتائیں گا مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں وہ مجھے سکھائے گا مجھے کس سے اجازت لینا ہے کس سے نہیں"

وہ چلا اٹھا

"ریلیکس زالان اتنا ہیپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے بچے تو تم بھی نہیں ہو تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اسے کیسی اور کے حوالے کیا ہے اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم اس پر اپنا پن جتاؤ حقیقت کو تسلیم کرو اب وہ تمہاری دسترس سے بہت دور چلی گئی ہے"

دائیر نے اسے تلخ حقیقت سے آگاہ کیا جو جانتے ہوئے بھی وہ مانے کو تیار نہیں تھا

"مجھ سے برداشت نہیں ہوتا یہ سب میر"

زالان کا لہجہ اس کی طرح ٹوٹا بکھرا تھا دائیر نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

"چلو انداز سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے دائی کو اس وقت تمہاری ضرورت ہے ابھی بھی وقت ہے سوچ لوں نہیں تو پوری عمر پچھتاؤ گے"

دائیر کہہ کر روکا نہیں وہاں سے چلا گیا پیچھے زالان نے بے بسی سے اسے جاتے دیکھا

.....

زرشالہ دبے پاؤں بہروز کے پیچھے آکر کھڑی ہوں گئی ولید اور شارق کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا عمار ناجانے کہاں بھاگ گیا تھا وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھتے ہوئے اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی ولید اور شارق اپنی ہنسی چھپانے کے لیے ادھر ادھر دیکھنے لگے لڑکیاں بھی زرشالہ کے پیچھے تھی زرشالہ نے ہاتھ آگے بڑھایا اس کے ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کی بوتل تھی اس نے بہروز کے سر پر ساری کی ساری انڈیل دیا

"وائے اللہ یہ بارش اچانک کہاں سے برسنے لگ گئی"

وہ چلاتا ہوا کھڑا ہو گیا پانی سے پورا بھیگا ہوا وہ اس وقت کاٹون لگ رہا تھا

"ہا ہا ہا کتنے کیوٹ لگ رہے ہوں تم ایمان سے"

ولید نے اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگایا بہروز نے خون خوار نظروں سے سامنے کھڑی

زرشالہ کو گھورا

"شرم تو تم میں رتی نہیں ہے یہ کیا حرکت تھی"

وہ غصے سے ڈھارا

"اور کروں زالان سے بد تمیزی میرا بس چلتا تمہیں سارا اکا سارا سمندر میں ڈوبو دیتی"

اس نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بے خوفی سے کہا

"چلو اب شاباش میرے ساتھ چل کر زالان سے معافی مانگو"

"معافی اور میں وہ کس خوشی میں"

اس نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا

"خوشی میں نہیں افسوس میں"

دونوں ایک دوسرے کو باتیں سنانے میں مصروف تھے سامنے سے عمار بڑی سی ٹرے

اٹھائے ان کی طرف آیا

"یہ لوں گرما گرم ناشتہ"

بہروز اور زرشالہ نے اپنی تکرار بھول کر اسے دیکھا

"یہ تم کب سے حاتم طائی کی قبر پر لات مار کر خرچہ کرنے لگ گئے ہوں"

رومانے حیرانی سے اسے دیکھا

"میں نے کب کہا یہ سب میں اپنے پیسوں پر لایا ہوں"

اس نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری

"کیا مطلب کہاں سے لائیں ہوں تم"

زرشالہ نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا

"باہر لنگر تقسیم ہو رہا تھا میں بھی لائن میں لگ گیا وہی سے لایا ہوں"

اس نے فخر سے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|B... "واٹ یہ تم۔۔۔ اومائے گاڈ عمار..."

صدے سے زرشالہ سے بولا نہیں جا رہا تھا

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے یہ تم سب مجھے کیوں ایسے گھور رہے ہوں"

وہ ٹرے گھانس پر رکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوا

"عمار کے بچے تم باہر سے لنگر سے غریبوں کا حق اٹھالائے ہوں تم پر کب سے خیرات

زکوٰۃ ہونے لگ گیا ہے"

رومانے عنصے سے گھورا

"بس کروں زیادہ ڈانٹنے کی ضرورت نہیں ہے بچہ ہے ہوں گئی غلطی اب گھر آئے  
رزق کو منع کرنا گناہ ہے"

شارق نے پراٹھا سے ایک بانٹ لے کر کہا زرشالہ نے ولید کو افسوس سے دیکھا

"کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہی ہوں پہلی بار تو نہیں کیا یہ سب"

ولید ڈیٹ بنے مزے سے کھاتے ہوئے بولا

"تم سب ایک منٹ کے لیے اپنی بکواس بند کر سکتے ہوں کیا"

بہروز نے چلا کر کہا

"نہیں"

زرشالہ نے ایک لفظ میں جواب دیا اس پاس کے لوگ انہیں تعجب سے دیکھے جارہے  
تھے پروہاں پرواہ کیسے تھی زرشالہ نے زبردستی بہروز کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھسیٹھا

"کیا ہے ابھی تک کلیجہ میں ٹھنڈ نہیں پڑی جواب ساتھ لے کر ساری دنیا میں تماشا بنا

رہی ہوں"

اس نے چڑ کر اپنا ہاتھ چھڑایا

"تم ابھی اور اسی وقت جا کر زالا ان سے معافی مانگوں گے،

زرشالہ نے آڈر دیا

"نہیں مانگوں گا نہیں مانگوں گا نہیں مانگوں گا"

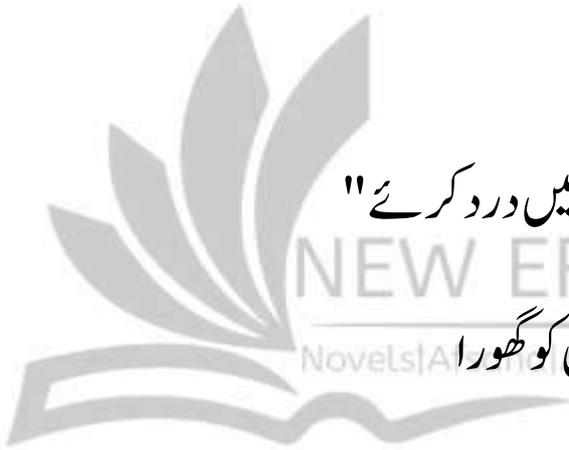
وہ کہ کر بھاگ کر ناشتہ پر ٹوٹ پڑا

"نادیدوں بھوگوں اللہ تم لوگوں کے پیٹ میں درد کرے"

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Articles | Poems | Gossips | Interviews | Columns | Reviews | Cartoons | Comics | Children's | Health | Sports | Entertainment | News | Current Affairs | Editorials | Letters | Opinions | Features | Photo Essays | Book Reviews | Interviews | Columns | Reviews | Cartoons | Comics | Children's | Health | Sports | Entertainment | News | Current Affairs | Editorials | Letters | Opinions | Features | Photo Essays | Book Reviews

زرشالہ نے غصے سے دنیا جہان کے نادیدوں کو گھورا



.....

وہ سب اس وقت روم میں تھے مگر وہاں کوئی نہیں بول رہا تھا قبرستان کی سی خاموشی

تھی بڑوں نے چھوٹوں کو باہر ہی روک رکھا تھا حورین البتہ اندر ہی موجود تھی اسے

رات سے شاک پر شاک مل رہے تھے وہ بے بسی سے سب کو دیکھ رہی تھی دادونے

آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

"میری بچی"

وہ رو رہی وہاں موجود ہر بندے کی آنکھوں میں اشک تھے

"نور محمد کیوں کیا تم نے ایسا کیوں چھین کر لے گئے تھے میری بیٹی کو ہم سے وہ تو

معصوم تھی اس کا کیا قصور تھا"

داجی نے اپنے کانپتے ہاتھوں کر سی پر جما کر کہا

"وہ واقعی بے قصور تھی عبدالرحمن صاحب میں نے اس سے اس کی معصومیت چھین

لی تھی اسے اپنی محبت کی جہال میں پھنسا کر اسے اپنے ساتھ بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا"

حورین نے ٹپ کر ابا کو دیکھا تو گویا وہ ایک بھاگی ہوئی ماں کی اولاد تھی

"تم نے بہت برا کیا ہمارے ساتھ"

صمد صاحب نے شکوہ کیا

"مجھے معاف کر دے آپ سب میں نے بہت غلط کیا جانتے ہیں شادی کے بعد ناز سوبار

سوات جانے کے لیے تیار ہوئی میں نے جانے سے روک دیتا تھا میں نہیں چاہتا تھا وہ

وہاں جائے اور آپ لوگوں کے ہاتھوں قتل ہو"

انہوں نے اوپر چت کی طرف دیکھ کر کہا وہ اس وقت ماضی میں کھوئے ہوئے تھے  
 "پھر ایک بار میں چپ چپاتے سوات گیا وہاں جا کر پتا چلا کہ آپ لوگ وہاں سے چلے  
 آئے تھے"

"ہاں تو وہاں ہمارے لیے رہا ہی کیا تھا وہاں میرے جوان بچے باہر نہیں نکل سکتے تھے  
 نکلتے تو لوگ کہتے وہ دیکھوں ان بے غیر توں کی بہن بھاگ گئی ہے اور یہ ایسے گھوم رہے  
 ہیں میں نے ان سب کو روک رکھا تھا ہمارے لیے تم سب کو ڈھونڈ نکالنا مشکل نظر تھا  
 وہ مر گئی تھی ہم سب کے لیے اسی دن جس دن اس نے اس گھر کی دہلیز پار کی تھی اپنے  
 دل کا ٹکڑا بنا کر رکھا تھا چاروں بھائی اپنی جان چھڑکتے تھے ان پھر اور بدلے میں کیا ملا  
 رسوائی بدنامی"....

داجی کی آواز سرگوشی کی ماند نکل رہی تھی سب اپنے اپنے آنسو روکے انہوں سن رہے  
 تھے

"وہاں سے چلے آئے وہاں ہمارے لیے بچا ہی کیا تھا لوگ مزاق اڑاتے تھے ہمارا جن  
 کی جوان بیٹی گھر سے بھاگ گئی ہوں ان پر کیا گزری ہو گئی کبھی سوچا ہے تم نے نور  
 محمد"...

ان کے لہجے میں زمانے بھر کی تھکن تھی

"آپ سب کو ناخوش کر ہم خود کون سا خوش رہ سکے تھے چودہ سال چودہ سال ہم بے اولاد رہے آپ کی ناز جو نازوں پٹی بڑھی تھی وہ در بدر کی ٹھو کریں کھاتی رہی اس کے ہاتھ کئی کئی جگوں سے جلے ہوئے تھے اسے کھانا پکانا نہیں آتا تھا آپ خود سوچئے کتنی تکلیف سعی ہو گئی اس نے..."

"بس کر جاؤ نور محمد میرا دل اتنا مضبوط نہیں رہا کہ اپنی مری ہوئی بیٹی کے دکھ برداشت

کر سکے"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داجی درمیان میں چلا اٹھے

"نہیں عبدالرحمن صاحب آج نہیں آج میرے وہ سارے درد دکھ کہ دینے دے جو

اتنے سالوں سے مجھے انداز ہی انداز کھائے جا رہے ہیں وہ سب کہ دینے دے مجھے

میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا مجھے سکون سے مڑ جانے دے" ..

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگے حورین نے ٹپ کر آگے بڑھ کر انہیں

سہارا دیا

"جانتے ہیں چودہ سال بعد جب اللہ نے ہماری سن لی اور ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا تو حورین کی پیدائش پر ناز نہیں روئی اتنا روئی کے میں بیان نہیں کر سکتا اس نے کہا دیکھوں نور محمد اللہ نے ہمیں بیٹی دی ہے تاکہ کل کو یہ بڑی ہو کر میری طرح بھاگ جائے میرے ماں باپ کی طرح مجھے بھی تڑپنے کا موقع ملے.. میں نے اس سے کہا ہم دونوں مل کر اس کی بہت اچھی تربیت کرے گے وہ تڑپ اٹھی کہنے لگی میرے والدین نے تو مجھے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا ہوا تھا میرے بھائی مجھ پر جان نچھاور کرتے تھے میری فرمائش پر اپنا کام کاج چھوڑ چھاڑ کر بھاگ آتے تھے میں نے کیا یاد لے میں انہیں سوائے رسوائی کے"

وہ اب رور ہے تھے حورین سے مزید سنا نہیں گیا وہ بے قراری سے آگے بڑھ کر ابا کے گلے لگ کر ہچکیاں لے کر رونے لگی اس کے رونے سے سب رور ہے تھے ابا دھیرے دھیرے اس کا سر سہلا رہے تھے

"داجی وہ اس کی پیدائش کے دو ہفتے بعد ہی دنیا سے چلی گئی.. کیونکہ وہ بیٹی کا غم برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے ڈر تھا کہی وہ بھی کل کو اس کی طرح ہمارا مان توڑ کرنا چلی جائے وہ چلی گئی مجھے پوری عمر کے لیے تنہا چھوڑ کر آزمائش تو مجھ پر تب شروع ہوئی

میں نے کن کن حالت میں اسے پلا میں اور میرا خدا جاتا ہے.. خدا کے لیے مجھے اور ناز کو معاف کر دے تاکہ میں سکون سے مر سکوں "

ان کی آخری بات پر حورین نے سر اٹھا کر انہیں شکوہ بھری نگاہ سے دیکھا

"ابا خدا کے لیے ایسا ناں کہے میں آپ کے بنا کیا کروں گئی مجھے اکیلا چھوڑ کر جانے کی بات ناں کریں "

نور محمد صاحب کی حالت اچانک ہی خراب ہو گئی سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے دامیر نے بھاگ کر ڈاکٹر کو بولا یا مگر بے سود وہ اپنا دل کی بوجھ ہلکا کر کے دنیا سے رخصت ہوں گئے تھے

حورین کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی اس کے رونے سے سارے گھر والے رو رہے تھے کتنا دکھ کتنی تکلیف سہ چکی تھی وہ اس چھوٹی سی عمر میں داہی اسے اپنے ساتھ گھر لے آئے تھے ابھی اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسے دامیر کے ساتھ رخصت کیا سکتا ہوں

.....

چند ماہ بعد

حورین بہت مشکل سے سنبھلی تھی اسے سب نے مل کر دوبارہ سے زندگی کی طرف لوٹ کر لایا تھا اب وہ بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھ جایا کرتی تھی ان کے ساتھ ہنسی مزاق میں شامل ہو جاتی تھی کل بہروز آسٹریلیا جانے والا تھا آج وہ سب مل کر بیٹھے ہوئے تھے

روما اپنی چائے رکھ کر کسی کام کے لیے زرشالہ کی طرف متوجہ ہوئی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عمار نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ تم کیا کر رہے بد تمیز انسان"

رومانے غصے سے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھینا

"ہا ہا ہالوں لوں پی لوں میرا جھوٹا ویسے بھی جھوٹا پینے سے پیار بڑھتا ہے"

اس نے آنکھ مار کر روما کو مزید غصہ دیا یا وہ تپ بھی گئی چائے کا کپ وہی گھانس پر پھٹخ

کر وہ حورین کے پاس گھانس پر آکر بیٹھ گئی

"یار افشاں زرا چائے تو ڈال کر دینا"

ولید نے آڈر دیا افشاں نے طنزیہ نظروں سے اسے گھورا

"میں تمہاری نوکر نہیں ہو ہاتھ پاؤں سلامت ہے آگے ہو کر اپنے ہاتھوں کو زحمت

دوں خود کپ میں چائے ڈال کر پی لوں"

افشاں نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی حورین اس کے اس انداز پر منہ کھولے اسے دیکھ  
رہی تھی

"شرم تو نہیں آتی اپنے منگیتر سے ایسے بات کرتے ہوئے تمیز تو تم میں بالکل نہیں

ہے" NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بے کار میں روبہ ڈالتے ہوئے گویا ہوا

"تمیز سے ان سے بات کی جاتی ہے جو اس قابل ہو اور معاف کرنا میرے بھائی تمہاری

تو کوئی عزت ہی نہیں ہے"

عمار نے دکھی لہجے میں اس کے زحموں پر نمک چھڑکا

"تم تو اپنی چونچ بند رکھوں بڑا بھائی ہو تمہارا"

وہ منہ پھیر کر بولا

"یہ آج تم پر بڑے ہونے کا کون سا بھوت سوار ہوا ہے ابھی ایک لگائی کمر پر ناں تو لگ پتا جائے گا"

بہر وزن ہاتھ اٹھا کر وان کرنے والے انداز میں کہا ولید نے اسے ناراضگی سے گھورا  
 "یہ تم کل جا رہے ہوں اس لیے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تم جانتے ہوں تمہارے اس بات کا جواب میں اچھے سے دینا جانتا ہوں"

اس نے بھی بدلہ لیا  
 "بس کروں تم سب بس موقع ملنا چاہیے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کا"  
 شارق نے بڑے بوڑھوں کی طرح نصیحت کی جس پر رانیہ نے اسے حیران نظروں سے دیکھا

"ایسے کیا دیکھ رہی ہوں پہلی بار اتنا ہینڈ سم لڑکا دیکھا ہے کیا"

"ہینڈ سم اور تم ہا ہا ہا"

رانیہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی اس چکر میں اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے یہ منظر شارق کی آنکھوں میں ہمیشہ کے رچ بس گیا تھا اس

نے جلدی سے موبائل نکال کر اس کی پک لی

"اس وقت بالکل بند لگ رہی ہوں اس لیے تمہاری بند ریوا والا چہرہ ہمیشہ کے لیے

موبائل فون میں محفوظ کر دیا"

اس نے زبان نکال کر اسے تپایا

رانیہ نے پاس پڑی چیل اٹھا کر شارق کو ماڑی وہ بروقت پیچھے ہوا چیل ڈائریکٹ عمار کی

ناک کر جا کر لگی

"ہائے اماں مر گیا ہائے مجھ پر کسی نے ہوائی حملہ کر دیا ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناک پکڑ کر چلایا حورین اب تک انہیں پاگلوں کی طرح دیکھ رہی تھی آج ان کی

شرارتیں پہلی بار دیکھ رہی تھی اتنا عرصہ وہ ان کے ساتھ رہ کر بھی اپنے خیالوں میں گم

رہتی تھی

زرشالہ آج خاموش تماشا بنی بیٹھی تھی جب سے بہروز سے اس کے رشتے کی بات

پکی ہوئی تھی زالان نے اس سے بات کرنا بہت کم کر دی تھی وہ گھر بھی کم پاء اجاتا تھا

یہی بات زرشالہ کے لیے پریشانی کے باعث تھی بہروز کل جا رہا تھا زرشالہ کو اس بات

سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا اسے صرف اور صرف زالان کی پرواہ تھی

"ہائے کوئی میری دھکی فریاد کیوں نہیں سن رہا رانیہ کی بچی تمہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں  
بہت کر لی تمہاری عزت یہ سوچ کر بڑی بھا بھی بنے جا رہی ہوں مگر نہیں میں غلط تھا تم  
اس عزت کے قابل ہی نہیں تھی"

وہ صدمے سے کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھنا کپکڑے رانیہ کی طرف بڑھا رومانے راستے  
میں اپنا پاؤں پھیلا دیا وہ بچا رہ بنا دیکھے گزر رہا تھا ڈھرام سے نیچے منہ کے بل گرا

سب کا قہقہہ پورے لان میں گونچا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"اور پیو میرے حصے کی جائے"

رومانے اس کے گرے وجود کو دیکھ کر کہا

"تمہاری تو آج نہیں چھوڑوں گا تمہیں تم ساری بہنیں ہو ہی چڑیلیں"

عمار نے موکا بنا کر سے کی طرف ہاتھ بڑھایا رومانے جلدی سے ولید کو پکڑ کر آگے کیا  
موکا سیدھا اس کے ماتھے پر جا کر لگا

ولید کو دن میں ہی تارے نظر آ گئے

"دفع مروں کم بختوں میں نے کیا بگاڑا تھا تم دونوں کا"

ولید اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے گرجا

"بس کروں یہ فیملی فرنٹ جب دیکھوں بچے بنے ہوئے ہوتے ہوں حورین بچاری کو

بھی پریشان کر دیا ہے اور بہروز بھی کل جا رہا ہے کچھ تو شرم کروں"

زرشالہ نے تنگ آ کر سب کو گھورا

"حورین کی تو بات ہی ناں کروں اسے اب عادت ہو جانی چاہیے کیوں حورین ٹھیک کہ

رہا ہوں ناں میں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارق نے اس کی طرف دیکھ کر پر امید نظروں سے دیکھا وہ مسکرائی

"اور جہاں تک بہروز کی جانے کی بات ہے تو تمہارا منگیتر ہے خفا بھی تمہیں ہونا چاہیے

ہم کس خوشی میں روگ منائے"

رانیہ نے پاس بیٹھی روما کے کندھے پر ایک زور کا تھپڑ مارتے ہوئے کہا روما بلبلا کر اپنی

جگہ سے اوچھلی

"ہا ہا ہا اچھا مزاق ہے خفا اور میں"

زر شمالہ نے اس کی بات کا مزاق اڑایا بہ روز باغور سے ہی دیکھ رہا تھا زر شمالہ کے چہرے پر بہ روز کے لیے کوئی جذبہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا بہ روز نے سکون کا سانس لیا وہ ایسا چاہتا بھی نہیں تھا کہ زر شمالہ اس کے بارے میں ایک پرسنٹ بھی ایسا ویسا کچھ سوچے

"ویسے میرے پاس ایک مزے کا آئیڈیا ہے کیوں ناں آج کے دن کو یادگار بنایا جائے"

زر شمالہ نے اپنے دماغ سے ساری سوچے جھٹک کر خوش گوار لہجے میں کہا

"اچھا جی ایسا کیا آئیڈیا ہے زرا ہمیں بھی تو پتا چلے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمار نے اپنے دھکتے جسم کو سنبھالتے ہوئے پوچھا

"یار گھر میں تو ہم روز کوئی نہ کوئی کارنامہ کرتے ہیں کیا خیال ہے آج کچھ ہنگامہ باہر کی

دنیا میں نہ برپا کر دے"

اس نے آنکھ دبا کر کہا

"واہ گریٹ آئیڈیا یاد مزے آئے گا چلو سب تیار ہو پیدل ہی چلتے ہیں گاڑی میں تو جانے کی

اجازت ملے گی نہیں"

ولید نے خوش ہوتے ہوئے کہا سب کے سب جلدی جلدی اٹھ کر اپنے اپنے پورشن  
میں اجازت نامہ لینے چلے گئے کچھ وقت بعد لڑکیاں چادر اوڑھے اپنے اپنے پورشن سے  
برآمد ہوئی سب نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر شرارت بھری مسکراہٹ ایک  
دوسرے کی طرف اچھال کر جانے کے لیے آگے بڑھے

.....

..

وہ سب اس وقت پاس میں واقع ایک پارک میں موجود تھے اس پاس بہت سے بڑے  
بوڑھے بچے جو ان لڑکے لڑکیاں موجود تھی انہوں نے سب کو دیکھا پھر سب الگ الگ  
ہو کر ادھر ادھر ہو گئے حورین بھی ان سب میں ان کے ساتھ ساتھ تھی  
"بچاؤ بچاؤ بم بم یہاں کسی نے بم پھینکا ہے"

رومالیم سائڈ پر کچڑے کے تھیلے کو دیکھ کر چلائی عمار ولید اور زرشالہ بھی اس کے ساتھ  
چلانے لگے ارد گرد اوڈھم مچ گیا سب ایک دوسرے سے پہلے بھاگنے کی کوشش کرنے  
میں مصروف تھے ساتھ ساتھ سب چلا بھی رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے سارا پارک حالی

ہوں گیا وہ لوگ بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بھاگے اب ان کا رخ  
 مارکیٹ کی طرف تھا راستے میں ان سب کی نظر ایک ہٹے کٹے فقیر پر پڑی زرشالہ نے  
 آگے بڑھ کر فقیر بابا کو دیکھا جو اندھا ہونے کی اداکاری کر رہا تھا

"اس کے نام پر دے دے بابا"

اس نے صدا لگائی زرشالہ نے اس کی گھول سے برتن سے بیس کانوٹ اٹھا کر دس کا  
 رکھا فقیر بچارے کی آنکھیں حیرت سے کھولی رہ گئی

"یہ لے بابا کیا یاد رکھے گا"

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے فخر سے کہا

"چور چور چور بابا اپنے دس پورے چلنے جانے کے غم میں چلائے زرشالہ کے ساتھ  
 ساتھ سب نے وہاں سے ڈور لگائی سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا پہلے تو حورین گھبرا  
 رہی تھی اب وہ بھی ان کے ساتھ شرارتوں میں شامل ہو گئی تھی

"زرشالہ کی بچی بچارے فقیر سے پیسے چوری کرتے تمہیں شرم نہیں آئی"

ان سب کو بھاگنے کی وجہ سے سانس چڑھ گئی تھی ایک جگہ روک کر ولید نے سے شرم

دیلائی چاہی

"او میرے معصوم بھائی رہنے دوں بچوں سے کھانے پینے کی چیزیں چوری کرتے تمہیں آج تک شرم آئی ہے جو مجھے آئے گئی میں بھی تمہاری ہی کچھ لگتی ہوں"

اس نے اس پاس دیکھتے ہوئے جواب دیا

عمار سامنے سے گذرتی ایک خوبصورت سی لڑکی کو غور سے دیکھا جا رہا تھا روم کے آنکھوں میں خون اتار آیا

"او بہن سنتی ہوں"

اس نے سامنے سے گذرتی اس لڑکی کو آواز دی وہ آنکھوں میں حیرت لیے اس کی طرف متوجہ ہوئی

"جی فرمائیں"

اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"بہن یہ اس نا دیدے کو اپنے ساتھ لیتی جاؤ کب سے تمہیں گھورے جا رہا ہے اس بہانے تمہیں دیکھنے کا شوق پورا ہو جائے گا اس کے بعد جب تم اپنا چہرہ اچھے سے صابن

سے دھولوں اور اس خوبصورت چہرے سے یہ دیرسارامیک اتر جائے تو اس نادیدے  
کو اپنا اصلی چہرہ ضرور دیکھا دینا تاکہ یہ بھی تین چار دن تمہارا چہرہ یاد کر کے خواب  
میں ڈرتا رہے "

رومانے معصومیت سے سامنے کھڑی لڑکی کو کہا جو میک اپ سے سجے چہرے کے ساتھ  
سامنے کھڑی ناگواری سے روما کو گھور رہی تھی

"تمہاری اس بے ہودہ بات کا مطلب جان سکتی ہوں میں "

اس نے غصے سے لال پیلے ہوتے ہوئے پوچھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"او بہن رہنے دوں اس کے دماغ میں تھوڑا فرق ہے آپ بڑا مت مانے جائیں یہاں  
سے "

عمار نے اس لڑکی کو پاس سے دیکھ کر دل میں استغفار پڑھ کر کہا کیونکہ وہ پاس سے کوئی  
عجیب ہی مخلوق لگ رہی تھی

"اوائے چوہے کے منہ والے لڑکی پاگل ہے ناں تو گھر میں سنہبال کر رکھو یوں باہر  
لے لے کر گھومنے کی کیا ضرورت ہے "

وہ اس کے منہ پر اس کی بے عزتی کر کے یہ جاوہ جاہو گئی

"ہاہا ہالو کر لو بات وہ تو ہمارے عمار میاں کی کھولے عام بے عزتی کر کے چلی گئی"

رانیہ نے عمار کی حیران پریشان چہرہ دیکھ کر کہا رومانے حیرت سے پہلے اس جاتے ہوئے

لڑکی کو دیکھا پھر ایک نظر عمار کو اس کے بعد ایک بلند قہقہہ ہوا میں گونچا

"ہاہا ہا یہ تو ہمارے عمار میاں کے ساتھ کتے بلیوں والی نہیں ہو گئی"

زرشالہ نے آگے آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اس نے گھور کر زرشالہ کو دیکھا

اس کے بعد ہستے ہوئے رومان کو

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں"

وہ خطرناک ارادے سے آگے بڑھا ولید نے آگے بڑھ کر ایک لگائی اس کے کمر میں

"ہائے اماں مر گیا ایک دن مجھے ٹی بی کروا کر دم لینا تم سب کبختوں اس ہاتھ کے

استعمال کے بنا اس منحوس منہ سے بھونک دیا کروں"

وہ اپنا کمر سہلاتے ہوئے چلا یا اس پاس کے راہ چلتے لوگ تعجب سے ان حلائی مخلوق کو

دیکھ رہی تھی

اس کے بعد وہ لوگ روڈ پر موجود تانگے کے پاس گئے تانگے والے نے اتنے لوگوں کو ایک ہی تانگے پر بیٹھنے سے منع کر دیا بہت منت سماجت کے بعد وہ سب اس تانگے پر سوار ہوئے

"بھائی صاحب آپ کے تانگے کے پاپے کے نیچے ایک بڑا سا پتھر ہے"

شارق نے اسے اطلاع دی

"اوہو بھائی میرے زرا اتر کر وہ سائیڈ پر تو کر دوں"

"نہ بابانہ میں اپنی جگہ سے ہلا بھی تو میری جگہ چلی جانی ہے خود اتر کر ہٹا دوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارق نے صاف انکار کیا تانگے والے نے ایک قہر بھری نظر اس پر ڈالی پھر خود اتر کر دیکھنے لگا اتنے سے وقت میں بہروز نے گھوڑے کی لگام سنھبالی اور اسے بھاگالے گیا "چور چور پکڑو میرا تانگہ چوری کر کے لے جا رہے ہیں"

تانگے والا پیچھے پیچھے بھاگا آ رہا تھا وہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے سامنے پولیس وین کے ساتھ کھڑے زالا نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہاں اس کا سارا خاندان جمع آج باہر والوں کا جینا حرام کر رہا تھا اس نے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی

سٹارٹ کی اور عین تانگے کے سامنے جا کر کھڑی کر دی بہر وزنہ بہت مشکل سے  
گھوڑے کی لگام کو تھاما

سب اس اچانک افاد پر جھٹکا کھا کر ایک دوسرے پر جا کر گرے

"اتر سب کے سب"

وہ گاڑی سے اتر کر ان کے سامنے جا کھڑا ہوا اتنے میں تانگے والا بھی وہاں پہنچ گیا زالان  
نے اسے پیسے دیے وہ تانگہ لے کر وہاں سے چلا گیا

"اب بتانا پسند کروں گے یہ سب کیا تماشا تھا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس وقت پولیس کی وردی میں ملبوس حد سے زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا عرصے سے اس کا  
چہرہ لال ہو گیا تھا بال اوپر کو کیے شرٹ کے بٹن کھولے ہوئے بازوؤں اوپر چڑھائیں  
آنکھوں میں تھکن لیے وہ ڈائریکٹ زر شالہ کے دل میں اتر گیا اج سے پہلے زر شالہ کو  
وہ اس قدر خوبصورت نہیں لگا تھا یا اس لمحے میں کچھ جادو تھا جو اس کا چھین سکون سب  
اپنے ساتھ لے گیا تھا زالان سب کو ڈانٹ رہا تھا وہ بت بنی اسے دیکھے جا رہی تھی  
زر شالہ کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کر کے اس نے چونک کر اسے دیکھا

جو مہورت سے اسے ہی تکے جا رہی تھی

"تمہیں کیا ہوا ہے"

زالان نے آگے بڑھ کر اس کے آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرا کر پوچھا وہ ایک دم

چونک گئی "کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں..."

وہ ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

زالان نے مزید ڈانٹنے کا ارادہ ملتوی کر کے ان سب کو پولیس وین میں بیٹھنے کو کہا ایک تو

اسے زر شالہ کی آنکھوں میں موجود حیرانی ڈسٹرب کر رہی تھی دوسرا وہ جانتا تھا سانپ

کی دم سو سال بھی ٹھیک کرنے کے لیے رکھ لوں وہ ٹھیک ہونے والی نہیں ایسے ہی یہ

گریزی گروپ مر کر بھی سدھرنے والا نہیں تھا جا ہے ان کی کتنی ہی کتے والی کیوں نہ

کر لی جائے

بہروز کو گئے دوویک ہو گئے تھے سب کو اس کے جانے کا بہت دکھ تھا ان کا گریزی

گروپ ادھورا ہو گیا تھا شارق اور ولید بھی فیکٹری جانے لگ گئے تھے حورین زر شالہ

اور روما کے سیکنڈ سیمیٹر کے میڈٹرم چل رہے تھے یونی میں اب بھی زر شالہ دامیر کو تنگ کرتی تھی وہاں وہ اب بھی انجان بنے ہوئے تھے حورین البتہ اسے نظر انداز کرتی رہی تھی

آج زر شالہ زالان لوگوں کی طرف آئی تھی

"آہا بڑی اماں آج بہت مزے مزے کی خوشبو آرہی ہیں لگتا ہے آج کچھ خاص بن رہا ہے"

وہ کچن میں جھانک کر بولی  
 "تمہیں آج ہماری یاد کیسے آگئی ہے تم تو مجھ سے بات ہی مت کروں"

وہ ناراضگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی

"او میری پیاری خوبصورت سی بڑی ماں آپ تو دل میں بستی ہے اور جو لوگ دل میں

بستے ہیں انہیں یاد کہا کیا جاتا ہے وہ تو خود بخود دل میں رہتے ہیں"

اس نے آگے بڑھ کر ان کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے کہا

"بس بس زیادہ مسکا لگانے کی ضرورت نہیں ہے جب سے بہروز گیا ہے تم سب نے

یہاں آنے کی زحمت کرنا بھی گورا نہیں کی "

انہوں نے ناراض نظروں سے مر کر دیکھا

"بڑی ماں آج میرا اسٹ پیپر تھا سوری اب آگئی ہوں نہ یہ بتائیں کھڑورس خان کہا

ہے "

انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا

"تم سے ناراض ہوں بھی نہیں سکتی تمہارا کھڑورس خان آج کچھ جلدی گھرا گیا ہے

شاید سر میں درد تھا اس کے ابھی اسی کے لیے چائے بنا رہی ہوں تم وہاں ہی جا رہی

ہوں تو یہ بھی دے آؤ پھر مل کر چائے پیے گے آج رات تمہارے بڑے ابو کے کچھ

دوست ذرے ہیں ان کے لیے ہی یہ اختتام کیا ہے "

انہوں نے تفصیل سے جواب دیا

"واہ آج تو مزہ آنے والا ہے پہلے میں زرا جا کر زالان خان کی خبر لے لوں "

وہ مسکراتے ہوئے بولی

"ویسے بہروز بالکل ٹھیک کہتا ہے کھانے کی خوشبو تمہیں کھینچ لاتی ہے "

انہوں نے ہنس کر اسے چھڑا

"ہا ہا مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے"

وہ ہستے ہوئے چائے کپ میں ڈالنے لگی چائے کا کپ لے کر وہ زالان کے کمرے کی طرف چلی دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئی پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹ ان کی بلب کی روشنی اس کی آنکھوں پر پڑی تو اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول دیں سامنے زر شالہ کو دیکھ کر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا آج بہت مدت بعد وہ اس کے کمرے میں آئی تھی سسزری بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیے گرین شاٹ کرتا پہنے ڈوپٹہ مفلر کی طرح ڈالے وہ باربی ڈول ہی لگ رہی تھی اپنی طرف زالان کو متوجہ دیکھ کر وہ مسکرائی

"لے جناب گرما گرم چائے حاضر ہے"

اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھ دی

"بیٹھو شالہ کسی ہوں بہت دنوں بعد چکر لگایا ہے یہاں کا"

زالان نے اٹھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا شالہ کے آنکھوں میں شکوہ در آیا

"شکر ہے آپ کو اتنا تو یاد رہا کہ میں کافی دنوں سے آئی نہیں ہوں میں تو سمجھی تھی آپ بھول چکے ہیں مجھے"

اس کے آنکھوں میں آنسو آگئے تھے کسی اپنے کا اتنا نجان بن جانا برداشت کرنا ناممکن بات تھی ناچاہتے ہوئے بھی گلہ کر بیٹھی

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں بھول سکتا ہوں"

اس نے زرشالہ کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا اس نے کوئی جواب نہیں دیا آنکھیں جھکا کر آنسو صاف کرنے لگی زالان نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کئے

"تم میری سانسوں میں بستی ہوں شالہ جس دن یہ سانس بند ہوئی نہ سمجھ جانا زالان شالہ سے دور ہو گیا زندہ ہوں سانس لے رہا ہوں نہ تو ان سانسوں میں صرف اور صرف تم ہوں جینا بھول سکتا ہوں سانس لینا بھول سکتا ہوں پر اپنی زندگی کو مر کر بھی نہیں بھول سکتا"

اس نے بے بسی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

"جھوٹ بولتے ہیں آپ ایسی بات ہوتی تو آپ کو پتا ہوتا میں اتنے دنوں سے کہاں

غائب ہو آئی کیوں نہیں آپ پوچھنے تک نہیں ایے شالہ زندہ بھی ہے یہ مر..."

"بس شالہ آگے کوئی بکو اس مت کرنا فضول بول کر مجھے تکلیف کیوں دیتی ہوں تم

جانتی ہونہ کتنی خاص ہو تم میرے لیے جہاں تک سوال ہے پتا کرنے کا نہ تو سنو میں تم

سے کبھی غافل نہیں رہا مجھے تو اتنا تک پتا ہے کہ کون سے دن کون سا پیر تھا کب کون

ساڈیس پہن کر گئی ہوں تم یونی اتنا تو تمہیں اپنا پتا نہیں ہو گا جتنا مجھے ہیں سمجھی"

زالان نے اس کی بات کاٹ کر جواب دیا شالہ نے حیرت سے اسے دیکھا یہ اظہار یہ پیار

حیال رکھنا سب کیا تھا اتنی محبت اتنی فکر آخر کیوں کر رہا تھا وہ اب تو وہ اس سے بہت دور

جانے والی تھی یہ سوچ شالہ کو بھی تکلیف دے دہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ انجانہ

سادر داسے کیوں ہو رہا ہے زالان کے آنکھوں میں درد تھا دکھ تھا وہ آنکھیں چرا گئی ہوتا

ہے نہ کبھی کبھی کہ آپ جانتے بوجھتے اپنے دل کی آواز کو سنے سے انکاری ہو جاتے

ہوں جاہ کر بھی اپنے دل کی نہیں مان سکتے ایسا ہی ان دونوں کے معاملے میں بھی تھا

ایک دوسرے کو حد سے زیادہ چاہنے کے باوجود ایک دوسرے سے دور جا رہے تھے

"یہ محبت ہے تو پھر مجھے ریجیکٹ کیوں کیا تھا انہوں نے انکار کر دیا تھا اب صرف بن

رہے ہیں انہیں کوئی پیار و یار نہیں ہے مجھ سے صرف میرا دل رکھنے کے لیے میرا دل  
بہلانے کے لیے کہتے ہیں "

اس نے منفی انداز میں سوچا وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی وہ خود بھی جانے سے انجان تھی  
"کہا کھو گئی ہوں لڑکی "

شش زالان نے اس کے چہرے کے سامنے چھٹکی بجائی

"آہی نہیں بس سوچ رہی تھی لوگ کتنا اچھا مزاق کر لیتے ہیں "

اس نے جھونک کر جواب دیا  
NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں یہ تو ہے پر تم سے زیادہ اچھا مزاق تو کوئی بھی نہیں کر سکتا "

زالان نے مسکرا کر اسے چھڑا وہ بدلے میں مسکرا بھی نہیں سکی

"آپ کی چائے تو ٹھنڈی ہو گئی ہے میں اور بنا کر لاتی ہوں "

وہ بات بدل کر جانے کے لیے اٹھی

"میرا سر درد تو چائے سے کبھی ٹھیک نہیں ہوا یہ تو تم جانتی ہوں نہ "

زالان کی بات پر اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

"سرد بادوں"

اس نے آگے بڑھ کر پوچھا

"میں تو منتظر تھا کب سے کہ تم آؤ گی بنا پوچھے میرا سرد باؤ گئی میرا سرد درد خود ہی حتم ہو

جائے گا"

زالان نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

"یہ حق تو آپ بہت خاموشی سے مجھ سے چھین چکے ہیں"

اس نے شکوہ کرتے ہوئے سر ہانے بیٹھ کر اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا ج زندگی میں

پہلی بار اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا وہ دھیرے دھیرے اس کا سرد بانے لگی زالان کو لگا اس کا

دل کو سکون مل رہا ہے ساری تھکن سارا درد حتم ہونے لگا تھا دونوں کے درمیان

خاموشی بول رہی دونوں ہی بات کرنے سے کترار ہے تھے

"شالہ"

کافی وقت لگا زالان کو سننے میں

"جی"

"مما چاہتی ہے میں شادی کر لوں اب"

اس نے آرام سے بتایا ایک پل کے لیے شالہ کے ہاتھ تھام گئے پھر خود کو سنبھال کر

بولی

"یہ تو اچھی بات ہے نہ اب آپ کی زندگی میں بھی کسی کو آنا چاہیے"

اس نے دل کے درد کو ڈھپٹ کر کچھ بھی سوچنے سے روکا

"ہاں میرا بھی اب یہی خیال ہے کہ میں اب شادی کر ہی لوں ممما سے کہ دیا ہے

میرے لیے لڑکی شالہ دیکھے گئی"

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ خود ازیت سے کہہ کر تھک گیا تھا

"میں... میں کیسے مجھے کیا پتا آپ کو کسی لڑکی اچھی لگتی ہے"

وہ گھبرا کر بولی

"تم ہی تو مجھے جانتی ہوں اچھے سے تمہیں تو پتا ہے مجھے کیا پسند ہے کیا نہیں"



زالان بول رہا تھا شمالہ آنسو روکے اسے سن رہی تھی زالان کی زندگی میں کوئی آگئی جو اس کا اس سے زیادہ خیال رکھنے والی ہوئی تو شمالہ کا کیا بنے گا یہ خیال اسے پریشان کر گیا

"بولو دیکھوں گئی نہ میرے لیے ایسی ہی لڑکی"

زالان بھی گویا قسم کھا کر بیٹھا تھا آج اسے رولانے کا

"نہ.. نہیں میری جگہ آپ کی زندگی میں کوئی نہیں لے سکتی"

وہ روتے ہوئے بولی

"میری جگہ بھی تو تم نے کسی اور کو دے دی اب میرے معاملے میں نا انصافی کیوں کر رہی ہوں"

زالان نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا

وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بنا کچھ کہے بھاگتی چلی گئی زالان سر اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہی بیٹھا رہ گیا

.....

بہروز آج بہت تھک گیا تھا آتے ہی اپنے فلیٹ میں لمبی تان کر سو گیا یہاں پر داجی کے

کوئی دوست کی فیملی رہتی تھی ان کا ایک پوتا پڑھنے کے لئے دوسرے سٹیٹ میں تھا جہاں وہ فلیٹ میں رہ رہا تھا حاجی نے اپنے دوست کو بہ روز کا وہاں آنے کا بتایا تو انہوں نے زبردستی اسے اپنے پوتے کے ساتھ رہنے کو کہا آج کل ان کا پوتا گھر گیا ہوا تھا بہ روز کو یہاں آئے تیسرا مہینہ تھا پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ پاٹ ٹائم جا ب بھی کر رہا تھا ابھی تھوڑا ٹائم ہی گزرا تھا کہ دروازے پر زور زور سے دستک ہونے لگی وہ نیند میں تھا اس لیے اسے پتہ نہ چلا جب کسی نے بیل پر ہاتھ رکھا تو ہٹانا بھول ہی گیا

وہ ڈر کر اٹھ بیٹھا

"ہائے اللہ غارت کرے اتنے رات گئے کس پر موت آگئی ہے"

وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے بیڈ سے اٹھ بیٹھا بیل اب بھی متواتر بج رہی تھی "آ رہا ہوں کبختوں گورو کے دیس کیا آ گیا سکون کی زندگی ہی جینا بھول گیا ہوں اللہ پوچھے زرشالہ تمہیں اور بھائی کو تم دونوں کی وجہ سے مجھے یہاں خورا ہونا پڑ رہا ہے" وہ چلتے ہوئے مسلسل تیز آواز میں بولے جا رہا دروازہ کھول کر دھاڑا "آہی رہا تھا مر نہیں گیا تھا جو گھنٹی سے ہاتھ اٹھانا بھول گئے!.."

جیسے ہی پورا دروازہ کھولا ایک لڑکی اسے دھکادے کر اندر داخل ہوئی اسے وہ حیرت سے منہ کھولے لڑکی کو گھورنے لگا جواب اسے پیچھے کر کے دروازہ بند کر چکی تھی

"او بہن یہ کیا بد تمیزی ہے یہ تمہارے ابا کا گھر نہیں ہے جو یوں بنا خوف انداز کھس آئی ہوں مانا کے گوروں کا دیس ہے پر اس کا مطلب یہ نہیں ہم بچاروں پر ظلم ہی انتہا کر دوں"

ایک تو اس کی نیند برباد کی اوپر سے یوں انجان لڑکی دندا لتے ہوئے انداز کھس آئی تھی

"آپ کو بھی تو بلکل تمیز نہیں ہے گھر آئے مہمانوں کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی

"مہمان کون مہمان کہاں مجھے تو دیکھائی نہیں دے رہے"

اس نے نظریں ادھر ادھر گوما کر دیکھا جیسے واقعی کسی مہمان کو ڈھونڈ رہا ہوں

"یہ آپ کو میں جیتی جاگتی انسان نظر نہیں آرہی کیا"

اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا

"اوبی بی مہمان نہ آسمان اسے لوگوں کو مہمان نہیں بن بلائے عزاب کہا جاتا ہے"

اس نے گھور کر اسے دیکھا

"شکل سے تو شریف انسان لگتے ہوں پر زبان بہت زیادہ لمبی ہے"

اس نے ناگواری سے کہا

"ہاں تم میں تو تمیز کھوٹ کھوٹ کر بھری ہے نہ جیسے مان نہ مان میں تیرا مہمان"

اس نے ناک چڑا کر جواب دیا

"مجھے تو تم کافی مشکوک لگ رہی ہوں سچ سچ بتاؤ کہاں سے چوری کر کے آئی ہوں؟ کسی

کا قتل و تل تو نہیں کر کے آئی ہوں لڑکی"

اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

"میں تمہیں ایسی نظر آتی ہوں"

وہ صدمے سے چلائی

"نہیں شکل سے تو تم بہت معصوم لگتی ہوں پر معصوم ہو نہیں میری کزن بھی ساری کی

ساری تمہاری طرح معصوم نظر آتی ہے ایمان سے ایک سے بڑھ کر ایک شیطانی آئیڈیا

ہوتا ہے ان کے ذہن میں"

اس نے سرتہ پاؤں اس کا جائزہ لے کر جواب دیا  
 وہ کوئی اکیس سال کی خوبصورت نقوش والی نازک سی لڑکی تھی سبز بڑی بڑی آنکھیں  
 گولڈن خوبصورت بال جو سولڈر تک کھولے چھوڑے ہوئے تھے قد بھی اچھا خاصا تھا  
 شکل سے تو کسی اچھے خاندان کی لڑکی نظر آرہی تھی

"دیکھوں مجھے اس وقت سر چھپانے کی جگہ چاہئے مجھے کمرہ بتاؤ میں جا کر آرام کرو"  
 وہ اس کی بار نظر انداز کر کے بولی بہر وز آنکھیں پھاڑے اس بولڈ سی لڑکی کو دیکھنے لگا  
 "اوہن یہ دو ہاتھ دیکھ رہی ہوں میں تمہاری سامنے یہ ہاتھ جوڑتا ہوں برائے مہربانی  
 شرافت سے چلی جاؤ"

اس نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ چھوڑ کر ناگواری سے کہا  
 "میں یہاں سے کہی نہیں جاسکتی دیکھوں میری جان کو حطرہ ہے ایک مسلمان ہونے  
 کے ناتے ہی سعی میری مدد کر دوں"

وہ اب کی بار روہنسی کو کر بولی

"مانا کے میں مسلمان ہو پر تم مجھے مشکوک لگ رہی ہوں اور دوسری بات اگر میرے

داجی کو پتا چل گیا رات کے اس پہران کا پوتا ایک جوان جہان لڑکی کے ساتھ اکیلے گھر  
میں کھڑا ہے تو جانتی ہوں وہ کیا کرے گے "

اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کیا کرے گے "

وہ حیرانی سے پوچھنے لگی

"پہلی فلائٹ لے کر یہاں پہنچ جائے گے اور اس کے بعد غیرت کے نام پر میرا قتل کر  
دے گے "

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ڈرامائی انداز میں بتایا

"ہے تم لڑکے ہو کراتنا ڈرتے ہوں "

وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

"وہ بی بی میرے داجی کوئی عام بندے نہیں ہے اس عمر میں بھی مجھے چیل سے مارنے

سے گریز نہیں کریں گے وہ تو ہمیں اگر بنا شاٹ کے باڈی بناتے دیکھ لے نہ تو اسی دن

ہمارا قتل خود پر واجب کر دے.. اس لیے تمہاری بہت مہربانی ہوگی تم یہاں سے

تشریف لے جاؤ"

وہ داجی کی ڈانٹ یاد کر کے ڈر کر بولا

"ہاہا ہاؤ! امیزنگ کتنے کیوٹ ہے تمہارے داجی"

وہ ہنستے ہوئے بولی بہروز کو دل سے یہ اعتراف کرنا پڑا کہ سامنے کھڑی لڑکی بلاشبہ

ایک حسین لڑکی ہے

"تم ہنسوں بعد میں پہلے مجھے سچ سچ بتاؤ تم یہاں کیا کرنے آئی ہوں"

وہ اب پر سے مشکوک نظروں سے اسے گھورنے لگا

"تم میری مدد کروں گے تو تب ہی تمہیں بتاؤں گی دیکھوں اگر تم میرے کام آئے تو

بدلے میں میں تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں"

اس نے بہروز کو لالچ دیتے ہوئے کہا

"اچھا جی مثال کے طور پر تم میری کیا مدد کر سکتی ہوں"

اس نے اس چلاک لڑکی کو دیکھ کر پوچھا

"میرا نام لیلی ہے"

"تمہارے نام سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے"

وہ بد اخلاقی سے بولا

"ٹھیک ہے تمہیں دلچسپی نہیں تو نہیں بتاؤ گئی پر پہلے مجھے بیٹھے تو دو بھاگ بھاگ کر

تھک گئی ہوں"

وہ کہتے ہوئے سامنے پڑے سنگل صوفے کی طرف بڑھی بہرہ روز کو ناچاہتے ہوئے بھی

اس کے پیچھے پیچھے آنا پڑا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب بولو جلدی جلدی مجھے بہت نیند آرہی ہے"

وہ جمائی لیتے ہوئے بولا

"نیند تو مجھے بھی آرہی ہے پلیز ابھی مجھے سونے دوں صبح سب کچھ بتا دوں گئی"

اس کی آنکھوں میں بھی نیند تھی ایک تو بہرہ روز اتنا تھکا ہوا تھا اوپر سے لڑکی ڈرامے حتم

نہیں ہو رہے تھے وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھا

"وہ سامنے گسٹ روم ہے وہاں جا کر سو جاؤ اور صبح ہوتے ہی یہاں سے چلتی بنو میں

بے وقوف نہیں ہو جو تمہاری باتوں میں آ جاؤ گا"

وہ کہ کر روکا نہیں اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا

"سنو مجھے بھوک لگی ہے کھانے کو کچھ ملے گا"

اس نے معصومیت سے پوچھا

"تم ایسا کروں مجھے کھالوں"

اس نے گردن موڑ کر کھا جانے والے انداز میں کہا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books  
"میں حرام چیزیں نہیں کھاتی"

اس نے بے نیازی سے کہا بہروز پورا کا پورا گوما

"وہ سامنے کچن ہے کچھ بھی ملے چپ چاپ ٹھونس لوں"

اس نے جھنجھلا کر کہا

"اور ہاں یاد آیا اپنا آئی ڈی کاٹ دوں مجھے تمہارا کیا بھروسہ پتا نہیں کون ہو کہاں سے

آئی ہوں مجھے تم پر بالکل اعتبار نہیں ہے"

وہ آگے بڑھ کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر بولا لیلیٰ نے پہلے اسے گھورا پھر اپنے بڑے سے بیگ میں ہاتھ ڈال کر آئی ڈی کا ڈنکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا

"تم حد سے زیادہ بے مراوت ہو"

اس نے منہ بنا کر اسے کہا

"تم حد سے بڑھ کر چیپکو ہوں.... اور صبح تمیز سے یہاں سے چلی جانا سمجھی"

وہ اسی کے انداز میں بول کر چلا گیا لیلیٰ اس کے پست کو گھو کر رہ گئی سر جھٹک کر کچن کی طرف بڑھ گئی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"ہیلو کیسی ہوں"

"کیوں فون کیا ہے آپ نے"

اس نے تلخی سے پوچھا

"تمہاری آواز سننے عرصہ ہو گیا کہاں جا کر گم ہو گئی ہوں تمہیں لگا تم نکاح کر لوں گئی تو

میں تمہارا پیچھا چھوڑ دوں گا نہ میری شہزادی نہ میں تمہارے نام نہاد شوہر کو زندہ درگور

کردوں گا اگر وہ میرے راستے میں آیا بھی تو"

اس نے ڈھار کر کہا

"آپ.. کو کیسے پتا چلا"

اس نے حیرانی سے پوچھا

"تمہارے معاملے میں دو نہیں چار چار آنکھیں رکھتا ہوں میں"

"میں پہلے بھی کہ چکی ہوں اب بھی کہ رہی ہوں آپ ایک سہرا بک کے پیچھے بھاگ

رہے ہیں میرا نکاح ہو گیا ہے اب میں کسی کی امانت ہوں"

حورین نے غصہ ضبط کرتے ہوئے تحمل سے جواب دیا

"تم میری تھی میری ہی رہوں گی چاہے ساری دنیا ہی کیوں نہ آجائے ہمارے درمیان

میں سب کو دیکھ لوں گا سمجھی"

وہ غصے سے بولا

"مجھے آپ کی کوئی فضول بات نہیں سنی آئندہ اگر مجھے تنگ کیا تو میں زالان بھائی کو

آپ کے بارے میں بتا دوں گئی"

اس نے دھمکی دی

"ہاہا میں سمجھا تم اپنے نام نہاد شوہر کو بتاؤ گی لگتا ہے وہ اس قابل ہی نہیں ہے حیر یہ تو میرے لیے بہت اچھی خبر ہے کہ تم خوش نہیں ہو"

بالو نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"آپ کو شاید بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے میں خوش نہیں بہت خوش ہوں جہاں تک بات انہیں بتانے کی ہے نہ تو میں جانتی انہیں پتا چلا تو وہ آپ کی جان لینے میں ایک پل کا بھی وقت نہیں لے گے کیونکہ وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین نے لہجے کو مضبوط بنا کر کہا

"ہاہا محبت پیار.. مجھ سے بڑھ کر تمہیں کوئی اور چاہ ہی سکتا یاد رکھنا تم مجھے چاہ کر بھی کبھی بھول نہیں پاؤ گی"

بالو کے لہجے میں یقین تھا جس نے ایک پل کے لیے حورین کو حیران کر دیا کوئی اتنا بڑا داوا کیسے کر سکتا ہے حورین نے کوئی بھی جواب دیے بنا ہی فون بند کر کے سائیڈ پر رکھا

=====

"حوریار تم یہاں بیٹھی ہوں اور میں تمہیں پورے گھر میں تلاش کر رہی تھی"

زرشالہ اس کے پاس کھانس پر بیٹھ کر بولی زالان سچ کہتا تھا اسے اپنا درد اپنا غم چھپانا آتا تھا وہ کیسی کے سامنے اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرتی ابھی بھی وہ خوش باش نظر آ رہی تھی حورین نے رشک بھری نظر سے اسے دیکھا

"پتا ہے زر تم بہت خوش قسمت ہو تمہیں سب بہت چاہتے ہیں"

حورین کے لہجے میں دکھ تھا زرشالہ نے چونک کر اسے دیکھا

"تمہیں لگتا ہے تم خوش قسمت نہیں ہو کیا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے ایسا کب کہا"

زرشالہ نے پیار سے اس کا ہاتھ تھاما

"جانتی ہوں حور سب ہم سے بہت پیار کرتے ہیں اس گھر کا ہر فرد ہر کسی سے مخلص ہیں کبھی یہ مت سمجھنا تمہیں کوئی پیار نہیں کرتا تم نے دیکھا ہو گا ہم سب کزن ایک دوسرے کے ہر وقت تانگ کھینچتے رہتے ہیں ایک دوسرے کو داجی سے ڈانٹ پروانے کے چکر میں ہوتے ہیں پھر بھی کسی کے دل میں ایک دوسرے کے لیے کوئی بدگمانی

نہیں ہے یہی تو اس گھر کے لوگوں کی محبت ہے تم خود کو اس گھر کا ایک اہم فرد جانو  
یہاں پر بندے کی اپنے جگہ ہے کوئی کسی کی جگہ نہیں لینا چاہتا کیونکہ جس کی جو جگہ ہے  
وہ اس پر خوش ہے "

زرشالہ نے بہت پیار سے اسے سمجھایا حورین نے سر ہلا کر اسے مسکرا کر دیکھا  
"یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات اب زرا یہ بتاؤ تمہیں کیا پریشانی ہے جو تمہیں سکون سے  
رہنے نہیں دے رہی پلیز آج مجھے مت ٹالنا میں تمہاری دوست ہی نہیں بہن بھی  
ہوں "

حورین نے نظر اٹھا کر اپنی پیاری سی دوست کو دیکھا وہ حیران تھی زرشالہ جیسی لاابالی  
لڑکی اتنے غور سے اسے دیکھتی رہی ہے واقعی یہ پاگل سی لڑکی سب کی حیر خواہ تھی  
آوروں کے دکھ کو سمجھنے والی

"بتاؤ بھی "

اس نے پیار سے کہا حورین بھی تھک چکی تھی اس راز کو چھپاتے چھپاتے اس نے ساری  
بات زرشالہ کو بتادی

"اللہ اللہ حورین اتنے عرصے سے یہ سب ہو رہا ہے تم نے کسی کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا"

زرشالہ نے افسوس سے سر ہلایا

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی میں کیا کروں زر"

وہ روہنسی ہو کر بولی

"کچھ نہیں ہوگا میں زالاں سے بات کرتی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا"



اس نے اسے تسلی دی

"نہ نہیں زر تم ایسا کچھ نہیں کروں گی پلیز"

"پاگل تو نہیں ہوگئی ہو حور یہ سب اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہی ہوں ہمیں کسی نہ

کسی کو اعتماد میں لینا ہوگا"

زرشالہ نے اسے سمجھایا مگر حورین اپنی بات پر قائم تھی

"نہیں ابھی نہیں اگر آئندہ مجھے تنگ کیا میں خود زالاں بھائی سے بات کروں گئی"

زرشالہ نے ناراضگی سے اسے دیکھا حورین نے ادھر ادھر کی باتیں زر کردی

"زر ایک بات کہوں"

"ہاں کہوں ناں"

"زر مجھے لگتا ہے تم اپنے ساتھ ساتھ زالان بھائی کی زندگی تباہ کر رہی ہوں"

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں"

اس نے حیرانی سے پوچھا

"مطلب صاف ظاہر ہے تمہارے دل میں زالان بھائی بستے ان کے علاو کوئی نہیں تم

اپنے ساتھ ساتھ بہروز بھائی کی لائف بھی خراب کر رہی ہوں"

حورین نے سنجیدگی سے جواب دیا زرشالہ نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

"ایسا کچھ نہیں ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے پلیز آئندہ ایسا مت کہنا"

زرشالہ اس کی بات سنے بغیر چلی گئی جو بات خود سے چھپا رہی تھی وہ حورین اتنی آسانی

سے اسے کہ گئی تھی

.....

وہ آج لمبی نیند لے کر اٹھا تھا دودن سے بہت مصروف گزرا تھا دودن پہلے والی رات کا واقع اس کے ذہن میں سے بالکل نکال گیا تیز میوزک لگائے وہ ناشتہ بنانے میں مگن تھا

"گڈ مارنگ"

وہ جو اپنے خیالوں میں گم کھڑا ناشتہ بنا رہا تھا آواز پر اوچھل پڑا مڑ کر پیچھے دیکھا وہاں اس لڑکی کو دیکھ کر سب یاد آیا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہوں"

وہ حیرت سے بولا

"کیا مطلب ہے کیا کر رہی میں دودن سے یہی پر ہوں"

وہ کمال اطمینان سے فریج کھول کر پانی نکلتے ہوئے بے تکلفی سے بولی

"اولڑکی میں نے تمہیں اس رات ہی کہہ دیا تھا صبح یہاں سے چلتی بنوں"

وہ غصے میں بولا

"واہ بھائی واہ ایسے کیسے چلی میرا ایک ڈی کا ڈا اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہوا ہے اور مجھے کہہ رہے ہوں میں یہاں کیا کر کیا رہی ہوں"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی بہروز کو یاد آیا اس کا آئی ڈی کارڈ تو اس کے کمرے میں پڑھا تھا پر وہ بہروز ہی کیا جو اپنی غلطی مان جاتا

"مس یہ سب بہانے ناں کہی اور جا کر بنانا تمہیں جانا ہوتا کب کی جا چکی ہوتی آئی ڈی کارڈ کا کیا تھا کبھی بھی اکر لے جاتی"

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

"یہ تمہارا پاکستان نہیں ہے جہاں ان سب کے بنا گوما جاسکتا ہے یہ آسٹریلیا ہے مجھے سو جگوں پر کام آتا ہے"

وہ پانی گلاس میں ڈال کر وہی پڑی کرسی پر بیٹھ گئی

"کافی ڈھیٹ ہوں"

وہ بھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

"نوازش آپ کی"

اس نے ہنس کر کہا

"زیادہ چالاکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے سچ سچ بتاؤ تمہارا مقصد کیا ہے کیوں آئی ہو

تم یہاں"

بہروز سارے لحاظ بھول کر چڑچڑے انداز میں بولا

"تمہاری مدد کی ضرورت ہے بدلے میں جو تم کہو میں دینے کو تیار ہوں"

لیلی نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ہا ہا ہا اچھا تو تم بدلے میں مجھے کیا دے سکتی ہوں"

بہروز نے مذاق اڑایا

"جو تم کہو"

"تمہیں میں شکل سے کیا بے وقوف نظر آتا ہوں"

"نہیں شکل سے تو چرسی موالی لگتے ہوں"

اب کی بار جواب اردو میں آیا

'واٹ'

وہ اس کی اردو سن کر سکتے میں آگیا'

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے پاکستان سے تعلق ہے میرا بھی تم مجھے بتاؤ

میری مدد کروں گے یا نہیں"

اس نے اس کی حیران آنکھوں میں جھانک کر اپنا سوال دہرایا

"تمیز سے لڑکی تم جانتی ہوں تم کس سے بات کر رہی ہوں میرے سامنے گھراؤچی

آواز میں کوئی بات نہیں کر سکتا"

اس نے رعب جمانے کی ناکام کوشش کی

'ہاہاہا'

"وہ قہقہہ لگا کر ہنسی

"اس میں ہسنے والی کیا بات ہے"

بہروز نے تعجب سے پوچھا

"اچھا مذاق کر لیتے ہوں"

"تمہیں یہ سب مذاق لگ رہا ہے"

اس نے آنکھیں دیکھائی

"آپ میری مدد کروں گے یا نہیں"

"واہ واہ یہ تم سے آپ کا فاصلہ کیسے طے کر لیا تم نے لگتا ہے واقعی کام کچھ حاصل ہے"

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | ...  
بہروز نے کچن سے باہر جا کر میوزک بند کیا

"باہر ہی آ جاؤ جو کہنا ہے جلدی کہوں پھر یہاں سے چلتی بنو"

بہروز نے باہر سے ہانگ لگائی لیلی بھی باہر آ کر ایک طرف پڑے صوفے پر بیٹھ گئی

"اب بتاؤ کہا سے چوری کر کے آئی ہوں"

بہروز ابھی تک اس کے بارے میں مشکوک تھا

"میرے پاس اللہ کا دیا اتنا ہے ناں کہ تمہارے جیسے دو تین بندوں کو مفت میں کھلا پلا

سکتی ہوں"

لیلیٰ نے غصے سے کہا

"مجھ جیسے بندے سے تمہارا مطلب کیا ہے"

بہروز نے ناگواری سے کہا

"تم یہ سب باتیں چھوڑو میری مدد کر رہے ہوں یا نہیں"

"بلکل بھی نہیں"

"میں بدلے میں تمہاری مدد کروں گی"

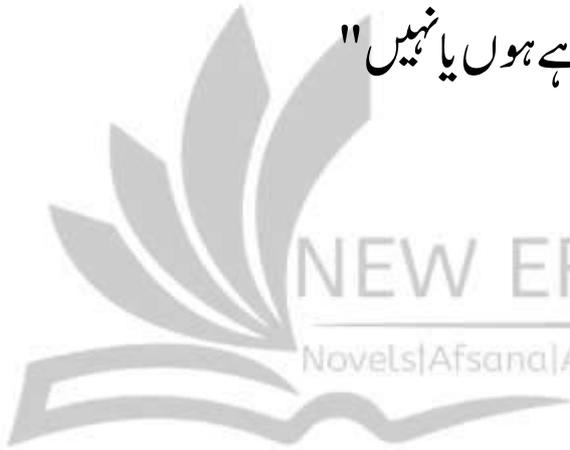
"اچھا تم میری کیا مدد کروں گی"

"جو تم کہو"

"پکا"

"ہاں پکا"

بہروز نے کچھ لمحے دماغ پر ڈال کر سوچا



"تم میری ہر طرح کی مدد کر سکتی ہوناں"

"تمہیں ابھی تک یقین کیوں نہیں آرہا میرے پاس اتنا پیسہ ہے میں کچھ بھی خرید سکتی ہوں کچھ بھی تمہیں دلا سکتی ہوں"

لیلیٰ نے تنگ آکر کہا

"چلو پھر شہباز مجھے ایک دن کے لیے پاکستان کا پرائمری منسٹر بنا دوں زرا"

بہروز نے ہنسی دبا کر سنجیدگی سے کہا

"واٹ تمہارا دماغ تو درست ہے ناں"

وہ اس کی بات پر اچھل پڑی

"ہاہا ہا یہی انجام ہوتا ہے تمہارے طرح کے لوگوں کا جو بہت شوخیاں مارتے ہیں"

بہروز نے تالی بجامزاق اڑایا

لیلیٰ نے اس کے طنز کو نظر انداز کیا

"مجھ سے شادی کروں گے"

اب کی بار اچھلنے کی باری بہروز کی تھی

"واٹ شادی تمہارا دماغ تو جگہ پر ہے یہ کیسا ہے"

بہروز نے کافی ناگواری سے اسے گھورا

"تمہارا میرا مزاق کا کوئی رشتہ نہیں ہے جو میں یہ بات مزاق میں کرو گئی"

لیلا نے برامانتے ہوئے ناراضگی سے کہا

"چلو مان لیا تم مزاق نہیں کر رہے پر میں حیران ہو تم نے اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے

کیسے کر دی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہروز کو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا جو اس نے سنا وہ سچ تھا

"مجبوری سب کروا دیتی ہے میں بھی مجبور ہوں پلیز میری مدد کروں بدلے میں میں

تمہیں یہاں کی ریزیڈنسی دینے کو تیار ہوں"

"یہ تم مجھے لالچ کس خوشی میں دے رہی ہوں شرم کروں کچھ میں کوئی ایسا ویسا مرد

نہیں ہوں بھاڑ میں جائے دولت پیسہ میں یہاں اپنی مجبوری میں آیا ہوں شادی

رچانے نہیں میرے داگی میرا قتل کر دے گے"

بہروز نے چباچبا کر کہا

"تو میں کون سا کہ رہی ہوں مجھ سے شادی کر لوں ایگریمنٹ کرتے ہیں تم میری مدد کروں میں بدلے میں تمہارے کام آ جاؤ گی جیسے ہی میرا مسئلہ حل ہو جائے گا تم آرام سے مجھے چھوڑ دینا"

لیلیٰ نے تحمل سے سمجھایا

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ کل کو تم مجھ جیسے ہینڈ سم بندے کو چھوڑنے کو تیار جاؤ گی



بہروز نے آکر کہا

"ہا ہا شکل دیکھی ہے اپنی کبھی آئینے میں تم اور ہینڈ سم"

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کی بہروز نے گھور کر اسے دیکھا

"ہاں ہاں میں نہیں ہو پیارا تو تم یہاں کیا کر رہی ہوں اٹھو جاؤ یہاں سے"

اس نے برامانتے ہوئے کہا

"لے جی آپ تو برامان گئے میں تو مزاق کر رہی تھی تم تو واقعی ہینڈ سم انسان ہو"

لیلیٰ نے سنجیدگی سے کہا

"دیکھا آگئی ناں لائن پر پاکستان میں بھی ساری لڑکیاں مرتی تھی مجھ پر تم نے بھی مان لیا آخر کار"

بہروز نے شرٹ کے کالر فخر سے اوپر کرتے ہوئے کہا

"تم نے شاید سنا نہیں مجبوری کے وقت گدھے کو بھی باب بنانا پڑھتا ہے تم تو پھر بھی ایک نارمل انسان ہوں"

لیلیٰ نے سارے لحاظ برائے تاک رکھتے ہوئے جواب دیا بہروز نے افسوس سے سر ہلایا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سچ کہتے ہیں گورے لوگ بہت بد لحاظ ہوتے ہیں"

"میں کسی کا دل رکھنے کے لیے جھوٹ نہیں بول سکتی"

'پھر تم بھی کان کھول کر سن لوں میں بھی کسی کی مدد نہیں کرتا اس معاملے میں کافی بد لحاظ ہوں'

بہروز نے ترکی باتر کی جواب دیا

"دیکھوں میرا کزن میری جائداد پر کرنا چاہتا ہے اس لیے وہ مجھ سے زبردستی شادی کرنا

چاہتا ہے مجھے جائداد کی پرواہ نہیں ہے پر میری زندگی تباہ ہو جائے گی تم میری مدد  
کروں گے اللہ تمہیں اجر دے گا"

لیلیٰ نے دکھ بھرے لہجے میں اپنی داستان سنائی

بہروز بہت غور سے اسے سن رہا تھا

"اچھا کہانی تھی سن کر مزا آیا"

بہروز نے ایک دم سے ہنستے ہوئے مزاق اڑایا

لیلیٰ نے افسوس سے اسے دیکھا جو پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا وہ کچھ بھی کہے بنا اٹھ کر  
جانے لگی بہروز نے اس کی آنکھوں میں تیرتے آنسو دیکھ لیے تھے فوراً اٹھ کر اس

کے راستے میں آیا

"ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کرنے کے لیے تیار ہوں مجھے بتاؤ ایسا کیا ہوا ہے جو اس ملک

میں بھی تم اس حد تک مجبور ہو گئی ہوں کہ ایک انجان بندے سے مدد لینے چل پڑیں"

بہروز کو خود نہیں پتا تھا اتنا بڑا فیصلہ ایک دم سے اس نے کیسے کر لیا ایک انجانی لڑکی کے

آنکھوں میں آنسو دیکھ کر نا جانے اسے کیا ہوا اس کا دل کیا اس معصوم سی لڑکی کے ہر

دکھ ہر غم کو وہ حتم کر دے

"لڑکی کسی بھی ملک یا قبیلے سے تعلق رکھنے والی ہوں ایک مضبوط سہارے کی ضرورت سے ہر پل محسوس ہوتی ہے ایک اکیلی لڑکی کو یہ دنیا مفت کا مال سمجھ کر ہڑپ کرنے کے چکر میں ہوتے ہیں آج کل خون سفید ہو گیا ہے اپنے بھی اپنے نہیں رہے سب پیسے کے یار ہے"

لیلیٰ نے سہارا ملتے ہی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہا وہ تھک چکی تھی اکیلے دنیا سے لڑتے لڑتے بہروز نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا خود بھی اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا

"ہو سکتا ہے جو کچھ تم کہ رہی ہوں وہ سچ ہو مگر میں تمہاری بات سے اتفاق نہیں کرتا

رشتے سارے ہی غرض کے نہیں ہوتے کیونکہ میں جن رشتوں کو پیچھے چھوڑ کر آیا ہوں

ایک شخص کی جان بستی ہے مجھ میں بنا غرض بنا کسی لالچ کے تم ساری دنیا کو ایک جیسا اس لیے سمجھ رہی ہوں کیونکہ تم نے اپنے ارد گرد ایسے ہی خود غرض اور لالچی لوگ دیکھے ہیں میں ساری دنیا کو اچھا اس لیے سمجھتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے ارد گرد رشتوں کی ایک مضبوط زنجیر دیکھی ہے غلط ہم بھی نہیں ہوتے جو ہم دیکھتے ہیں جو ہمیں ملتا ہے ہمیں وہی سب سچ لگتا ہے"

لیلی اس کی آواز کے جادو میں کھوئی ہوئی تھی اس کا ایک ایک لفظ اس کے دل کو چھو رہا تھا

"تم مجھے بتاؤ ایسا کیا دیکھا تم نے اپنوں میں جو تمہارا یقین اپنوں سے اٹھ گیا"

بہروز نے باظاہر اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا

"میرے پاپا یہاں پڑھنے آئے تھے پاکستان سے ماما یہی کی رہنے والی مسلمان لڑکی تھی

پاپا کو ماما سے اور ماما کو پاپا سے محبت ہو گئی پھر شادی ہوئی پاپا میرے پیدا ہونے کے پانچ

سال بعد پاپا نے اپنے بھائی کو بھی یہاں بولا لیا ان کا ایک ہی بیٹا ہے مجھ سے چار سال بڑا

پاپا کے بھائی یعنی میرے تاتا میرے نانا کے ہی آفس میں کام کرتے رہے ہیں ساری

دولت جائیداد میری ماما کو نانا کی طرف سے ملی ہیں پیچھلے سال ماما پاپا کا کار آکسیدنٹ

میں انتقال ہو گیا بس تب سے مجھے اپنے تاتا اور ان کے بیٹے کی نیت کا پتا چلا جو باظاہر اچھے

بنے پھرتے ہیں ان کے دلوں میں لالچ ہی لالچ ہے پیچھلے دنوں ان دونوں کی باتیں

میں نے اتفاق سے سن لی تھی وہ اپنے بیٹے کی شادی مجھ سے کروا کر ساری جائیداد پر قبضہ

کرنا چاہتے ہیں اس لیے میں گھر چھوڑ کر آگئی راستے میں کچھ آوارہ لوگ پیچھے پڑھ گئے

ان سے بھاگتے بھاگتے یہاں پہنچ گئی اور اب تین دنوں سے یہی ہوں"

لیلیٰ نے شروع سے آخر تک سب سچ سچ بتا دیا بہرہ و زسن کر شاک تھا اس نے کہا ایسے  
خود غرض رشتے دیکھے تھے اس نے تو محبت سے بھرپور رشتے دیکھ رکھے تھے یہ رشتوں  
کی کون سی بھیانک شکل تھی وہ جانے سے انجان تھا

.....

"میں بور ہو رہی ہوں"

زرشالہ نے براسامنے بنا کر روم اور حورین کی طرف دیکھا

"ہم دونوں بالکل بور نہیں ہو رہے ہیں اس لیے ہمارا دماغ خراب مت کروں چپ ہو  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
کر چاٹ کھاؤ"

رومانے چاٹ کھاتے ہوئے اسے گھور کر دیکھا زرشالہ نے اسے دیکھ کر مسکراہٹ پاس  
کی اس کے زہن کچھ ایسا ویسا شیطانی خیال چل دیا تھا وہ لوگ ابھی ابھی کلاس لے کر  
فارغ ہوئی تھی اگلی کلاس ایک گھنٹے کے بعد تھی روماجلدی سے چاٹ لے آئی تھی ابھی  
تینوں یونیورسٹی میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے باہر گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی

سامنے سے ایک ماڈرن سی لڑکی جا رہی تھی زرشالہ نے مسکرا کر اسے دیکھا پر روم اور

حورین کو وہ دونوں چاٹ کھانے میں مگن تھی

"یار تم اس لڑکی کی بات کر رہی تھی کہ وہ دیکھوں کتنی عجیب لگ رہی ہے اس حویلیے میں"

زرشالہ نے بلند آواز میں کہہ کر اس لڑکی کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا روماحورین کا منہ کی طرف جاتا جمچ راستے میں ہی روک گیا انہوں نے حیرت سے پہلے زرشالہ کو دیکھا معصوم سی شکل بنائے اس لڑکی کو گھور رہی تھی پھر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو ناگواری سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم نے کب کہا ایسا"

روماہو نقوں کی طرح شکل بنائے زرشالہ کی طرف مڑی

"لوجی ابھی تم نہیں کہہ رہی تھی اس لڑکی نے 1990 کی ہیروئن کی طرح کا فیشن کیا ہوا ہے کتنا غلط کہہ رہی تھی تم اچھی بھلی تو لگ رہی ہے یہ"

زرشالہ نے معصومیت کے اگلے پیچھلے ریکارڈ توڑ دیے تھے رومابچاری سچویشن کو سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی وہ لڑکی بھی پہلے ناگواری سے انہیں دیکھ رہی تھی یہ سب

سنتے ہی غصے سے ان کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی

"زرشالہ یہ.. یہ کیا مزاق ہے.. تم مزاق کر رہی ہوں ناں"

روما کے تو اوسطان حطا ہو گئے حورین بھی ہونقوں کی طرح تینوں کو دیکھ رہی تھی

"میں کیوں مزاق کرو گئی پہلے خود کی رہی تھی ابھی منکر ہو گئی ہو دور سے واقعی مجھے بھی

لگا تم سچ کہ رہی ہوں گئی پر رومایا داتی کیوٹ تو لگ رہی ہے یہ تم نہ اپنی دور کی نظر ٹھیک

کروالو"

زرشالہ نے روما کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری پھر چاٹ کا پلٹ اٹھا کر اس لڑکی کی طرف

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑھایا

"لے اپ یہ کھالے میری دوست کو تو عادت ہے فضول میں لوگوں پر کمینٹس کرنے

کی آپ ٹنشن ناں لے اپ پر پیل رنگ میں چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے ایمان سے"

زرشالہ نے ہنسی دبا کر سنجیدگی سے کہا

"نو تھینکس مجھے نہیں کھانا اور آپ.."

وہ لڑکی زرشالہ سے کہ کر روما کی طرف دیکھنے لگی روما بچاری کے پینے چھوٹ گئے تھے

ایسی سچویشن دیکھ کر

"آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ کسی کی پرسنل لائف میں انٹرفیئر کریں کون کیا

پہنتا ہے کیا نہیں یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے سمجھ میں آئی آپ کو"

لڑکی نے غصے میں آکر اچھی خاصی سناڈالی

"بلکل بلکل بہن آپ سچ کہ رہی ہے بہت ہی گندی عادت ہے اس کی سو بار سمجھایا ہے

ایسے ایسے نہیں کرتے پر یہ کسی کی سننے تب نہ"

حورین نے افسوس سے سر ادھر ادھر ہلا کر کہا رومال بھی تک زرشالہ کے دوہکے سے باہر

نہیں نکل پائی اوپر سے لڑکی کی باتیں اور اب حورین کا یوں کہنا

زرشالہ اب سر نیچے جھکائے ہنسی کنڑول کرنے کے چکر میں تھی

"میں نے.. ایسا کچھ نہیں کہا۔"

رومارو ہنسی آواز میں بولی

وہ لڑکی اسے گھور کر چلی گئی

"تمہاری تو"

روما زرشالہ کی طرف مڑی جو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی یہی حال حورین کا بھی تھا

"اور تم تمہارے کب سے پر نکل گئے ہیں"

روما صدمے سے حورین کی طرف مڑی جس پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہی تھی

"قسم سے روما جب وہ لڑکی تمہیں باتیں سن رہی تھی تمہاری شکل دیکھنے والی تھی مجھ سے تو رہا نہیں گیا فوراً منہ سے پھسل گیا"

حورین ہنستے ہوئے بولی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ قہقہے مار مار کر ہنسے روما نے پاس پڑی بک اٹھا کر زرشالہ کے سر پر دے ماری بچاری کو دن میں تارے نظر آنے لگ گئے

"مروں اب ہنسوں کبخت ماری شرم نہ آئی مجھے یوں بھری دنیا میں رسوا کرتے ہوئے اور تم اب دانت نظر آئے نہ تمہارے بھی تو آج کے دن نماز جنازہ پڑھائے گے دامیر بھائی تمہارے سمجھی"

روما بچاری تازہ تازہ بے عزتی پر کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی زرشالہ کو تھوڑا وقت لگا

رات کے تاروں سے نکلنے میں

"الذغارت کرے تمہیں میرا سر پھوڑ دیا اور وہ سب کیا تھا داجی زرشالہ گھر سے بھاگ گئی ہے اب لگ پتا گیا بنا سوچے سمجھے بولنے والوں کے ساتھ زرشالہ کیا کرتی ہے"

زرشالہ اپنا سر سہلاتے ہوئے دانت پیس کر بولے حورین کے ہونٹوں پر اب بھی مسکراہٹ تھی

"ہا ہا ہا ویسے میری کچھ زیادہ ہی کتوں والی نہیں ہو گئی یاد قسم سے جب وہ لڑکی میرے سامنے آ کر کھڑی ہوئی میرے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے بندی بتا تو دیتا ہے کچھ گر بھر کرنے سے پہلے"

رومانے کچھ لمحے پہلے کا وقت یاد کر کے ہنستے ہوئے کہا

"ویسے ڈاک پرپل میں وہ واقعی 1990 کی ہیروئن لگ رہی تھی ہے نا"

حورین نے اس کے کپڑوں کو یاد کر کے ہنستے ہوئے کہا

اس کے بعد تینوں اٹھ کر کلاس کی طرف جانے لگے راستے میں ایک کپل بیٹھا دنیا جہان سے غافل اپنی باتوں میں مصروف تھا رومانے زرشالہ کو دیکھا جو اپنے مزے میں آگے

بڑھ رہی تھی

"ارے زرشالہ تم اس کپل کے بارے میں کیا کہ رہی تھی"

رومانے آگے چلتے ہوئے زرشالہ کو تیز آواز میں متوجہ کیا اس نے جھونک کر گردن

موڑ کر پیچھے دیکھا وہ کپل بھی اپنی باتیں بھول کر ان کی طرف متوجہ ہوئے

"میں نے"

زرشالہ نے اپنی طرف اشارہ کیا

"ہاں تم ابھی کہ رہی تھی ناں کہ".....

"ہاں یاد آیا"

زرشالہ اس کی بات کاٹ کر آنکھ دبا کر بولی

"میں نہیں تم کہ رہی تھی جب ہم وہاں دور سے رہے تھے تو تم اس کپل کی بات کر

رہی تھی مجھے تو دور سے دیکھائی ہی نہیں دے رہا تھا"

وہ دونوں لڑکا لڑکی کبھی زرشالہ کو دیکھ رہے تھے کبھی روما کو حورین اپنی ہنسی روکے ان

دونوں کو باری باری دیکھ رہی تھی جانتی تھی زرشالہ سے پنگالے کر روما اپنے ساتھ خود

برا کیا ہے

"اللہ اللہ! تم ان دونوں کیوٹ سے گپیل کے بارے میں کہ رہی تھی حور کے پہلوؤں  
میں لنگور"

زرشالہ معصومیت سے انہیں دیکھتے ہوئے بولی ان لڑکے کی آنکھیں صدمے سے  
آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی روما کی حالت بھی کچھ ایسی تھی لڑکی نے ناگواری سے روما کو  
دیکھا حورین کا قہقہہ بے سہتا تھا

"تمہیں میں آج زندہ نہیں چھوڑوں گی روما خطرناک ارادے سے آگے بڑھی زرشالہ  
اس کا ارادہ جان کر ہنستے ہوئے بھاگی

"ان دونوں کی طرف سے میں سوری کرتی ہوں یہ پاگل ہے ایسے ہی لگی رہتی ہے"

حورین انہیں کہتے ہوئے آگے بھاگی زرشالہ روما کے ہاتھ لگ ہی گئی تھی

"بھیڑا غرق ہو تمہارا"

روما سے کمر میں لگاتے ہوئے بولی

"اب کی بات میں نے کچھ نہیں کیا تھا تم نے ہی چھیڑ لیا تھا"

زرشالہ اپنی کمر سہلاتے ہوئے چلائی

"اور تم حورین کی بیچی امریکہ بن کر ہر ملی کے ساتھ تعلقات اچھے بنانے کے چکر میں

سب کا ساتھ دے رہی ہو دھکے باز لڑکی ایک کی طرف داری تو کر لیتا ہے بندہ"

رومانے مڑ کر حورین کو گھورا جو ہنستے ہنستے لال انکار ہو رہی تھی

"ہا ہا میں کیوں برا بنوں مفت کی انٹرنیٹ منٹ مل رہی ہے دیکھنے کو مجھے تو"

حورین نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی زرشالہ نے آگے بڑھ کر حورین کے نازک کمر

پر بک ماری

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب انجوائے کروں"

کہتے ہوئے وہ وہ رومابھاگی بچاری حورین اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی بلبلا کر رہ گئی

کلاس لے کر باہر نکلی سامنے ایک پرانی ماڈل کی گاڑی کھڑی تھی رومان اور زرشالہ نے ایک

دوسرے کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری آگے بڑھ کر گاڑی کے سائیڈ پر بیٹھ گئی اس پاس اکا

دکا لوگ تھے جو ان کی طرف متوجہ نہیں تھے ایک لڑکا سائیڈ پر بیٹھا تھا اپنے موبائل

میں لگا ہوا تھا

"اب اور کچھ مت کرنا اٹھو گھر چلے"

حورین ان کا ارادہ بھاپ کر بولی وہ دونوں اسکی بات نظر انداز کر کے اپنے مشن میں لگے رہے پین نکال کر ٹائر کو پنچر کرنے لگے لڑکے نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا رومانے مسکراہٹ پاس کی اس نے مروت میں مسکرا کر اسے دیکھا

"زرشالہ سارا پنچر مت کروں تھوڑی بہت ہوا رہنے دوں ناں جس بچاری کی گاڑی ہے اس پر تھوڑا سا ترس کھالوں"

حورین ادھر دیکھتے ہوئے بولی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"تم ہی کھالوں ترس اس بچارے پر اور آرام سے منہ بند کر کے بیٹھ جاؤ"

زرشالہ نے مصروف سے انداز میں جواب دیا

وہ لڑکا آٹھ کر ادھر ادھر ٹہلنے لگا بہت وقت گزرا اس لڑکے سے رہا نہیں گیا آگے بڑھ کر ان کے پاس آیا

"مس اگر آپ اپنا کام کر چکی ہے تو پلیز اب بس کریں"

زرشالہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا ہاتھ جھڑتے ہوئے اٹھی

"ناں کیوں یہ آپ کی گاڑی ہے جو آپ کو اتنی تکلیف ہو رہی ہے"

رومانے گھور کر اسے دیکھا

"چلو یار ہمارا کام ہو گیا چلو چلے زر شالہ نے اپنا بیگ اٹھا کر کہا حورین اور رومان اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی وہ لڑکا مڑ کر گاڑی کے فرنٹ دور کھولنے لگا تینوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا

"اونو بھاگوں یہ تو اس لنگور کی ہی گاڑی ہے"

زر شالہ نے مڑ کر دور لگائی رومان حورین بھی بھاگی اب وہ تینوں ہی پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی وہ لڑکا بچا رہا ان پاگلوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ کر تاسف سے سر ہلاتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا

حورین اپنے کمرے سے نکل کر بہر وز لوگوں کے گھر کی طرف جانے لگی زر شالہ کا میج تھا بڑی ممانے مزے دار سا کھانا بنا یا تھا سب نے وہاں ہلا بول رکھا تھا وہ جلدی جلدی کے چکر میں سامنے سے آتے دامیر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

"دھیان سے بیگم صاحبہ اتنی جلدی بھی کیا ہے"

حورین نے دل پر ہاتھ رکھ کر خود کو ریلکس کرنا چاہا دامیر کی بات پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد کیے بہت فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا حورین کا جب سے نکاح ہوا تھا وہ دامیر کے سامنے آنے سے کتراتی تھی آج قسمت دامیر پر مہربان ہوئی تھی تو وہ کیوں فائدہ نہ اٹھاتا

"کیا ہوا مجھے دیکھ کر سکتے میں کیوں آگئی آپ جانے من"

دامیر نے تھوڑا آگے جھک کر سرگوشی کے انداز میں کہا حورین دو قدم پیچھے ہٹیں اپنے سامنے دامیر کو دیکھ کر پہلے ہی کنفیوژ ہو رہی تھی اوپر سے اس کے ایسے جملے

"دیکھے پلینز آپ مجھے ایسے ناں دیکھے"

حورین نے ادھر ادھر دیکھا شاید کوئی اس کی مدد کو آجائے پر سارے بھوکے نادیدے کھانے پر ٹوٹے ہوئے تھے

"خود ہی کہ رہی ہوں دیکھے پر خود ہی کہ رہی ہوں نہ دیکھے ہائے ظالم ایک بات بتاؤ میں کروں بھی تو کیا کروں"

دامیر نے شوخی سے جواب دیا

"آپ ایسی باتیں مجھ سے ناں کیا کریں"

حورین نے برامانتے ہوئے کہا

"تم سے نہ کرو تو کیا محلے کی لڑکیوں سے جا کر کروں انہیں کہوں سنو جانے من میری

بیوی مجھے گھانس نہیں ڈالتی تم ہی کچھ پل کے لیے میرا دل بہلا دوں"

دامیر نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے دریافت کیا

"میری طرف سے سو لڑکیوں کو جا کر کہے مجھے فرق نہیں پڑتا آپ بس اس وقت میرا

راستہ چھوڑے"

حورین نے بے رخی سے جواب دیا

"تمہارا ہر راستہ مجھ سے ہو کر مجھ پر ہی حتم ہوتا ہے کہاں تک بھاگوں گی مجھ سے میری

محبت سے"

دامیر دو قدم آگے بڑھا اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ مٹایا اس وقت حورین گھر کے

عام سے کپڑوں میں ملبوس تھی لون کا سادہ سا پنک تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا وہ اس

عام سے حلیے میں بھی دامیر کو بہت اچھی لگ رہی تھی حورین نے دامیر کو دیکھا جو بنا  
گلاسز کے بہت اچھا لگ رہا تھا

"دیکھے پلیز آپ جائے یہاں سے کوئی آجائے گا"

"تم میرے سامنے کھڑی ہوں تمہیں دیکھنے کے بعد مجھے اپنی نظروں پر اختیار نہیں

رہتا تمہیں اپنے سامنے پاہ کر دل کرتا ہے بس تمہیں ہی دیکھتا ہوں"

دامیر آج کچھ زیادہ ہی پھیل رہا تھا

"آپ تو ایسے کہ رہے ہیں جیسے ہماری پسند کی شادی ہو رہی ہوں وہ سب ایک سمجھوتا

تھا اور کچھ نہیں آپ پلیز خود کو اس واقعے کے بعد میرا پابند ناں سمجھے میں آپ کی

زمینداری نہیں ہو اب"

حورین نے اس کی خوش فہمی دور کرنا چاہی دامیر نے بنا کچھ کہے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ  
تھا ما دو سرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرنا لگا حورین اس کی حرکت سے

شاک ہو گئی ایک دم سے کانٹ کھا کر خود کو چھڑانے کی کوشش کی

"یہ... آپ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا پلیز ہاتھ چھوڑے میرا"

حورین نے پریشان نظروں سے ارد گرد دیکھا

"یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھا ماتم میری تھی ہوں اور ہمیشہ رہوں گئی سمجھیں"

وہ اس کے کان کی طرف جھک کر سرگوشی میں بولا حورین کے رہے سہے اوسطان حطا

ہو گئے

"تم جیسی خوبصورت بیوی سامنے کھڑی ہوں تو ارد گرد کون کبخت نگاہ ڈالے گا"

دامیر دنیا جہاں سے بے خبر حورین کو دیکھے جا رہا تھا " بلکل بلکل آپ یہاں کھولے

عام کھڑے ہو کر عشق معشوقی کریں ہم نے ناں ادھر ادھر نگاہ رکھنے والے "

"زرشالہ کی آواز پر حورین اچھل کر رہ گئی دامیر نے جلدی سے ہاتھ چھوڑا

" تمہیں کسی نے بتایا نہیں ہے یوں دو لوگ پر سنل بات کر رہے ہوں وہاں ایسے نہیں

چلے آتے "

دامیر نے گھور کر اسے دیکھا

شبابش آپ کھولے عام لڑکی کا ہاتھ تھا مے ڈائیلاگ مارے ہم سب اس پاس سے

آنکھیں اور کان بند کر کے گزرتے رہے

زرشالہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کے انداز میں کہا

لڑکی کوئی غیر نہیں میری بیوی ہے"

دامیر نے چیک کر کہا حورین بچاری شرمندہ کھڑی تھی

"بیوی نہیں منکوحہ ہے"

زرشالہ نے تصدیق کرنا ضروری سمجھا

"بیوی ہے یاں منکوحہ میرے پاس حق ہے اپنی بیوی کا ہاتھ تھا منے کا ڈرتا اور تا نہیں ہو  
 NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 میں کسی سے"

دامیر نے زرشالہ کو گھور کر جواب دیا

"اچھا صبر ابھی داجی کو آواز دیتی ہوں ان کے سامنے کھڑے ہو کر زرا یہ شوخیاں

مارے میر بھائی مزہ آجائے گا"

زرشالہ نے دامیر کو ترکی بہ ترکی جواب دیا منہ موڑ کر آواز دینے لگی

"داجی اوداجی زرا ادھر آئے۔۔۔"

حورین نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا دامیر بچارا بھی بوکھلا  
کر رہ گیا

"پاگل تو نہیں ہو گئی ہوں مروانا ہے کیا"

دامیر نے بھنگاڑ کر کہا زرشالہ نے حورین کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا

"بس اتنی ہی ہمت تھی اب روکے ناں دا جی کو بھی دیکھنے دے اب دن دھاڑے

ہمارے گھر کی عزت کا ہاتھ تھا مجھے مجبت نہ بار ہے ہیں"

زرشالہ نے منہ بنا کر جواب دیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زر عقل کے ناخن لوں یہ کیا بے وقوفی ہے"

حورین کا ضبط جواب دے گیا تھا

"تم تو منہ بند ہی رکھو تم سے تو میں بعد میں بات کروں گی تمہیں میں نے کھانے پر

بولایا تھا یہاں کھڑے ہو کر یہ سب کرنے کے لیے نہیں اپنی ہی لڑکی قابو میں نہیں

باہر کے لڑکے کو کیا کہے بندہ"

زرشالہ نے تاسف سے سر ہلایا حورین بچاری شرم سے پانی پانی ہو گئی

"یہاں کیا ہو رہا ہے اور تم کیا کر رہے ہوں میر تمہیں تو دیر ہو رہی تھی ابھی تک گئے نہیں"

زالان بھی وہاں چلا آیا تھا دامیر نے غصے سے زرشالہ کو گھورا

"دیر ویر کوئی نہیں ہو رہی تھی یہ یہاں کھڑے لڑکی پھٹا رہے تھے"

زرشالہ نے گردن موڑ کر زالان کے علم میں اضافہ کیا

"سمجھا لوں اپنی اس فتنہ کو میرے ہاتھوں ضایہ ہو جائے گی اب اگر اس نے کوئی بھی

الٹی سیدھی بات کی تو"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے دانت پیس کر غصے سے زرشالہ کو گھور کر دیکھا

"لوں جی ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری"

زرشالہ نے ہاتھ نچانچا کر کہا

"ہوا کیا ہے کوئی مجھے بھی بتائیں گا"

زالان نے پریشانی سے تینوں کو دیکھا

"یہ کیا بتائیں گے میں بتاتی ہوں آپ کے دوست دن دھاڑے آپ کے گھر کی لڑکی کا

ہاتھ تھامے یہاں کھڑے دنیا جہان سے بے نیاز محبت فرما رہے تھے"

اس کی بات سن کر زالان کا دل کیا وہ اپنا سر دیوار سے دے مارے

"تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں سمجھا دوں اس فتنے کو میں اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا

اسے زیادہ تکلیف نہ ہوں"

دامیر نے لال پیلے ہوتے ہوئے زر شالہ کو وان کیا

"بیوی نہیں منکوحوہ کتنی بار کہوں آپ سے میر بھائی ابھی حورین آپ کی منکوحوہ ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زر شالہ کو دامیر کو تنگ کرنے میں مزہ آ رہا تھا زالان نے باری باری دونوں کو دیکھا

"شالہ کیا ہو گیا ہے تمہیں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہو گئی ہے جو تم نے واویلا مچایا ہوا

ہے"

دامیر کے دل میں ٹھنڈک پڑی اس نے زبان نکال کر اسے غصہ دلایا

"واہ واہ ماشاء اللہ قربان جاؤ بھی آپ کی سوچ پر میں پوچھتی ہوں اس گھر کی مردوں کی

غیرت کہاں مر گئی ہے یہ سن سنے کے لیے میں زندہ تھی کیا"

زرشالہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے زالان کو دیکھا زالان بچارہ بری طرح پھنس گیا تھا دوست کو ٹھیک کہتا زرشالہ ناراض ہوتی زرشالہ کو ٹھیک کہتا دامیر ناراض ہو جاتا "کہ تو تم بھی ٹھیک رہی ہوں یہ سب مناسب تو نہیں لگتا بھر اگھر ہے لوگوں سے کوئی اور یہاں آ جاتا تو کیا کہتا میر تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا"

زالان نے دامیر کی طرف دیکھ کر آنکھوں میں التجا لے کر اسے دوسنائی کے بھائی تو چپ کر جا اس فتنے کو جانے دے پھر باقی کا بعد میں دیکھ لے گے دامیر سن کر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"میں پوچھتا ہوں آخر میں نے ایسا کر کیا دیا ہے جو یہ فتنہ دنیا جہان کی لوگوں کا جینا حرام کرنے والی چڑیل اتنا سین کر بیٹ کر رہی ہے"

دامیر نے ناگواری سے زالان کی طرف دیکھ کر پوچھا

"ہاں میں سین کر بیٹ کر رہی ہوں اور آپ جو بچوں کے سامنے رومانس جھاڑ رہے تھے وہ کچھ بھی نہیں تھا"

زرشالہ نے کرتے کے بازو اوپر چڑھا کر لڑنے والے انداز میں کہا

"زرالسا پوچھے تم سے کیا الٹا سیدھا بول رہی ہوں کچھ شرم کروں"

حورین اس کے اتنے بڑے جھوٹ پر تلملا کر رہ گئی

"بس شمالہ بہت ہو گیا تم جاؤ اندار"

زالان نے زر شمالہ کو ڈانٹا

"ہاں ہاں تم تو اسے کچھ کہوں گے نہیں بس اندار بیچھ کر بات رفاذ کر رہے ہوں"

دامیر کو اس کی بات پسند نہیں آئی

"حورین تم اندار جاؤ ان دونوں کو الٹا ہی ہدایت دے یہ ان کا آج کا معمول نہیں ہے

اکثر یہی سب کرتے رہتے ہیں تم جاؤ اندار میں انہیں دیکھ لوں گا"

زالان نے بزاری سے ان دونوں کی طرف اشارہ کر کے کہا حورین بھی موقع کی تلاش

میں تھی اندار بھاگ کر جانے لگی

"تم کہاں جا رہی ہوں میں نے کوئی چوری نہیں کی جو تم یوں بھاگ کر جا رہی ہوں"

دامیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا وہ لڑکھڑا کر اس کے بازو میں جھول گئی

زر شمالہ نے فٹ آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے

"اللہ اللہ دیکھا آپ نے زالان آپ نے اپنے دوست کو اپنی آنکھوں سے یہ کیا حرکتیں کرتے پھیر رہے ہیں"

زرشالہ نے تھوڑا سا ہاتھ ہٹا کر ایک آنکھ سے زالان کو دیکھا زالان بچارہ بھی ادھر ادھر دیکھنے لگا حورین نے غصے سے خود کو چھوڑا بھاگ کر اپنے گھر کی طرف گئی

"فتنہ اللہ پوچھے تم سے"

دامیر نے حورین کو آوازیں دی پر وہ کہاں روکنے والی تھی دامیر نے تلملا کر زرشالہ کو گھورا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس نے اب کیا کیا ہے میر تم خواہ مخواہ سے کیوں باتیں سنارہے ہوں"

زالان کہاں برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی شالہ کو کوئی باتیں سنائیں

"شاباش میرے بھائی شاباش سارا کیا دھر اس فتنے کا ہے ایک چھوٹی سی بات کو خواہ مخواہ اتنا بڑا کیا اور تم کہ رہے ہوں اس نے کیا کیا ہے جارہا ہوں میں یہاں سے آج سے میری تمہاری دوستی ختم"

دامیر روٹھے آنداز میں کہتا وہاں سے جانے لگا ان دونوں کی لڑائی میں پھنستا ہمیشہ سے

زالان ہی تھا اس نے آگے بڑھ کر دامیر کو کندھے سے پکڑا

"کیا ہے یار ہوں لڑکوں کی طرح ناراض ہو کر کہاں جا رہے ہوں"

"واٹ کیا کہاں تم نے میں لڑکیوں کی طرح ناراض ہو رہا ہوں"

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر صدمے سے چلایا

"میرا مطلب وہ نہیں تھا!..."

"بس بس جو بھی مطلب ہے تمہارا جانے دوں آج دیکھ لیا تمہاری دوستی کتنی سچی ہے"

وہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا زالان نے مڑ کر گھور کر زرشالہ کو دیکھا جو قہقہہ لگا کر

ہنس رہی تھی

"تمہیں تو آج میں بتانا ہوں ہر بار میری اور میر کی لڑائی کروا کر بہت خوشی ملتی ہے

تمہیں ناں"

زالان نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھاگنے سے روکا

"ہا ہا ہا قسم سے زالان میر بھائی کی شکل دیکھنے والی تھی آپ کو پتا ہے جب بھی آئی تو کیسے

کیسے ڈائلاگ مار رہے تھے اللہ مجھے تو ابھی بھی یاد کر کر کے ہنسی آرہی ہے"

زرشالہ ایک ہاتھ منہ پر رکھ کر ہنس ہنس کے پاگل ہو رہی تھی زالان نے اس کا ہاتھ  
چھوڑ کر اسے گھورا

"ایسا بھی کیا دیکھ لیا تم نے جو اتنا اوویلا مچا لیا تھا شرم کروں شوہر ہے وہ اس کا"

زالان نے اسے ڈانٹا شرم اور زرشالہ کو آجاتی یہ ممکن ہی نہیں تھا

"آپ کو پتا ہے کیسے ہاتھ پکڑا تھا انہوں نے ایسے"

زرشالہ نے آگے بڑھ کر زالان کا ہاتھ تھاما

"پھر پتا ہے کیا کر رہے تھے یوں حور کے بال اپنے ہاتھوں سے پیچھے کر رہے تھے"

زرشالہ نے تھوڑا سا پاؤں اوپر کر کے زالان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا زالان نے بے

خودی میں اس کا ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں پر رکھ دیا زرشالہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچا

دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی اپنی مستی میں وہ بھول ہی گئی وہ کر کیا رہی ہے اس کی

دل کی دھڑکن تیز تیز چل رہی تھی

"کیا ہوا تمہاری بھولتی کیوں بند ہو گئی ہے"

زالان نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا ہنس کر

زرشالہ کو دیکھا جو ابھی تک ایسے ہی بے خودی میں زالان کو دیکھے جا رہی تھی

"تم ٹھیک تو ہوناں"

زالان نے اس کی آنکھوں کے سامنے چھٹکی بجائی

"اہاں میں ٹھیک ہو مجھے لگتا ہے کوئی مجھے آواز دے رہا ہے میں چلتی ہوں وہ وہاں سے

بھاگنے کے چکر میں تھی زالان نے اس کا ہاتھ پھرتی سے تھام لیا

"اوروں کا جینا حرام کرنا چھوڑ دوں ظالم لڑکی کیوں ہر وقت سب کی ناک میں دم کر

کے رکھا ہوتا ہے تم نے نیچی نہیں ہو اب زندگی کو مزاق سمجھنا چھوڑ دوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے رسالت سے اسے سمجھانے کی کوشش کی

"آپ کو لگتا ہے میں زندگی کو مزاق سمجھتی ہوں ایسا نہیں ہے زالان اتنی ٹینشن بھری

زندگی میں کچھ لمحے اگر کسی کو تھوراسا ہنسا لیا جائے تو کسی کا کچھ نہیں جاتا ہاں دل خوش

ہو جاتا ہے میرا بھی دل کرتا ہے بے شک میں خوش رہوں یا نہیں میری وجہ سے کوئی تو

خوش رہ سکے اور جہاں تک میر بھائی کی بات ہے قسم سے ان کو تنگ کرنے میں بہت مزا

آتا ہے دیکھنا وہ کل تک بالکل ٹھیک ہو جائے گے"

زرشالہ نے خوشی سے کہتے ہوئے زالان کی ناک دبائی  
 زالان نے مسکرا کر اسے دیکھا کیا تھی وہ لڑکی پاگل سی ویسے ہی تو وہ س کا دیوانہ نہیں تھا  
 کچھ تو تھا اس میں جو اسے سب سے معتبر بناتا تھا

.....

داجی غصے سے ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے سب بڑے اس وقت داجی کے سامنے  
 لاؤنچ میں پرجمان تھے داجی نے سب کو ارجنٹ بات بات بتانے کے لیے بولا یا تھا اب  
 سب بیٹھے ان کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے دادو سے مزید انتظار نہیں ہوا تو بلا آخر  
 بول ہی اٹھی

"ارے سنتے ہوں صدمہ کے آبا آخر کیا آفت ان پڑی ہے جو ہم سب کو یہاں بیٹھا کر خود  
 دور کی مقابلے میں حصہ لینے کی تیاری کر رہے ہوں"

داجی نے اپنی عینک ٹھیک کرتے ہوئے کوفت سے جواب دیا داجی نے روک کر انہیں  
 دیکھا پھر لمبی سانس لے کر صوفے پر بیٹھ گئے

"تم سب جانتے ہوں میں نے تم لوگوں کو یہاں کیوں بلایا ہے"

داجی نے سنجیدگی سے دریافت کیا

"داجی قسم لے لے ہمیں الہام بلکل نہیں ہوا"

ولی صاحب نے آہستہ سے جواب دیا

"تم تو اس عمر میں بھی ایسی بونگیاں مارنے سے باز مت آنا"

داجی نے انہیں گھور کر دیکھا

"آپ ایسے چھوڑے بچہ ہیں"

"واہ ماشاء اللہ جوان جہان بچیوں کا باپ ہو کر تم اسے بچہ کہ رہی ہوں بیگم"

داجی نے افسوس سے اپنی بیگم کو دیکھا

"ماں کے لیے اپنی اولاد ہمیشہ بچے ہی رہتے ہیں"

دادو برامان کر بولی

"بس بس میرا دماغ نہ کھاؤ"

داجی نے دادو کو آنکھیں دیکھائی

"آپ سب کو پتا ہے آج صبح میرے آسٹریلیا والے دوست کا فون آیا تھا"

داجی نے بات شروع کی

"تو یہ کون سی نئی بات ہے آپ کے دوست کا بس چلے وہ پوری عمر کے لیے آپ کے

پاس آکر بیٹھ جائے"

دادو نے ناگواری سے کہا

"بیگم میں کہتا ہوں اپنی چونچ بند رکھوں میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں"

داجی کو بار بار دادو کا بیچ میں بولنا اچھا نہیں لگ رہا تھا

"ہاں ہاں آپ کو تو شروع سے ہی میرا بولنا کبھی پسند ہی نہیں رہا"

دادو منہ پر دوپٹہ رکھ کر رونے لگی

"خدا کی واسطہ ہے بیگم اس عمر میں مجھ سے امید مت دیکھنا میں تمہارے نخرے اٹھاؤ

گا"

داجی نے ان کی رونے کی پرواہ کیے بنا جواب دیا

صبا بیگم نے داد کو خود سے لگا کر تسلی دی

"آپ بتائیں ابا جان بات کیا ہے"

صمد صاحب نے سنجیدگی سے دریافت کیا

"تم تو رہنے دو میاں تمہاری ہی چھوٹ کا نتیجہ ہے سب جو آج اس عمر میں مجھے یہ دن دیکھنے پڑھ گئے ہیں میں پوچھتا ہوں تمہیں ضرورت کیا تھی اپنے بیٹے کو خود سے اتنا دور بھیجنے کی یہاں کون سی آفت آگئی تھی اس نے تو ہمیں منہ دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑا"

داجی گرنج چمک کے ساتھ شروع ہو گئے صبا بیگم نے دل پر ہاتھ رکھ دیا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"داجی میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ"

انہوں نے فکر مندی سے پوچھا

"بلکل ہٹا کٹا ہے کمبخت نے ایسا چاند چڑھایا ہے سنو گئی تو پاؤں کے نیچے سے زمین نکل

جائے گئی"

"اب پہلیاں ہی ڈالتے رہے گے یاں کچھ بتائیں گے بھی میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے"

داد واپنی ناراضگی بھول کر پریشانی سے بولی

"بہروز نے وہاں کسی لڑکی سے شادی کر دی ہے"

جبر تھی یاں بم جو سب کے سروں پر آ کر گرا تھا باہر کھڑا عمار اچھل کر رہ گیا وہ کسی کام سے آیا تھا داجی کی آواز سن کر وہی روک گیا تھا اس نے موبائل جلدی سے نکال کر کریزی گروپ کو میسج کیا شام کا وقت تھا سب ہی گھر پر تھے دو منٹ کے اندر اندر سب باہر لان میں موجود تھے اندر داجی غصے سے بے قابو ہو رہے تھے یہی حال صمد صاحب کا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اپنے بیٹے کو اپنے سامنے لا کر دو لگا کر پوچھتے یہ دن دیکھنے کے لیے تمہیں باہر بیجا تھا



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

"ہائے ہائے میری بہن اللہ تمہیں حوصلہ اور صبر دے"

عمار نے آتے ہی زر شالہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دکھی آواز میں کہا

"کبخت مارے کیا اول فول بولے جا رہے ہوں ہوا کیا ہے"

زر شالہ نے اس کا ہاتھ ہٹا کر تعجب سے پوچھا

"ہائے بہن نہ پوچھو ایک بھائی اپنی بہن کو ایسی جبر بتانے کی ہمت نہیں رکھ سکتا"

عمار نے جھوٹے آنسو صاف کر کے کہا

"روما سمجھا دوں اپنے اس اپنے کچھ لگتے کو اب اگر اس نے کوئی بکواس کی میرے

ہاتھوں مرگپ جائے گا پھر تم بیٹھی آنسو بہاتی رہنا"

"میں کیوں آنسو بہاؤ گئی روئے میرے دشمن میری طرف کل کا مرنا آج مرے میری

بلا سے"

رومانے فٹ سے عمار کے دل کے چار ٹکڑے کر دیے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اللہ اللہ سنے سے پہلے شارق مر کیوں نہیں گیا"

عمار نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ڈھائی دی شارق آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگا

"دفع دوں کبھی جو ڈھنگ کی بات کر لوں تم لوگ"

شارق نے انسوس سے سر ہلایا

"تم بات بتاتے ہوں یا ہم جائے یہاں سے میں پہلے ہی تھکا ہوا ہوں تمہاری فضول

بکواس سنے کا وقت نہیں ہے میرے پاس"

ولید نے جمائی لیتے ہوئے بے زاری سے کہا

"اللہ گنچے کو ناخن نہ دے جمعہ جمعہ اٹھ دن نہیں ہوئے کام کرتے بڑے آئے روب

جمانے والے"

افشاں نے ناگواری سے اس کے کھولے منہ کو دیکھ کر کہا ولید نے اپنا منہ بند کر کے

اسے گھوری سے نوازا

"دو دن کام کر لوں آفس کالگ پتا جائے گا تمہیں کام چور کہی کی"

ولید کہاں پیچھے رہنے والا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاہا ہا ہا وہاں تو تم سے مزدوری کرواتے ہیں نہ جو یوں مرے جا رہے ہوں"

افشاں نے ناک چھڑا کر جواب دیا

"عمار کے بچے ان سب کو چھوڑوں تم باتوں کیوں بلایا ہے ہمیں یہاں"

زرشالہ کابس نہیں چل رہا تھا وہ عمار کا گلہ دبا دیتی

"وہ ہمارا بہروز نہیں ہے"

"ہاں نہیں ہے پھر"

ولید نے بے زاری سے کہا

"اوہود فتح دور وہ ہمارا بہروز ہے ناں"

"ہاں ہے اب آگے پھوٹو"

زرشالہ نے جلدی سے کہا

"میں دل خون کے آنسو رو رہا ہے میں کیسے بتاؤ"

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Interviews|Galleries

عمار نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا

"تمہارے تو آنکھوں سے نمکین آنسو بھی نہیں نکل رہے خون کے آنسو کیا خاک

روئے گا"

رومانے ناگواری سے جواب دیا

"تمہیں کیا پتا ہے یہ خون کے آنسو میرے دل پر گر رہے ہیں یہاں"

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر دکھ بھرے انداز میں جواب دیا

"عمار کے بچے آپ اگر تم نے فضول بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

زرشالہ کا صبر جواب دے گیا تھا عمار نے گھور کر زرشالہ کو دیکھا

"ہمارے بہروز نے ہمیں کہی کا نہیں چھوڑا اس نے وہاں شادی کر دی"

عمار نے آگے ہو کر سرگوشی میں کہا

"واٹ"

سب کا منہ کھولا رہ گیا عمار نے زرشالہ کو دیکھا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

"دیکھا اس لیے نہیں بتا رہا تھا تمہیں میں جانتا تھا تم اتنا بڑا صدمہ برداشت نہیں کر

سکوں گی"

عمار نے دکھ سے کہا

زرشالہ آنکھیں پھاڑے اسے گھورنے لگی

"دکھ کیسا دکھ"

اس نے حیرانی سے پوچھا

"یہ دکھ کم ہے کہ بہروز تم پر سوتن کے آیا ہائے یہ دن دیکھنا رہ گیا تھا"

عمار نے دھائیاں دے دے کہنا شروع کر دیا

"کیا اول فول بولے جارہے ہوں سوتن ہو گئی ہو تمہاری میری کون سی بہروز کے

ساتھ رخصتی ہوئی ہے جو ایسی فضول بکو اس کیے جارہے ہوں"

"ہمارے ہاں زبان بہت معنی رکھتی ہے تم اس کی امانت تھی ہائے کیسے تمہارے ساتھ

بے ایمانی کر گیا اللہ پوچھے بہروز اب کون بچارہ قربانی کا بکر ابنے گا جو زرشالہ جیسی

آفت کی پڑیا کو اپنانے کو تیار ہو گا میں تو یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں"

ولید نے بھی افسوس بھرے لمحے میں عمارک ساتھ دیا زرشالہ منہ کھولے ان کی گل

افشائیاں سن رہی تھی ولید کی آخری بات پر تلملا کر رہ گئی

"بنے بنائے کو کون پاگل کر سکتا ہے تم میری فکر چھوڑو جیسے تم پر میری لاڈلی بہن

افشاں ڈوب گئی ہے ایسے ہی کوئی اللہ کا بندہ میری قسمت میں بھی لکھ دیا گیا ہوگا"

زرشالہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا

"ہائے زرشالہ ہم تمہارے دکھ کو سمجھ سکتے ہیں میں جانتی ہوں تو اپنے دل پر پتھر رکھ کر صرف ہمارا دل رکھنے کے لیے ایسا کہ رہی ہوں ورنہ دل تو تمہارا ڈھانسیں مار کر رونے کو کر رہا ہوں گا کہ دوں میری بہن ہم تمہارے اپنے ہے ایسے دل میں غم لے کر مت بیٹھی رہوں"

روما جو اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اس کا سراپے کندھے پر رکھ کر روہنسی انداز میں بولی

زرشالہ نے غصے سے اسے پیچھے دھکیلا

"مروں تم سب کے سب کبختوں کیوں زبردستی مجھے اداس کرنے پر تلے ہوئے ہوں میں بلا اس کارٹون کے لیے کیوں اداس ہو گئی"

اس نے پاس بیٹھی روما کے کمر میں ایک تھپڑ رسید کیا وہ بچاری اس کے وار سے بلبلا کر رہ گئی

"زر تم واقعی اداس نہیں ہو کیا"

حورین جو کب سے خاموش بیٹھی انہیں سن رہی تھی حیرت سے زرشالہ کی طرف دیکھ

کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی سب نے پہلے حورین کو دیکھا اس کے بعد قہقہہ لگا کر  
ہنسنے لگ گئے

"اپ سب ہنس کیوں رہے ہوں"

حورین نے حیرانی سے سب کو دیکھا وہ منہ کھولے سب کو دیکھے جا رہی تھی جن کی ہنسی  
روکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"حور کس دنیا میں رہتی ہوں یا رہا ہمارا زر شالہ صاحبہ تو اس رشتے پر بالکل راضی نہیں  
تھی وہ تو داعی کے سر سے چپ تھی اس جبر کو سنتے ہی زر شالہ کا دل اٹھ کر ناچنے کو کر  
رہا ہوں گا"

رومانے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے ہنستے ہوئے اس کی پریشانی دور کرنا چاہی

"پھر تم سب اس کے لیے اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہوں"

"تم ابھی نئی ہو جلدی ہی سمجھ جاؤ گئی اور دوسری بات ہم اس کے لیے نہیں بلکہ اس  
بد بخت کے لیے غم زادہ ہے جو زر شالہ کے قسمت میں لکھ دیا گیا ہے بہ روز بچارہ گھر کا  
بچہ تھا صبر شکر کر ہی لیتا پر نہیں وہ بھی اس چڑیل سے بھاگ نکلا اب نا جانے ہماری زر کو

قبول کرتا بھی ہے یہ نہیں "

شارق نے دکھ بھرے آواز میں جھوٹے آنسو صاف کرتے ہوئے جواب دیا زرشالہ کا  
بس نہیں چل رہا تھا وہ سب کا گلہ دبا دے جو اس کا مزاق پر مزاق اڑا رہے تھے

"شارق کے بچے تمہاری تو" ...

وہ چپل نکال کر نشانہ پکا کرتے ہوئے چلائی شارق نے پھرتی سے سر نیچے کیا چپل اڑ کر  
پیچھے ج گری شارق نے اسے منہ چڑایا

"بس کروں تم سب اپنی اپنی نوٹسکی زرا بہروز کے بچے کو فون تو ملاؤ ہم بھی تو دیکھے کیا  
چاند چڑھایا ہے اس نے"

رانیہ نے بے زاری سے ان سب کی نوک جھوک سے تنگ آ کر اپنا مشورہ دیا جو سب  
کے دل کو لگا عمار نے بھاگ کر اندر نے لیپ ٹاپ لے آیا سکاٹپ پر بہروز ان لائن آیا  
"اسلام علیکم کیسے ہوں سب لوگ لگتا ہے آج پھر کوئی کارنامہ کرنے کے لیے ایک  
ساتھ ہوئے ہوں"

بہروز کی چہکتی آواز چاروں طرف گونجی

"شباباش میرے بھائی چاند تم نے چڑھایا ہے اور کہ ہمیں رہے ہوں"

عمار نے سب کے پیچھے دھکیل کر اپنا منہ آگے کیا بہروز نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب"

"مطلب و مطلب چھوڑو پہلے یہ سن لوں دا جی نے تمہیں عاق کر دیا ہے اور ہم نے

تمہیں اس لیے فون کیا ہے تاکہ تمہیں بتا سکے کہ آج سے ہمارا تم سے ہر رشتہ حتم

دھو کے باز جھوٹ انسان"

شارق نے ہاتھ سے عمار کا سر پیچھے ہٹا کر اپنی شکل آگے کر لے غصے سے کہا بہروز بچا رہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیران پریشان ان سب کو دیکھے جا رہا تھا

"آخر ہوا کیا ہے مجھے بھی تو پتا چلے"

"کیا بتائیں تمہیں تم نے تو ہمیں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا زرشالہ

بچاری تو رو کر ہلکان ہوئے جا رہی ہے تم نے اس بچاری پر اتنی چھوٹی سی عمر میں

سو تن ل کر اچھا نہیں...."

اس سے پہلے کے عمار مزید بکواس کرتا زرشالہ کا بھاری ہاتھ اس کے سر پر پڑا

"روئے میرے دشمن کمینے انسان میں اس کارٹون کے لیے رو کر اپنے قیمتی آنسو کیوں ضیاء کروں اور تم بہروز کے بچے شرم تو تمہیں چھو کر نہیں گزی ہمیں بتائیں بنا تم نے یہ کارنامہ سرانجام کسے دے دیا"

زرشالہ نے آگے بڑھ کر لیپ ٹاپ اپنے قبضے میں لے کر پہلے عمار کا دماغ درست کیا پھر بہروز کی کلاس لینے بیٹھ گئی وہ بچارہ تو یہ سن کر ہی سکتے میں چلا گیا تھا کہ اس کی شادی کی خبر پاکستان پہنچ گئی تھی

"دیکھوں تم سب کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہوا جیسے تم سب سوچ رہے ہوں وہ تو بس اچانک ہی" ..

"بس بس زیادہ بنے کی کوشش مت کروں تمہیں تو داجی ٹھیک کرے گے بچو"

ولید نے زرشالہ سے لیپ ٹاپ چھین کر بہروز کو گھورا

"چل رہے دے بھا بھی کو بلا جلدی سے"

"یار پہلے میری بات تو سن لوں"

بہروز کی ایک نہ چلی بلا آخر ان سب کی دھمکیوں سے تنگ آ کر اس نے لیلی کو بلا یا سب

اسے دیکھ کر خوش ہوئے

"ہائے بھابھی آپ آندھی تو نہیں ہے نہ آپ کو قسم ہے آپ کی خوبصورتی کی سچ سچ بتائیں گا"

عمار کے بے تکیے سوال پر سب نے ہی اسے گھورا لیلیٰ نے حیرانی سے عمار کو دیکھا  
"جی نہیں"

"ہو ہی نہیں سکتا اگر آپ کی نظر ٹھیک ہوتی تو آپ کبھی بھی بہروز سے شادی نہیں کرتی اسے تو یہاں کوئی لڑکی گھانس نہیں ڈالتی تھی جہاں آپ نے وہاں اس سے شادی کر دی اپنی نظر صبح ہی جا کر چیک کروائیں گا"

اس کی بات پر جہاں لیلیٰ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی وہی بہروز نے غصے سے عمار کو گھورا

"ہاہا سو آنے کی بات کر دی تم نے عمار دل خوش ہو گیا"

زرشالہ نے اس کی کمر پر خوشی سے تھپڑ رسید کیا

"الذغارت کرے تمہیں"

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر چلایا

"میرے زہن میں ایک خیال آیا ہے"

رانیہ نے چھٹکی بجائی

بہروز کی ساری بات سنے کے بات سب اس سے ناراضگی ختم کر چکے تھے لیکن ابھی ان سے بات کر کے خوش تھی اتنے پیار بھرے رشتے وہ آج پہلی بار اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حیران تھی

"وہ کیا"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمار نے گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کیوں ناں بہروز کے نکاح کی خوشی میں کچھ ہلا گولا کیا جائے"

"واہ زبردست چلوں پر شروع ہو جاؤ سب کے سب"

انہوں نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا عمار نے اٹھ کر سب سے پہلے ٹھمکے لینے شروع کیا

ولید نے بھاگ کر سامنے تار سے زر شالہ کا دھلا دوپٹہ اتار کر لیا

"آجانچ لے نچ لے میرے یار...."

آج تو بہروز کی لگ گئی ہے لاٹری... لیلی بھا بھی ڈوب گئی ہے بچاری...

ایسی خوشی میں آجانچ لے نچ کے میرے ساتھ آؤ میرے کبخت یاروں دوستوں...

عمار لہک لہک کر گانا کاستیاناس کر رہا تھا ولید نے دوپٹہ سر پر لیا شارق بھی ان کے ساتھ

ٹھمکے لگانے لگا عمار ساتھ ساتھ گا بھی رہا تھا لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا

آج لگتا ہے میں ہواؤں میں اڑنے لگا ہوں...

واہ واہ سب نے تالی بجائی

"آج لگتا ہے میں ہواؤں میں اڑنے لگا ہوں...."

آج بہروز فتنے کے ہاتھوں پوری زندگی برباد ہونے سے بچ گیا ہے...

عمار نے لہک لہک کر گایا

"عمار کے بچے صبر کروں تم"

زرشالہ نے اٹھ کر اس کے پیچھے دور لگائی

اچھا اچھا اب آخری گانسن لوں پھر چاہے جتنا مرنا ہو امار دینا"

زرشالہ کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر اس نے معصوم سی شکل بنائی

"داجی اوداجی۔۔۔۔"

داجی اوداجی بہروز کر گیا شادی"

واہ واہ واہ سب نے تالی بجائی شارق اور ولید نے سیٹی بجا کر داد دی اپنے ہنگاموں میں وہ

سب فراموش کیے بیٹھے تھے

"یہ کیا طوفان مچا رکھا ہے تم لوگوں نے"

زالان کی دھار سے ہر چیز جیسے تھام گئی سب اپنی اپنی جگہ سٹیچو بن کر کھڑے ہو گئے

بہروز نے جلدی سے کال کاٹی

"میں پوچھ رہا ہوں یہ سب کیا تماشا گار کھا ہے تم لوگوں نے"

زالان کے ساتھ دامیر بھی تھا

"کچھ بھی تو نہیں ہم نے کیا کیا ہے"

زرشالہ نے معصوم سی شکل بنا کر جواب دیا



مزید چڑایا

"اب اگر تم نے کوئی بکو اس کی نہ تو یہ گن دیکھ رہے ہوں چھ کی چھ گولیاں تمہارے  
کھوپرے میں اتار دوں گا"

زالان اس وقت پولیس وردی میں ملبوس تھا اس نے گن نکال کر عمار کو ڈرایا

"ہا ہا ہا ہنہ دے زالان ہم نے سنا ہے پولیس افسر کی گن بھی ہر وقت حالی رہتی ہے"

زرشالہ نے شرارت سے آنکھ ماری

"ہا ہا ہا زرشالہ آج دل خوش کر دیا تم نے بھائی کا ساتھ نہ دے کر اب مجھے یقین ہو گیا تم  
واقعی صدمے میں ہو"

عمار کہاں باز آنے والوں میں سے تھا مسکرا کر شرارت سے سے چھڑا

"بھائی ان سب کی تو عادت ہے اول فول بولنے کی بات دراصل یہ ہے کہ ہمارا بہروز

نہیں ہے اس نے بھاگ کر شادی کر دی"

شارق نے دکھی انداز میں سر کو ادھر ادھر ہلا کر اطلاع پہنچائی

"واٹ"

زالان کا منہ حیرت کی زیادتی سے کھولا کا کھولا رہ گیا جھونکا تو دامیر بھی تھا

"فتنے منہ شارق تمہارا لڑکے گھر سے بھاگ کر شادی نہیں کرتے"

ولید نے اسے شرم دلانی

"اوہو ہمارا لڑکا بہت بے غیرت ٹائپ کا نکالا ہے اس نے رسم توڑ ڈالی"

شارق نے سمجھداری سے جواب دیا

"تم سب اپنی فضول تو تو میں میں بند کرنا پسند کروں گے اور مجھے بتانا پسند کروں گے یہ

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کیا بولے جا رہے ہوں"

پہلے تو حیرت سے زالان سے بولا نہیں جا رہا تھا ایسے کیسے بہروز نے کسی کو بھی بتائیں بنا

شادی کر دی

عمار نے ایف سے لے تک ساری بات مرچ مصالحہ لگا کر بتائی زالان کے چہرے کے

تاثرات بدلے اب وہاں حیرت کی جگہ دھیمی سی مسکراہٹ تھی

"اچھا تو یہ بات ہے"

زالان نے پرسوچ انداز میں کہا سب نے اثبات میں سر ہلایا پر دو بار اسے دھمال ڈالنے

لگ گئے

"داجی دیکھ اودیکھ بہروز تیرے ہاتھوں سے نکلا جائے او جائے...."

عمار نے پھر سے بے تکاگانا شروع کر دیا

"ابا دیکھ ہاں دیکھ لڑکا گھر سے بھاگا جائے ہاں جائے..."

"دادو دیکھ ہاں دیکھ تیرا پوتا گوری کو بھاگا لائے ہاں لائے..."

سب زوروں شور سے جھوم رہے تھے آج انہیں زالان کی موجودگی کا بھی کوئی ڈر نہیں تھا وہ آج اپنے یار کی خوشی میں مست تھے

عمار نے زر شالہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی ڈانس کرنے پر مجبور کیا وہ بھی اس کے بے تکے

گانے پر ہاتھ پاؤں مارنے لگی زالان محبت سے اسے دیکھ رہا تھا

دامیر نے موقع کا فائدہ اٹھا کر حورین کے پاس جا کھڑا ہوا

"کسی ہو میری جان"

اس کی سرگوشی پر حورین کا تالی بجاتا ہاتھ روک گیا اس نے نظر اٹھا کر دامیر کو دیکھا تو

بہت فرصت سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"ٹھیک ہو اور آپ"

سب کی موجودگی میں اسے اخلاقیات نبھانا پڑ رہے تھے

"تمہیں بنا دھورا ہو میری زندگی میں آ کر میری زندگی کو روشنوں سے بھر دوں نہ"

دامیر نے آہستہ آواز میں محبت سے چور لہجے میں کہا

حورین کا دل زور سے دھڑکا

"آپ ہر کسی سے ایسی ہی گفتگو کرتے ہیں کیا"

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Af | Urdu | English | Poetry | Drama | Screenplay | Music | Art | Photography | Video | Animation | Comics | Games | E-books | Audiobooks | Podcasts | Webinars | Courses | Workshops | Seminars | Conferences | Exhibitions | Events | Sponsorships | Advertising | Distribution | Subscription | Contact Us

خود کو نارمل کر کے حورین نے سرد لہجے میں پوچھا

"نہیں جان ابھی تک تو ایک ہی نکاح ہوا ہے اس لیے ایک تم ہی بیوی ہو اس لحاظ سے

ابھی نئی نئی کوشش ہے ایسی باتوں کی"

دامیر نے مسکرا کر شرارت سے کہا

ہم یار ہے تمہارے....

بھیجتے ہیں چھوڑے...

عمار روما کے ارد گرد گھومنے لگا

روما کی گھورنے سے عمار کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

"ہم سے لیا کروں اور ہم سے لیا کروں...."

"تم ہو ایک نمبر کے کنگال...."

جیب میں ہے ایک روپیہ نہیں...."

چھوڑے کہاں سے لائے چھوڑے کہاں سے لائے...."

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Ar  
زر شمال نے جھومتے ہوئے عمار کو طعنہ مارا

"داجی اوداجی بہروز نے کرشادی...."

اب فتنے کو کون اپنائے گا...."

ہائے کون اپنائے گا...."

عمار نے ہنس کر زر شمال کو آنکھ ماری

عمار داجی

ولید نے مرے ہوئے آواز میں کہا

"ہاں ہاں اوداجی اوداجی..."

عمار اپنے مزوں میں لگا ہوا تھا

"نہیں عمار داجی.."

"ہاں نہ اوداجی"

وہ جھومتے ہوئے گنگنارہا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عمار"

داجی کی آواز پر سب کے سب تھم گئے داجی کی چلائی آواز پر جس کا ہاتھ جہاں تھا وہی

روک گیا

.....

وہ اس وقت داجی کی عدالت میں پیش ہوئے تھے داجی پہلے ہی غصے میں تھے ان سب

کی حالت دیکھ کر اور آؤٹ آف کنٹرول ہو رہے تھے

"میں پوچھتا ہوں یہ سب دن دیکھانے کے لیے تم سب پیدا ہوئے ہوں"

داجی نے گرج کر کہا

"داجی وہ زرشالہ بہت صدمے میں تھی ہم تو اس کا دل بہلا رہے تھے ایمان سے"

عمار کی زبان پر کھجلی ہوئی

"عمار چپ کر کے کھڑے رہوں داجی غصے سے نہیں بلکہ خون حوار نظروں سے تمہیں گھور رہے ہیں"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارق اس کے پاس کھڑا تھا سرگوشی میں بولا

"اور تم زالان چلو بھر پانی میں ڈوب مرو جا کر، یہ سب تو ہے ہی ہڈ حرام تم وہاں کیا کر

رہے تھے"

داجی کا تھوپوں کا رخ اب زالان بچارے کی طرف تھا

"داجی وہ میں..."

"وہ میں کیا ہاں بھائی کے چپ کر نکاح پر لگتا ہے تمہیں بھی بہت خوشی ہوئی ہے پر میں بتائیں دیتا ہوں تم میں سے کسی نے اس کمبخت ہنجر سے رابطہ کرنے کی کوشش بھی کی ناہ تو کان سے پکڑ کر گھر سے نکال دوں گا اس نے تو میری ناک کٹوا کر رکھ دی ہے"

داجی غصے سے چلا رہے تھے عمار نے جھونک کر ان کی ناک دیکھی

"زرشالہ یار داجی کی ناک تو ان کے ساتھ لگی ہوئی ہے"

زرشالہ اس کے بائیں طرف کھڑی تھی اس کی بات سن کر ہنسی روک نہ پائی  
رومانے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر مارا ہنسی بھول کر تلملا اٹھی گھور کر رومان کے جھکے سر کو  
دیکھا

"تم سب نے سن لیا میں نے جو کہا"

داجی نے پر گرج کر پوچھا

سب نے اثبات میں سر ہلایا

"اور ہاں میری ایک بات اور کان کھول کر سن لوں تم سب لوگ"

دادو اور باقی بڑے بھی وہی موجود تھے

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اگر کسی کو بھی اعتراض ہو تو وہ گھر چھوڑ کر چلے جاؤ مجھے  
کوئی مسئلہ نہیں ہے"

داجی کی بات پر سب نے سراٹھا کر انہیں دیکھا

وہ کیا داجی "

ولید نے حیرانی سے پوچھا

"آگے سٹڈے کو زالان کا نکاح ہے"

خبر تھی یاد تھا کہ سب سے حیرانی سے داجی کو دیکھا

"لگتا ہے داجی کا غم سے دماغ کام نہیں کر رہا"

عمار نے جھک کر سرگوشی کی زرشالہ نے پاؤں اس کی پاؤں پر مار کر اسے چپ رہنے کو

کہا

"پوچھوں گے نہیں کس سے"

داجی نے گرج کر پوچھا

"ہماری اتنی جرات داجی آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پر ہماری طرف سے لنگڑی لولی سے  
 کروادے ہم آف تک نہیں کرے گے"

شارق نے فرما برداری سے جواب دیا

"تمہارے منہ میں خاک"

دادو نے گھور کر شارق کو دیکھا

"آگے ہفتے زالاں کا نکاح زر شالہ سے ہے بہروز کیا سمجھتا ہے اس کے انکار سے ہمیں  
 کوئی فرق پڑا ہے نہیں بلکل نہیں تم سب آج سے ہی تیاریاں شروع کر دوں سمجھے"

اب کی بار سعی مانوں میں جھٹکا لگا تھا زالاں و زر شالہ کو زر شالہ نے حیرت سے آنکھیں

پھاڑے داجی کو دیکھا اسی ہی حالت وہاں کھڑے ہر فرد کی تھی داجی اپنا فیصلہ سنا کر جا

چکے تھے پیچھے سب کو حیرت میں مبتلا کر کے زر شالہ اپنی جگہ سے لڑکھرائی رومانے

جلدی سے اسے تھام کر پاس پڑی کر سی پر بیٹھا یاد امیر نے خوشی سے موبائل نکال کر

بہروز کو میسج چھوڑا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا

"اوائے مس فتنہ اتنے عرصے میں کس کا قتل کرنے جا رہی ہوں"

وہ ناک کی سد میں اپنے پورشن کی طرف جا رہی تھی عمار کی منحوس آواز پر موڑ کر خون  
خوار نظروں سے گھورا

"تم سے مطلب"

وہ دھاڑی

"واہ رہ بھا بھی جان اتنا غصہ" وہ چلاتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا آنکھوں میں  
شرارت ناچ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ بھا بھی کیسے کہا تم نے"

اس نے غصے سے گھورا

"آپ کو اور کیسے" بہروز نے چہک کر کہا

"دیکھو عمار میرے منہ نہ لگو اس وقت میرا میٹر پہلے ہی گھوما ہوا ہے یہ نہ ہو میرے

ہاتھوں ضائع ہو جاؤ"

وہ چلا کر بولی

"ہوا کیا ہے اور تمہیں شرم نہیں آتی دن ہی کتنے رہ گئے ہیں تمہارے نکاح کو جو یوں

دھندلتے ہوئے اپنے سسرال کے چکر لگا رہی ہوں"

زرشالہ اس کی بات پر کرنٹ کھا کر موڑی

"تمہاری تو میں آخری بار کہ رہی ہوں سانڈ کہی کہ میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے"

وہ کہ جانے لگی

"جا کہاں رہی ہوں"

وہ کہا باز آنے والوں میں سے تھا

"خودکشی کرنے جا رہی ہوں تمہیں کرنی ہے تو چلو مل کر کرتے ہیں"

اس نے چڑ کر جواب دیا

"واہ بلے بلے اٹھاؤ قسم تم سچ میں خودکشی کرنے جا رہی ہوں"

وہ جھومتے ہوئے اس کے سامنے آیا زرشالہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"یہ تم کس خوشی میں بتیسی نکال رہے ہوں"

اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"تم مرنے جا رہی ہوں اس کے بدلے چالیس دن تک گھر میں مزے مزے کا کھانا

ملے گا ہائے میں تو سوچ سوچ کر خوشی سے پاگل ہو رہا ہوں"

اس کی بات سن کر زرشالہ نے چپل نکال کر اس کے کمر پر رسید کی

"فتے منہ تمہارا کمینے انسان بھوکے نادیدے"

وہ غصے سے بے قابو ہو رہی تھی

"یار دیکھوں سستی والی خود کشی مت کرنا کرنی ہے ناں نہ تو مہنگی والی کرنا تا کہ بچنے کے

چانس کم ہو تم سمجھ رہی ہوں ناں میری بات"

وہ شرارت سے گویا ہوا

"تم جیسا بے غیرت بھائی اللہ کسی کافر کو بھی نہ دے پرسوں میرے نکاح میں بھی

کھانا ہی ملے گا وہ ٹھونس لینا"

"لوجی وہ بھی کوئی کھانا ہو گا پہلے مہمانوں کی خاطر مدارت کروں ان کے بھرے

بھرے پلیٹوں میں اور کھانا ڈالوں پھر اگر غلطی سے پوچھ لو انکل آئی کچھ اور چاہیے تو

فٹ سے کہنے لگتے ہیں بیٹا اس عمر میں اتنا کہا کھایا جاتا ہے خدا کی پناہ کوئی پوچھے ان سے

پلیٹ میں اور جگہ ہی کہاں ہے جو آپ اتنا افسوس کئے جا رہے ہیں "

زرشالہ اس کی بکو اس سن کر خق دق رہ گئی

"اور میرے مرنے پر تمہیں خاطر مدارت نہیں کرنی پڑے گی کیا"

اس نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ کر سوال کیا

"او کو جی میری جوان جہان بہن مری ہو گئی لوگ زبردستی ٹھوسوائے گے ہمیں کہ بیٹا

تم لوگ کھاؤ زندگی کسی کے چلنے جانے سے روک تھوڑی ہی جاتی ہے اب تم بتاؤ کون

سا آپشن میرے لیے بہتر رہے گا"

وہ آنکھوں میں شرارت لیے اس کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے گویا ہوا زرشالہ اس کی

بات پر صدمے سے بے ہوش ہونے والی تھی "تم گھٹیا انسان"

اس نے آگے بڑھ کر اسے بالوں سے پکڑا

"ہائے روم خدا کے لیے دور سے تماشا دیکھنے کے بجائے یہاں آ کر خود کو بھری جوانی

میں رنڈوا ہونے سے بچالوں"

وہ دور کھڑی روما کو دیکھ کر چلانے لگا اس کی بات پر زرشالہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ  
دور گئی

"تم مروں عمار رنڈو امر دہوتے ہیں عورتیں بیوہ ہوتی ہے"

وہ اس کے بال چھوڑ کر گھور کر اسے دیکھنے لگ گئی اس کی بکو اس روما کے کانوں تک بھی  
پہنچ گئی وہ بھی ان کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی

"اس گدھے کو چھوڑو تمہیں کیا ہوا ہے زر"

وہ عمار کو نظر انداز کر کے زرشالہ کے لال پیلے چہرے کو دیکھ کر پوچھنے لگی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بتائیں دے رہی ہوں جا کر سب کو بتادوں میرے ساتھ زبردستی کر کے اچھا

نہیں کر رہے اس کھڑورس خان کی تو میں وہ بینڈ بجاؤ گئی یاد رکھیں گے پوری عمر بہت

اپے مجھ سے نکاح کرنے والے"

وہ غصے سے ادھر ادھر چلتے ہوئے بولی

"او تو یہ قصہ ہے"

روما اس کی فضول بات سن کر سر ہلا کر رہ گئی

"صرف یہی نہیں ہماری زرشالہ عرف فتنہ صاحبہ خود کشی کرنے جا رہی ہے"

عمار نے روما کے قریب ہو کر اسے پتے کی بات بتائی

"واٹ" روما کھولے منہ سے چلائی

"بھائی میں بتائیں دیتا ہوں ابھی سے پڑوسیوں کو جا کر بتادوں ناشتے میں ہمیں حلوہ

پوری بھجوائے گئے مجھ سے نہیں کھائی جاتی وہ پھینکی نان صبح صبح"

عمار نے ایسے مزے سے اپنی پسند بتائی جیسے شادی کا کھانا آڈر دے رہے ہوں

زرشالہ صدمے سے نڈھال ہو کر اسے دیکھنے لگی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عمار بی سیرس یہ بھی کوئی مزاق کرنے کا وقت ہے"

روما اپنی ہنسی دبا کر روب سے بولی زرشالہ ان دونوں پر دل ہی دل میں لعنت بھیجتی وہاں

سے جانے لگی

"کہاں جا رہی ہوں بھابھی"

عمار نے پیچھے سے ہانگ لگائی

"جہنم میں"

بنامرے جواب موصول ہوا

"یار پلیز جانے سے پہلے ایک عرض سنتی جاؤ"

وہ روکی ضرور پر موڑ کر اس نمونے کو دیکھا نہیں

"یار جاتے ہوئے اپنا موبائل ضرور ساتھ لے کر جانا"

اس کی بات پر زرشالہ حیرانی سے موڑی اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

"وہ کیا ہے نہ بھاڑ میں جانے کے بعد تم وہاں سے ویڈیو بنا کر ضرور بیچنا تاکہ دنیا والوں کو

بھی پتا چلے دنیا میں لوگوں کا جینا حرام کرنے والوں کے ساتھ وہاں اس کا بدلہ لیا جا رہا

ہے تاکہ لوگ اس سب سے عبرت لے سکے"

عمار نے کہ کر دور لا گئی

زرشالہ اس کی بات سن کر اس کے پیچھے لپکی وہ اس کی پہنچ سے دور بھاگ چکا تھا روم

منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی زرشالہ اسے گھور کر وہاں سے چلی گئی

.....

آج دامیر داجی سے اجازت لے کر حورین کو لنچ پر لے کر جا رہا تھا حورین نے بہت منع

کرنا چاہا پر دادو کے سامنے اس کی نہ چلی زر شالہ آج کل زالان سے بدلہ لینے کے  
منصوبے بنانے میں مصروف تھی اس وجہ سے اس کا دھیان حورین کی ملاقات پر نہیں  
گیا

سب کے اصرار کی صورت یہ نکلی کہ وہ اس کے ساتھ گاڑی کے فرنٹ دور پر پر جمان  
تھی وہ بار بار اپنی انگلیاں چھٹکارا رہی تھی وہ حد سے زیادہ کنفیوز تھی لال شلوار قمیض  
کے ساتھ لال ہی ڈوپٹہ لیا وہ کسی جہان کی شہزادی ہی لگ رہی تھی دامیر کو اس نے دل  
ہی دل میں اس کی نظر اتاری

"حور تم ریلکس ہو کر بیٹھ جاؤ میں کوئی غیر نہیں تمہارا شوہر ہوں"

دامیر نے نرم لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر کہا حورین نے نظر اٹھا کر اپنے پاس بیٹھے  
دامیر کو دیکھا بولی کچھ نہیں

"میں منتا ہوں ہمارا نکاح جن حالات میں ہو اوہ سب بہت اچانک تھا پھر خدا گواہ ہے  
میں نے تمہیں دل سے اپنایا ہے میرے دل میں تمہارے لیے صرف اور صرف محبت  
ہے اس کے سوا کچھ نہیں"

آج دامیر کا لہجہ اور انداز دنوں ہی بدلے ہوئے تھے حورین نے جھونک کر اسے دیکھا  
 دامیر نے گاڑی ایک سائیڈ پر لگائی سامنے ایسکریم پالر تھا وہ وہی بیٹھے آڈر دے کر اس کی  
 طرف گھوم کر مڑا

"تم کچھ کہوں گئی نہیں"

دامیر نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے پوچھا

"میں کیا بولو مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی" اس نے پریشان نظروں سے اسے دیکھا

"میری جان کچھ بھی کہ لوں میں آج تمہیں سنا چاہتا ہوں تمہاری آواز کو اپنے دل میں  
 اتارنا چاہتا ہوں میرا دل کرتا ہے آج کا دن بہت تاویل ہو یہ لمحے یوں ہی تھم سے جائے

تم میرے سامنے بیٹھی رہو میں تمہیں یوں ہی دیکھتا ہوں"

دامیر جذب کے عالم میں ارد گرد سے بے گانہ ہو کر اس کی آنکھوں میں ڈوبا ہوا تھا  
 حورین اس کے اتنے کھولے اظہار پر بھوکھلا کر رہ گئی آج تو دامیر کے رنگ دنگ ہی  
 نرالے تھے وہ عام دنوں کی طرح اسے تنگ بھی نہیں کر رہا تھا

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا"

اس نے فکر مندی سے پوچھا

"ہاہا " وہ دھیرے سے مسکرایا

"کیوں تمہیں میں ٹھیک نہیں لگ رہا ہوں کیا"

اس نے الٹا اسی سے سوال کیا حورین نے سر نفی میں ہلایا

اتنے میں ویٹر ایسکریم لے کر دامیر کی کھڑکی کی طرف جھکا وہ اس سے ایسکریم لے کر  
واپس مڑا

"حور آج میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں اپنے متعلق کچھ معلومات دینا چاہتا ہوں"

اس نے ایسکریم اس کی طرف بڑھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

"جی کہے"

"جانتی ہوں میں کون ہوں! میں ای ای ایس ای کا بندہ ہو"

حورین کو لگا وہ مزاق کر رہا ہے

"آپ مزاق کر رہے ہوں نہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے"

اس نے حیران پریشان نظروں سے دامیر کے چہرے کو دیکھا وہ دھیرے سے مسکرایا  
 "میں مزاق نہیں کر رہا میری جان یہ سچ ہے میرا تمہاری یونیورسٹی میں آنا بھی میرے  
 میشن کا حصہ ہے"

"پھر مجھے تو اس بارے میں کسی نے نہیں بتایا"

وہ اب بھی بے یقین تھی

"کوئی کیسے بتاتا جب کے اس بارے میں میرے اور زالان کے علاوہ کسی کو نہیں پتا خطا  
 کہ میرے ماما پاپا کو بھی نہیں یہ سب میرا شوق ہے میرا جنون ہے آج سے اس راز میں  
 تم بھی شامل ہو گئی ہوں بیوی ہو میری اپنی شریک حیات سے کچھ بھی چھپائے رکھنا  
 مشکل ہوتا ہے ماما پاپا کو اس لیے نہیں بتایا کیونکہ وہ مجھے کبھی اس فیلڈ میں جانے کی  
 اجازت نہ دیتا ایک اکلوتا بیٹا ہونہ ڈرتے ہیں مجھے کھونے سے"

وہ مسکرا کر کہ رہا تھا اس کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر آج پہلی بار حورین کے دل میں کوئی

احساس جگا تھا محبت کا میٹھا میٹھا درد جاگ اٹھا تھا

"آپ یہ سب مجھے اس وقت کیوں بتا رہے ہیں"

اس کے لہجے میں شکوہ تھا اتنا سب کو جانے کے بعد وہ اتنے دیر سے اسے بتا رہا تھا  
 "میں مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا حور اب مجھے لگتا ہے وہ وقت آ گیا ہے جب تمہیں  
 حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے میرا میٹشن اختتامی مراحل میں داخل ہو گیا ہے اب ہمیں  
 ایکشن لینا ہو گا لان کے نکاح کے بعد مجھے کچھ دنوں کے لیے یہاں سے جانا ہے اور  
 جانے سے پہلے میں تم سے ملنا چاہتا تھا تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ میں تم سے بے حد پیار کرتا  
 ہوں حور تمہیں پاہ کر مجھے لگتا ہے میں نے دنیا کی ہر دولت پالی ہے " وہ اس سے اپنے  
 پیار کا اظہار کر رہا تھا حورین کے دل کو کچھ ہوا سے کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے  
 محسوس ہوا

"نہیں آپ کہی نہیں جاؤ گے"

وہ ڈر گئی تھی خوفزدہ ہو گئی تھی دامیر کو تو اس نے ابھی ابھی ان لمحوں میں پایا تھا اب  
 اسے کھونے کا در اس کے دل میں بیٹھ گیا

"میں یہ سب تمہیں اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم پریشان ہو بلکہ تمہیں مضبوط ہونا ہے تم  
 اس ملک کے ایک رکھوالے کی بیوی ہو تمہارے دل کو بہت مضبوط ہونا پڑے گا"

دامیر نے اس کے کندھے پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی

نہیں.. نہیں ہو میں مضبوط ماما پاپا کو کھونے کے بعد مجھ میں مزید کچھ بھی کھونے کا حوصلہ نہیں ہے میں آپ کو نہیں جانے دوں گی"

وہ اس کے ہاتھ پر اپنا چہرہ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی دامیر اس کے اقرار محبت پر دل تک مسرور ہو اپرا اس کے آنسو سے کمزور بنا رہے تھے وہ کمزور نہیں پڑھنا چاہتا تھا اس نے دھیرے سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا

"اتنی خوبصورت آنکھوں پر ستم کر کے کیوں میرے دل کو بے چین کر رہی ہوں تمہارے آنسو مجھے ڈسٹرب کر رہے حور"

وہ بے قراری سے گویا ہوا

"ہم جسے لوگ تو ملک کے رکھوالے ہوتے ہم ہی ہار مان جائے گے تو ہمارے ملک کا کیا ہو گا ان سب کی حفاظت کون کریں گا میری جان ہم جب کسی میشن پر جاتے ہیں تو ایک ہی صورت میں لوٹ کر آتے غازی بن کر دوسری صورت میں ہمیں شہادت نصیب ہوتی ہے پر ہماری لاشیں گھروں کو نہیں آتی ہمیں بے نام دفن دیا جاتا ہے تمہیں اپنے

دل کو ان سب حالات کے لیے تیار کرنا ہوگا حور"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر محبت سے نرم لہجے میں بہت پیار سے کہے جا رہا تھا حورین  
کو اپنے آنسو پر اختیار نہیں رہا

"بس چپ اب اور آنسو نہ دیکھوں میں تمہاری آنکھوں میں"

دامیر نے اسے پیار سے ڈپٹا

"آپ رولار ہے ہیں مجھے میں تو شوق سے نہیں رو رہی نہ"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
اس نے منہ بنا کر کہا

"ہا ہا چلو اب آج کا دن صرف میرا ہے آج تمہیں جی بھر کر ہنساؤ گا بھی میں ہی"

"پہلے غمزہ کرتے ہوں پھر مسکرا نے کو کہتے ہوں"

وہ ناراضگی سے گویا ہوئی

"میری پیاری سی بیوی صاحبہ میرے دل کے ٹکڑے کل کس نے دیکھا ہے موت

برحق ہے آج نہیں تو کل سب کو مرنا ہی ہے کل کی فکر میں اپنا آج کیوں برباد کریں

آج ہم ساتھ ہے پاس ہے ان لمحوں کو کھول کر جی لوں میرے سنگ کر کے ساتھ کل

دیکھے گے"

دامیر نے اس کا ہاتھ پیار سے دبا کر چھوڑ دیا حورین نے مسکرا کر اسے دیکھا

دامیر نے گاڑی سٹارٹ کی

"ویسے آج تمہاری دوست نظر نہیں آرہی تھی مجھے تو لگا وہ ضرور پھڈہ ڈالتی پر گھر پر

بہت سکون تھا سب ٹھیک تو ہے فتنے کے ساتھ"

اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر شرارت سے پوچھا

"خبردار جو میری دوست کے بارے میں ایسا ویسا کچھ کہا بھی تو اور ہاں زالان بھائی کو

وان کر دے ان کی بینڈ بجنے والی ہے کیونکہ جہاں تک میں زر کو جانتی ہوں اس کی

خاموشی کے پیچھے بہت بڑا طوفان چھپا ہے"

حورین نے شرارت سے مسکرا کر اسے چھڑا

"ہا ہا ہا نہ کروں مطلب اب زالان کی بھی حیر نہیں ہے اللہ ہی میرے دوست کے حال

پر رحم کرے دل آیا بھی تو کس فتنے پر"

"دامیر" وہ چلائی دامیر کا قہقہہ بے سہتا تھا

اس کے بعد دامیر نے اسے خوب ساری شاپنگ کروائی حورین نے بھی منع نہیں کیا کرتی بھی کیوں شوہر تھا اس کا حق بنتا تھا اس کا پورا دن ان لوگوں نے مل کر انجوائے کیا تھا ان کا دن حورین دامیر دونوں کے لیے یادگار اور خوبصورت دن تھا دوسری طرف زرشالہ کے زہن میں ایک شیطانی خیال آیا وہ اٹھ کر شرارتی مسکراہٹ لیے داجی کے کمرے کی طرف بڑھی

"زالان آپ نے پنگالے کر اپنے ساتھ بہت غلط کیا ہے اب آپ دیکھوں اے اس پی صاحب آپ کو کیسے کیسے دن میں تارے دیکھاتی ہوں

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا میں انداز آسکتی ہوں"

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض کرتا جاؤ تم انداز آچکی ہوں اس لیے اجازت دینے نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

عینک درست کرتے ہوئے داجی نے طنزیہ انداز میں کہا زرشالہ ان کا طنز نظر انداز کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے آگے بڑھی

"مطالعہ کیا جا رہا ہے"

ان کے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر پوچھا گیا

"نہیں صفحے گن رہا ہوں"

داجی نے نظر ترچھی کر کے جواب دیا ان کے جواب سے زر شالہ بدمزہ ہوئی

"داجی کبھی تو ٹھیک جواب دے دیا کریں"

وہ دوسری کرسی پر بیٹھ کر روٹھے لہجے میں بولی

"تمہارا سوال اتنا بے نکاتھا جواب بھی اس کے ان مطابق دینا میرا فرض بنتا ہے"

داجی نے بے نیازی سے کہا

"خیر میری بات میں دم تھا"

"خیر چھوڑو لڑکی فضول کی بحث مطلب کی بات کروں کیوں آئی ہوں یہاں"

انہوں نے کتاب کا صفحہ پلٹے ہوئے مصروف انداز میں پوچھا

"حد ہے داجی مطلب کیا ہے آپ کا میں بنا مطلب کے یہاں نہیں آسکتی کیا"

وہ روٹھے لہجے میں گویا ہوا

"جتنی تیمم تم بات کرتے ہوئے باندھ چکی ہو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے تم بنا مطلب کے حاضر نہیں ہوئی"

وہ بھی اس کے ہی باپ کے باپ تھے زر شالہ نے سر اثبات میں ہلایا

"جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ تین دن بعد آپ نے میرا نکاح مقرر کر دیا ہے اپنے چہتے پوتے اور دنیا جہاں کے بورنگ اور کھڑورس خان سے تو میں اس سلسلے میں بات کرنے آئی ہوں"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بورنگ اور کھڑورس خان اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا پرداجی کے تیزکانوں نے فوراً سن لیا

"حداد بگستاخ لڑکی اپنے ہونے والے شوہر کے لیے ایسے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی"

داجی نے کتاب بند کر کے سائیڈ پر رکھی

"داجی ہزار بار کہا ہے خدا کو مانے ہسٹری پڑھ پڑھ کر مغلیہ سلطنت کے دور کی مشکل

مشکل اردومت بولا کریں "

وہ منہ بنا کر بولی

"اور تمہیں بھی میں نے ہزار بار منع کیا ہے میرے پرائیویسی میں دخل اندازی مت کیا

کروں "

وہ ان سے کے سر پر ہلکی سی مارتے ہوئے گویا ہوئے

"اللہ اللہ اس عمر میں کون سی پرائیویسی دا جی یہ عمر تو اللہ اللہ کرنی کی ہے نہ کے پرائیویسی

کی " NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سمجھداری سے انہیں سمجھانے لگی

"تم اپنے آنے کا مقصد بیان کروں لڑکی میرا دماغ کھانے کی کوشش مت کروں "

وہ برامانتے ہوئے گویا ہوئے

"چونکہ اپنے میرا نکاح طے کر دیا ہے اور ایک مشرقی لڑکی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے

مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے "

اس نے احسان جتاتے ہوئے باور کیا

"تم پر کوئی زور زبردستی نہیں تھی میں نے دو آپشن دیے تھے جو تمہیں تھیک لگا وہ اپنا لیا"

داجی نے روکھے انداز میں جواب دیا

"داجی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی آپ اپنی جوان جہان پوتی کو گھر سے جانے کا کہہ رہے ہوں میں کہا جاؤ گی میرے تو ماں باپ بھی نہیں ہے"

"اگر وہ زندہ ہوتے تو انج تمہاری یہ گزبھر کی زبان قابو میں رکھے ہوئے ہوتے"

"آپ مجھے بد تمیز کہہ رہے ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ صدمے سے چلائی

"بد تمیز کے ساتھ ساتھ ہڈ حرام کام چور بھی ہوں" داجی نے فٹ جواب دیا

"آپ نے میرے دل کے چار ٹکڑے کر دیے یہ سب کہ کر"

وہ روہنسی ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگی

"سامنے دراز میں الفی پڑی ہے جا کر دل جھوڑ آؤ"

داجی آج اس کے کسی ڈرامے میں آنے والے نہیں تھے

"آپ چونکہ بہت بدل گئے ہوں اس لیے ان سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے میں ڈائریکٹ اپنے پوائنٹ پر آتی ہوں مجھے یہ رشتہ قبول ہے پر میری بھی تین شرائط ہے اگر آپ کے ہونہار پوتے کو منظور ہوئی تو میں نکاح کے لیے تیار ہوں نہیں تو میری طرف سے صفاچٹ انکار ہی سمجھ لے"

اس نے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے شان بے نیازی سے کہا

"تم مجھے دھمکی دے رہی ہوں" داجی گرجے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں مجھے گارنٹی چاہیے ایک بھائی بھاگ کر چلا گیا دوسرے کا بھی کیا بھروسہ اس

لیے میرا حق بنتا ہے"

وہ ان کے روبرو میں آنے والی نہیں تھی

"بات تمہاری میرے دل کو لگی تم شرائط بتاؤ"

داجی نرم پڑتے ہوئے گویا ہوئے

"میری پہلی شرط میرا ہونے والا شوہر اونٹ پر بیٹھ کر آئے گا"

زرشالہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اونٹ پر بیٹھے ہوئے ڈرتا ہے تمہاری شرط قابل قبول نہیں ہے"

داجی نے گھور کر اسے دیکھا

"مجھے گارنٹی چاہیے داجی کہیے میری شرط منظور نہیں تو ابھی سے بتا دے"

وہ بے فکری سے بولی

"پھٹان مرد ہوا اپنے کہے سے نہیں مکر نے والا تمہاری پہلی شرط منظور ہے"

"داجی میں یہاں تصدیق کرنا چاہوں گئی مرد نہیں بوڑھے مرد"

زرشالہ نے شرارت سے ان کی طرف مسکراہٹ پاس کی داجی نے ناراض نظروں

سے گھورا

"بد تمیز لڑکی اپنی حد میں رہوں یہ نہ ہوں ہم مکر جائے اپنی بات سے"

داجی نے گھور کر ناراضگی سے کہا

"میری دوسری شرط یہ ہے کہ دلہا سہرا باندھ کر اونٹ چھڑے گا"

وہ داجی کی ناراضگی بلا کر بولی

"یہ تم نا انصافی کر رہی ہوں سہرا باندھ کر آنے والا وہ نہیں ہے اسے ایسے لوگ سخت

پنڈو لگتے ہیں"

داجی نے انکار کرنا چاہا

"اب آپ کے پوتے کی پسند نہ پسند کے لیے میں اپنی خوشیاں تو قربان نہیں کر سکتی نہ

میرے بھی اپنے ہونے والے شوہر کو لے کر کچھ آرمان ہے دل میں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جھوٹے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"کچھ شرم کر لوں سامنے تمہارا دوست نہیں داجی بیٹھا ہے لڑکی ایسی باتیں کی جاتی ہے

اپنے باپ کے باپ سے"

اس کی بات پر داجی گرجے

"آپ مجھے بتائیں منظور ہے یا میں اپنا بھوریاں بستر اٹھا کر جاؤ یہاں سے"

وہ ڈھیٹا بن ڈھیٹا بنے بولی

"اپنی آخری شرط بتاؤ"

"وہ اونٹ سے اترنے کے بعد باتوں گی"

"تم بہت مہنگی پڑ رہی ہوں ہمیں"

"میں نے کوئی زبردستی نہیں کی آپشن آپ کے پاس ہے ہاں تو میری طرف سے بھی

ہاں نہ تو میری طرف سے بھی نہ ہی سمجھے"

اس نے دھمکی دی

"یہ نانصافی ہے زالان کے ساتھ"

"اور جو اس کا بھائی وہاں جا کر کرچکا ہے وہ کیا آپ کیا چاہتے ہیں میں آنکھیں بند کر کے

یقین کر لوں"

"تمہاری بات میں دم ہے میں کرتا ہوں کچھ"

زرشالہ کہاں زالان کو معاف کرنے والی تھی داجی تو صداسے زرشالہ کی ہر بات مانتے آ

رہے تھے بلا وہ کہاں تال سکتے تھے اپنی لاڈلی پوتی کی خواہش یہ الگ بات تھی یہ سب

سننے کے بعد زالان سکتے میں آگیا تھا اسے زرشالہ سے اس بات کی ہر گز امید نہیں تھی

وہ دھندلتے ہوئے زرشالہ کے کمرے کی طرف جانے لگا

.....

زرشالہ صاحبہ فل آواز میں میوزک لگائے روما کے ساتھ ڈانس کرنے میں مصروف تھی زالان کے آنے کا اسے پتا ہی نہیں چلا روما زالان کو دیکھ کر کھڑی ہوگی زرشالہ نے اس کے نظروں کے تعاقب میں مر کر دیکھا زالان خوں خوار نظروں سے اسے گھورے جا رہا تھا زالان نے آگے بڑھ کر میوزک بند کیا

"تمہیں تو میں آج اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چڑچڑے انداز میں بولا اس کی حالت دیکھ کر زرشالہ کا قہقہہ بے سہتا تھا روما ہونقوں کی طرح اسے دیکھے جا رہی تھی

"اے اس پی زالان خان آپ اتنے غصے میں کیوں دیکھائی دے رہے ہیں"

اس نے مسکراہٹ دبا کر معصومیت سے پوچھا

"کیا بکواس کی ہے تم نے داعی کے سامنے"

وہ ڈھارا

"میں نے داجی کے سامنے اپنی خواہش بیان کی تھی"

"اچھا یہ فضول سی خواہش تمہارے دل میں کیوں کر پیدا ہوئی"

وہ چبا چبا کر بولا

"جب سے آپ نے میری بات کو سیریس لینا چھوڑ دیا تھا اب میرا بھی دل ہے دلہا پسند کا نہیں مل رہا تو کیا ہوا اپنے دل کے ارمان تو پورے کرنے ہی ہے نہ آخر کو میرا بھی دل ہے"

وہ ڈھائی سے بولی

"تمہارے ارمانوں کی ایسی کی تیسری میں اونٹ پر ہر گز نہیں بیٹھوں گا سمجھ آئی"

وہ جل بن کر بولا

"اے اس پی صاحب تو ابھی سے ڈر گئے اللہ اللہ"

وہ شرارت سے مسکرائی

"اب لوگوں کو جب پتا چکے گا ملک کار کھوالا اونٹ پر بیٹھنے سے ڈرتا ہے تو لوگ کیا کہے

گے ایک اونٹ تو قابو نہیں ہوتا دشمنوں کو کیا قابو کریں گا"

وہ مستقبل کا نقشہ کھینچتے ہوئے بولی

"تمہیں لوگوں کی پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ میرا مسئلہ ہے اور میں کوئی ڈرتا اور تانتا نہیں ہو سبھی"

زالان کو اب بات سمجھ آئی تو اس فتنے کو معلوم پڑ گیا تھا کہ وہ اونٹ پر بیٹھنے سے ڈرتا ہے

"ہوا کچھ یوں تھا بچپن میں ایک بار زالان اونٹ پر بیٹھ گیا اب بچارے کو کیا پتا اونٹ کیسے اٹھے گا مزے سے بیٹھا تھا اونٹ اٹھنے لگے ڈھرام سے آگے گرا ایک دم سے رسی پکڑ لی ابھی سنہبلا بھی نہیں تھا کہ پیچھے کی طرف جھٹکا گا وہ بچارہ پہلے ہی بھوکھلا یا ہوا تھا تو وزن برقرار نہیں رکھ پیا اور ہوا وہی جس کا ڈر تھا زالان صاحب ڈھرام سے زمین بوس ہو گئے اس کے بعد سے انہوں نے اسلوا اسلوا کی بھیڑ ہو گئی تھی اونٹ سے"

زرشالہ نے مرچ مصالحہ لگاتے ہوئے داجی کی بتائی ہوئی بات رومہ کو سنائی وہ اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

"شالہ تم خد سے بڑھ رہی ہوں فتنہ ہوا ایک نمبر کی اتنا ہی مسئلہ تھا جا کر انکار کر دیتی یہ سب ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"

اپنا پول کھول جانے پر وہ آگ بگولا ہوا وہاں پر وہ کیسے تھی

"کیا تھا انکار مگر آپ کو مجھ سے پنکالے کر اپنے ساتھ خود برا کیا اب اگر آپ انکار کریں گے تو بھوریاں بستر اٹھا کر جانا پڑے گا نہ صرف یہ بلکہ اس بات کا علم سارے کریمی گروپ کو ہو جائے گا اور آپ خود سوچئے کیا ایجنج بنے گا آپکا اس سب کی نظروں میں اے اس پی زالان پلس کھڑورس خان ایک اونٹ سے ڈر کر نکاح سے بھاگ گئے"

وہ اٹھ کا ماہیک بنائے پر جوش انداز میں بولی

"روما سے بتا دوں یہ مجھ سے پنکالے کر بہت برا کر رہی ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اس معاملے سے کیسے نمٹا جائے

"رومان سے کہ دوں یہاں سے دونو گیارہ ہو جائے نہیں تو داد کو آواز دے کر بلاؤ گئی

ان کا پوتا میرے کمرے میں موجود ہے جس کا دو دن بعد نکاح ہے"

زرشالہ بیڈ پر بیٹھ کدروما کو دیکھ کر بولی رومابھوکھلا کر ان دونوں کو دیکھنے لگی

"میں سہرا بھی نہیں باندھوں گا"

"میں بھی قبول ہے نہیں کہوں گئی"

وہ ناک چڑا کر بولی

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا"

شوق سے دیکھنے گا پ کی ہونے والی بیوی ہو آپ کا تو حق بنتا ہے پراونٹ پر بیٹھ کر سہرا

باندھ آئے گا دیکھنے نہیں تو بھگوڑے کہلائے جاؤ گے "

وہ اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

"ویسے بھی پنجاب پولیس بہت بدنام ہے اس معاملے میں ڈر کر بھاگ نکلے تو چہ بہ لوگ

کیا کہے گے "

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنسی تھی کہ قابو نہیں ہو رہی تھی

"اب میں تمہیں بتاؤں گا مجھ سے پنکالے کر تم نے اپنے ساتھ برا کیا ہے "

"ابھی تیسری شرط رہتی ہے وہ پوری کر لو پھر ملے گے نکال چر "

وہ اس کے سامنے چھٹکی بجا کر بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئی کیونکہ کہ زالان اس کی

طرف بہت غصے سے بڑھا تھا

اب بات شرط سے زیادہ غیرت کی تھی پراسے سوچ سوچ کر کچھ ہو رہا تھا اونٹ سے وہ

اسے بھاگتا تھا جیسے اندھیرا دیکھ کر بچے ڈر کے مارے بھاگنے لگتے ہیں بچارہ زالان  
زرشالہ کے ہاتھوں بری طرح پھنسا تھا

.....

"نادیدے بھوکے تمہیں شرم نہیں ایسی حرکت کرتے ہوئے"

وہ چلائی

"نہیں بلکل بھی نہیں آئی میں نے ایسا کوئی گناہ نہیں کر دیا جو تم مجھ معصوم پر چلائے جا  
رہی ہوں" وہ ڈھیٹ بنے بولا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شباباش تمہارے نزدیک یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے مجھے تمہاری وجہ سے کتنی  
شرمندگی اٹھانی پڑی ہے اس کا اندازہ بھی ہے تمہیں"

وہ بے بسی سے اپنے ہاتھ بھینچ کر غصہ ضبط کرتے ہوئے گویا ہوئی

"اب اس میں شرمندگی والی کیا بات ہے اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے جھوٹا سا مزاق کیا  
کر لیا تم سے تو گھر آسمان پر اٹھالیا"

وہ فریج سے جوس نکالتے ہوئے بے نیازی سے بولا

"یہ تمہارا پاکستان نہیں ہے ایک بچے کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑے اس کے ماں باپ کے سامنے بسکٹ مانگ رہے تھے جب اس نے دینے سے انکار کر دیا تو تم نے اس کے ہاتھ سے چھین کر منہ میں ڈال دیے اور کہتے ہو اس میں شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے"

وہ صدمے سے چلائی

"ہاں تو ایک بسکٹ ہے چھین کر کھایا تھا اس میں اتنی بڑی بات نہیں ہے ایک تو تم گوروں کا یہ بہت بڑا مسئلہ دنیا جہان کے کنجوس اور تنگ دل ہوتے ہو" وہ اپنی غلطی ماننے والوں میں سے نہیں تھا

"تم نہایت بد تمیز انسان ہو اپنی غلطی ماننے کے بجائے ان بچاروں پر الزام لگا رہے ہوں شرم سے ڈوب مروں"

بہوڑ نے اس کے ہاتھ سے چیسپس کا پیکٹ لیتے ہوئے بے زاری سے اسے دیکھا وہ ابھی تازہ تازہ غم سے نکلی نہیں تھی بہروز کے اس حرکت پر غصے سے سیخ پا ہو گئی

"تمیز سے بات کروں شوہر ہو تمہارا"

"یہ روبہ کہی اور جمانا اگر یمنٹ کیا ہے ہم نے"

"تو پھر تم بھی بیوی بن کر روب مت جماؤ سمجھی ویسے بھی میں ان رات کی فلائٹ سے  
پاکستان جا رہا ہوں"

اس کی بات سن کر لیلی اچھل کر رہ گئی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی  
"تم مجھے یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتے"

"اولٹ کی مجھے معاف کروں میرے بھائی کا نکاح ہے میں وہ مر کر بھی مس نہیں کرنے  
والا مرا تو میری روح جا کر شامل ہو جائے گی تم جانو تمہارا کام جانے پہلے ہی تمہاری وجہ  
سے داجی مجھ سے ناراض ہے"

وہ بے مروتی سے گویا ہوا

"میں بھی تمہارے ساتھ جاؤ گی"

بہروز نے ایسے دیکھا جیسے زہنی حالت پر شک ہو

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ میں تمہیں لے کر جاؤں ساتھ تاکہ داجی مجھے گولی سے اڑا  
دے"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کی

"تو ٹھیک ہے میں اپنی جان دے دوں گی"

اس نے دھمکی دی

"سو بار دوں مجھے کیا"

"دیکھوں پلیز مجھے ساتھ لے جاؤ میں وعدہ کرتی ہوں یہاں کے حالات جیسے ہی ٹھیک

ہوئے میں سب چھوڑ کر واپس آ جاؤ گی تمہیں میری وجہ سے کوئی پریشانی نہیں ہو گئی"

اس نے روتے ہوئے کہا بہروز سے اس کے آنسو دیکھے نہیں گئے کچھ سوچ کر سر سے

اثبات میں ہلایا

بہروز گھر پہنچ کر داجی کے گلے لگ کر وہ رویا وہ رویا کہ اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ ڈالے اتنا

عرصہ دور رہ کر وہ واقعی ان سب کو مس کر رہا تھا داجی ایسے بھوکھلا گئے اپنا غصہ سب

بھول بھال کر اسے چپ کرنے میں مصروف ہو گئے سب ان کے ارد گرد جمع تھے لیلی

ڈر سے پیچھے خاموش کھڑی تھی سب آ بھی اس کی طرف دھیان نہیں گیا تھا بہروز کی

یوں اچانک انٹری نے سب کو ہی شاک کر دیا تھا جس جس کو خبر مل رہی تھی اپنے اپنے پورشن سے بھاگ کر آ رہا تھا

"ہٹ پڑے کمبخت انسان پہلے کارنامہ کرتے ہوں پھر مگر مجھ کے آنسو بہانے پہنچ جاتے ہوں میں پوچھتا ہوں تم نے یہاں قدم کیا سوچ کر رکھا"

داجی اس کے رونے سے اکتا گئے تھے کیونکہ وہ بنا آنسو کے روئے جا رہا تھا اب بنا آنسو کے بھی کوئی رونا ہوا بلا بہر و زتڑپ کر رہ گیا

"داجی خدا کی قسم میں نے آپ کو سب سے زیادہ یاد کیا ہے وہاں"

وہ پھر سے ان کے گلے لگ کر بولا وہاں کسی حال میں بھی ہار ماننے والا نہیں تھا نہ ہی لیلی کے سامنے اپنی ایبج خراب کرنا چاہتا تھا داجی نے پیچھے دھکیلا کان سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

"نہ یہ مسکا بازی کر کے تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری باتوں میں آ جاؤ گا ہڈ حرام تمہیں ہم نے یہ سب کرنے کے لیے بھیجا تھا"

انہوں نے گھورا سے کان سے مزید کھینچا زرشالہ نے دور کھڑی ڈری سہمی لیلی کو دیکھا

شکل سے ہی باہر کی باشندی لگ رہی تھی مسکرا کر اس کی طرف کھسکی

"ہیلو اسلام علیکم میں زر شالہ بہروز کی کزن اور چھوڑی ہوئی ایکس منگیتر"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھڑا وہ پہلے ہی دری ہوئی تھی اسے دیکھ کر مزید پریشان ہو گئی

"سوری اس سب میں یقین مانے بہروز کی کوئی غلطی نہیں تھی یہ سب میری مجبوری

میں اس نے کیا"

وہ بھوکھلا کر بولی زر شالہ دھیرے سے مسکرائی

"ہا ہا آپ گھبرا کیوں رہی ہے یہ سامنے جو تم دیکھ رہی ہو یہ اس گھر میں دن میں ایک

بار ضرور ہوتا ہے حاجی زور ہم میں سے کسی نہ کسی کی عزت افزائی فرما رہے ہوتے ہیں

تمہیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی دیکھنا میں کیسے سب ٹھیک کرتی ہوں

پہلے زرا تھوری سی کلاس حاجی اور لے لے آخر کو میرے دل میں بھی تھنڈک پڑھنی

چاہیے نہ"

وہ دھیرے سے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے کہتی ہوئی آگے بڑھی

"حاجی حاجی وہ سامنے دیکھے یہ اپنے ساتھ کوئی فوری میم بھی اٹھالایا ہے"

زرشالہ کی آواز پر سب لیلیٰ کی طرف متوجہ ہوئے بچاری ڈر کر اور پیچھے ہوئی  
 "ارے ہنجار کی اولاد پہلے بتاتے نہ تمہارے ساتھ تمہاری بیوی بھی آئی ہے ایوی  
 اسے ڈرا کر رکھ دیا"

داجی نے کان زور سے کھینچ کر ڈانٹا بہروز تلملا کر رہ گیا  
 "خدا کو مانے داجی اپنی دور کی نظر ٹھیک کروالے وہ کب کی سامنے کھڑی ہے آپ نے  
 ہی میری کھپائی کرتے ہوئے دھیان دینا ضروری نہیں سمجھا"  
 وہ کان چھوڑتے ہوئے خفگی سے گویا ہوا  
 داجی فل حال اپنا غصہ دوسرے وقت پر چھوڑ کر لیلیٰ کی طرف متوجہ ہوئے  
 "ادھر آؤ بیٹی"

انہوں نے شفقت سے کہا وہ ابھی بھی گھبرائی ہوئی کھڑی تھی  
 "اے لڑکی سنا نہیں تم نے داجی نے کہا ادھر آؤ"  
 سب عمار کی بات پر حیرت سے اسے گھورنے لگے

"وہ داجی مجھے لگا آپ ایسے آواز دے کر بلائے گے ناں"

وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے شرمندگی سے بولا

"تم زیادہ ابا مت بنو میرے"

وہ کہ کر خود ہی لیلیٰ کی طرف بڑھے سب کچھ بھول بھال کر انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا سب بھی باری باری اس سے بہت پیار سے ملے اتنا پیار دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے زرشالہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا یا سب ہی خوش کیوں میں مصروف ہو گئے زرشالہ کے دماغ میں کھلی ہوئی اس نے سب سے نظر بچا کر عمار کو آنکھ ماری وہ اس کا اشارہ سمجھ کر فوراً اس کے پیچھلے باہر نکالا بہت ٹائم گزرنے کے بعد لیلیٰ اور بہروز کو آرام کرنے کے غرض سے اس کے کمرے میں جانے کو کہا وہ لوگ بھی سفر سے تھکے ہارے آئے تھے اس لیے فوراً چلے گئے کریزی گروپ بھی ان کے ساتھ ان کے پورشن کی طرف گئے البتہ بڑے داجی کے پاس ہی بیٹھے رہے

.....

ابھی بہروز فریش ہونے واثر روم گیا ہی تھا کہ لیلیٰ کی چلانے کی حوفناک آواز اس کے

کانوں سے ٹکرائی

"بچاؤ بچاؤ سانپ سانپ بچاؤ"

وہ گلا پھاڑے چلا رہی تھی

کمرے کا دروازہ ہرام سے کھولا آگے پیچھے سب انداز آئے

"کیا ہوا کیا ہوا"

عمار پریشانی سے گویا ہوا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview وہ وہ وہ

لیلیٰ کے خوف کے مارے آواز ہی نکل رہی تھی "وہ وہ کیا لگا رکھا ہے لڑکی سیدھا سیدھا

کہوں"

رانیہ نے گھور کر کہا بہروز بھی جلدی سے واشروم سے نکالا

"وہ سامنے سانپ"

وہ آنکھیں بند کر کے چلائی بہروز نے ایک نظر پلاسٹک کے سانپ کو دیکھا پھر ان سب

کے شرارتی مسکراہٹ کو وہ ایک لمحے میں ہی بات کی طے کو پہنچ گیا

"تم لوگ بازمت آنا ان حرکتوں سے"

وہ گھور کر کہتا ہوا سانپ کو اٹھانے آگے بڑھا

"نہ... نہیں سانپ کاٹ ڈالے گا"

وہ بیڈ پر کھڑی چلائی

"تمہیں اللہ نے دو آنکھیں کس لیے رکھی ہے دیکھ نہیں رہی یہ حرکت نہیں کر

رہا مطلب پلاسٹک کا سانپ ہیں یہ ان میں سے کسی کا کارنامہ ہے"

وہ سانپ اٹھا کر لیلیٰ کے سامنے لہرا کر بولا وہ ایک قدم پیچھے ہوئی ان سب کا کیا پتا چلاتا تھا

"تم جھوٹ کہ رہے ہوں"

وہ یقین کرنے کو تیار نہیں تھی بند آنکھوں سے چلائی

"یہ تم میں سے کس کا کارنامہ ہے زرا شرافت سے بتاؤ"

وہ لیلیٰ کو چھوڑ کر ان کی طرف مڑا

"تم ہم پر شک رہے ہوں" عمار صدمے سے چلایا

"ہاں ہاں تمہیں تو ہم ہی جھوٹے لگے گے گوری جو بیاہ لائے ہوں نہ" زر شالہ

افسوس سے سر ہلا کر بولی

"یہ ڈرامے بازی کہی اور جا کر کرنا سچ سچ بتاؤ کس کا کارنامہ تھا یہ"

"کیوں بتائیں مجھے دھوکا دے کر وہاں سے لڑکی بیاہ لائے ہمیں بتایا تھا تم نے"

زر شالہ منہ بنا کر بولی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا کیا ہوا"

شارق بھاگتا ہوا آیا

"ماشاء اللہ لگتا ہے آپ کو ابھی آواز پہنچی ہے" رانیہ نے طنزیہ انداز میں کہا

"نہیں وہ مجھے کال آگئی تھی اس میں مصروف تھا"

"تو پھر یہ ایکٹنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی" "مجھے تو زر شالہ نے کہا تھا جب اوپر سے

چلانے کی آوازیں آ رہے تو بھاگ کر پوچھنا ہے کیا ہوا کیا ہوا بے شک میں لیٹ ہو گیا

پر اپنی لائن تو بولنی ہی تھی نہ"

شارق نے شرارت سے زرشالہ کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری

"فتے منہ شارق تمہاری تو ایسی کی تیبسی کچھ تو اس زنگ آلود دماغ کا استعمال کر لیا  
کروں"

ولید نے اس کی کمر پر تھپڑ رسید کی

"اوائے خبردار مجھے ہاتھ لگانے کی بھی کوشش کی تو میں اپنے بہروز کی طرف ہو" وہ  
ہری جھنڈی دیکھتا ہوا آگے بڑھا اس کی غداری پر اسے سزا تو ملنی ہی تھی ولید نے پاؤں  
رکھ کر اس کا راستہ روکا وہ مزے سے آگے بڑھ رہا تھا لڑکھڑا کر بہروز کے گلے لگا بہروز  
تلملا کر رہ گیا

"پرے ہٹو ذلیل انسان ابھی میں گر جاتا تو" بہروز نے اسے پیچھے ہٹایا

"چل دفع دور تم تو احسان کے قابل نہیں میں تو سب کو چھوڑ کر تمہاری طرف بڑھا تھا  
اور تم"

وہ دانت پیس کر رہ گیا

"شارق میاں رہنے دوں یہ ایکٹنگ جتنا بھی مسکا لگا لو بہروز کنجوس تمہیں ایک شرٹ

بھی اپنی نہیں دینے والا "

عمار نے اس کے اچھے ہونے کے پیچھے چھپے چھپے زار کو فاش کیا شارق گھور کر رہی دیکھتا رہ گیا  
حورین ان سب کو نظر انداز کر کے لیلیٰ کی طرف بڑھی جو اب بیڈ پر بیٹھ کر انہیں  
ہو نقوں کی طرح دیکھے جا رہی تھی

"کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہو" اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر پوچھا

"یہ سب لڑکیوں رہے ہیں اتنی بری طرح "

"ہا ہا شروع شروع میں مجھے بھی یہی لگتا تھا یہ لوگ لڑتے ہیں یقین مانو جس دن یہ

لوگ نہ لڑے اس دن سمجھ لینا ان لوگوں کی ناراضگی چل رہی ہے یہ لڑ نہیں رہے

بچپن سے ہی ایسے ہی نوک جوک کرتے رہتے ہیں باہر والوں کو لگتا ہے لڑ رہے ہیں "

اس نے پیار سے سمجھایا

"ساری باتیں چھوڑو و لکم ٹو پاگل خانہ لیلیٰ تمہیں اس پاگل خانے میں ہم سب خوش

آمدید کہتے ہیں اس گھر میں بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک سب کے سب تھوڑے

کھسکے ہوئے ہوں داعی ہمارے بہت دعب ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں مگر حرام

ہو ان کی مار کھا کر بھی ہم ایسے ہی ڈھیٹ کے ڈھیٹ ہے ایک کھڑورس خان بھی ہے جو کل میرے شوہر بنے جا رہے ہیں اور یہ سب تمہاری اور بہروز کی اچانک شادی کی وجہ سے ہوا ہے نہ تم لوگ شادی کرتے نہ یہ سب ہوتا پلاسٹک کا سانپ میں نے یونیورسٹی کے لیے لیا تھا پر بد قسمتی سے تم لوگوں کی وجہ سے میری زندگی ایک ہی دن میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تو اس کی سزا تو ملنی ہی چاہیے تھی ناں آپ کو"

وہ آنکھ مار کر گویا ہوئی نان سٹاپ شروع ہو گئی تھی

"اگر تم اپنی تقریر کر چکی تو زرا مجھے بھا بھی کو دیکھنے دوں"

عمار نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے پیچھے کیا

"بھا بھی بتائیں یہ کتنے ہیں"

اس نے چار ہاتھ لہرا کر پوچھا

"چار ہے"

اس نے نا سمجھی میں جواب دیا

"ماشاء اللہ آپ کی نظر تو بالکل ٹھیک ہے پھر آپ بہروز پر کیسے ڈوب گئی"

اس نے افسوس سے سر ہلایا بہر وز اس کی بات سمجھ کر اس کی طرف بڑھا

"تمہاری تو" اس کو گلے سے پکڑ کر دھاڑا

"رو ماتم بیوہ ہونے والی ہوں"

وہ چلایا رومانے آگے بڑھ کر اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارا

"بہت اچھا ہے مروں تم منحوس سے جان تو چھوٹ جائے گی مری زرشالہ کی تو قسمت

اچھی تھی تو بہر وز سے جان چھوٹ گئی"

اس کی بات پر بہر وز نے عمار کو چھوڑ کر روما کو گھورا

"شرم تو نہیں آتی نہ تمہیں ایسی فضول بولتے ہوئے"

"نہیں بلکہ نہیں آتی"

وہ زبان نکال کر بولی

لیلی زندگی میں پہلی رشتوں کی اتنی خوبصورت اپنے آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اسے

یقین نہیں آ رہا تھا کہ دنیا میں غرض سے پاک اتنے انمول رشتے بھی موجود ہے اس نے

مسکرا کر سب کی نوک جھوک انجوائے کیا

.....

"ہاہا ہمارا دلہا گھوڑی چڑھے گا تو سنا تھا ہمارا دلہا اونٹ بیٹھے گا پہلی بار سن رہا ہوں"

دامیر نے ہنس کر اسے چھڑا جب سے اس نے سنا تھا زرشالہ نے شرط رکھی ہے تب سے

وہ اسے تنگ کیے جا رہا تھا اس وقت وہ لوگ حاجی کے پورشن میں بیٹھے ہوئے تھے سب

بڑے بھی بچوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے لیلیٰ کو زرشالہ نے اپنا نیا سوٹ دیا تھا پہنے

شلوار قمیض پہنے کا اس کا پہلا تجربہ تھا زرشالہ اپنی مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھ کر مسکرا

رہی تھی زالان چھپ چھپ کر اسے دیکھ رہا تھا جو بھی تھا وہ سب کرنے کو تیار تھا

بدلے میں اسے الدا کی طرف سے اسے زرشالہ کی صورت میں اتنا خوبصورت تحفہ جو

مل رہا تھا

"تم تو اپنی چونچ بند ہی رکھو"

زالان نے اسے ڈھپٹا دامیر قہقہہ لگا کر ہنسا

"مہندی ہے رچنے والی"

عمار اٹھ کر جھومنے لگا

"زالان کی ہے بجنے والی "

"ہاہاواہواہ زبردست "دامیر ہنسا

"اپنی چونچ بند کروں "زالان خفگی سے گویا ہوا

"چل عمار بیٹھ کر گاتے ہیں "

ولید نے عمار کو پکڑ کر بیٹھنے کو کہا وہ کرسی کھینچ کر بیٹھنے لگا رومانے پیچھے سے کرسی کھینچی

ڈھرام سے زمین پر گرنے کی آواز آئی

"ہائے اماں مر گیا مر گیا اللہ اللہ "وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے

چلایا

"اللہ ہی ان لوگوں کو ہدایت دے "زالان نے افسوس سے سر ہلایا

"میر بھائی یہ لے چائے پیے "زرشالہ چاہے کی پیالہ اٹھے اس کے سامنے کھڑی ہوئی

"یہ میرے لیے "

وہ تعجب سے آنکھیں پھاڑے اسے حیرانی سے دیکھنے لگا

"جی بلکل آپ کب کے آئے بیٹھے ہیں کسی کو توفیق نہیں ہوئی حورین سے رہا نہیں گیا

فٹ سے چائے بنا کر کہنے لگی مجھے شرم آرہی ہے تم ہی ج کر دے آؤ"

وہ دنیا جہان کی معصوم بنے بولی دامیر نے مطمئن ہو کر کپ اٹھایا

"اور میری چائے" زالان نے زرشالہ کو واپس جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

"حور نے اپنے شوہر کے لیے بنا کر بھیجی ہے آپ کے لیے نہیں اس لیے آپ آرام سے

تخمل سے بیٹھے رہیں"

وہ روکھے پھیکے انداز میں کہہ کر وہاں سے چلی گئی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہا ہا ہا ہر کوئی میری طرح خوش نصیب نہیں ہوتا جیسے اتنی خیال والی بیوی مل جائے

تمہیں تو تمہاری فتنہ مبارک ہو"

وہ ہستے ہوئے اسے چھڑنے لگا زالان نے غصے سے اسے گھورا

"چل ہٹ بہت آیا خوش قسمت"

دامیر نے کندھے اچھل کر چائے کا پہلا گھونٹ پیاجارہ پی کر پچھتایا اب سچویشن یہ تھی

کہ نہ وہ وہ گھونٹ نکل سکتا تھا نہ تھوک سکتا تھا چونکہ تھی گرم اس لیے نکلنا مجبوری

تھی آنکھوں میں آنسو آگئے

"تمہاری فتنہ میرے ہاتھوں ضایہ ہو جائے گئی آج بتا رہا ہوں میں عمار عمار پانی کا کر  
دوں"

وہ منہ کھولے چلایا

"کیا ہوا" زالان نے حیرانی سے پوچھا

"کچھ نہیں یاد میری بیوی نے اتنے مزے کی چائے بنائی ہے تم بھی ایک گھونٹ پی کر  
دیکھوں" زالان نے ہاتھ بھرا کر چائے کا کپ تھاما اس کا اس وقت چائے پینے کو بہت  
دل کر رہا تھا اس کی حالات بھی دامیر سے کم نہیں تھی عمار کے ہاتھ سے پانی لے کر  
ہونٹوں سے لگایا آج چائے میں چینی پتی کے بجائے نمک سرخ مرچ ڈالی گئی تھی  
"اس فتنے کو آج کوئی میرے ہاتھوں سے نہیں بچا سکتا، زالان کہہ کر اٹھا زرشالہ جلدی  
سے دادو کی طرف بھاگی

عبدالرحمن صاحب کے گھر آج خوشیوں بھرا دن تھا ہر طرف روشنیاں ہی روشنیاں

جگمگ جگمگ کر رہی تھی آج اس گھر کے بڑے پوتے کا نکاح جس تھاہر طرف خوشیوں کے رنگ بکھرنا ہی تھے۔ تقریب کا انتظام گھر میں ہی کیا گیا تھا۔ لان کو اچھے سے سجایا گیا تھاہر دیکھنے والا اس کی سجاوٹ کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے اس کی سجاوٹ میں کھوجاتا چاروں گھروں کو ہر طرح سے لائٹوں سے سجایا گیا تھا ایک طرف اسٹیج خوبصورتی سے دیکوریٹ کیا گیا تھا پھولوں کی خوشبوہر سو بکھری ہوئی تھی اب چلتے ہیں گھر کے مکینوں کی تیاری کی طرف عمار کو صبح سے گھر کے ملازم کا عہدہ ملا ہوا تھا ایجنٹ توڑ پر لیلی کے لیے شوٹ لینے کی زمیڈاری رومارانیہ پر تھی عمار کو ان کے ساتھ ساتھ رہنے کا حکم تھا بھی کچھ ٹائم پہلے ہی وہ لوٹ کر آئے تھے لڑکیاں ساری پالرگئی ہوئی تھی لڑکے شارق کے کمرے میں موجود اپنی اپنی تیاری میں مگن تھے ان سب میں ایک عمار تھا جو ابھی تک بنیان پہنے ادھر ادھر اپنی چیزیں ڈھونڈ رہا تھا

"میں بتائیں دیتا ہوں تم میں سے جس نے بھی میرے پیشاوری چپل چوری کئے ہیں شرافت سے واپس کر دوں اگر میں نے فنکشن میں کسی کے پاؤں پر دیکھ لیے تو ایمان سے وہی وہ عزت کروں گا کہ لگ پتا جانا ہے"

عمار کی دھمکی میں دم تھا اس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ بھری محفل میں ایک چپل کے

لیے اپنی آنکھیں پھیر لیتا

"وہ یار تمہارے چپل تو میں نے سامنے والے کمرے میں دیکھی تھی"

شارق نے شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں جواب دیا

"سب سمجھتا ہوں تمہاری میں چلا کیا میں نے چپل اس کمرے میں اپنی شلواری قمیض

کے ساتھ رکھے تھے وہ وہاں کیسے پہنچے بھوگے نادیدے آوروں کی اچھی چیز پر تمہاری

لال تپکنے لگ جاتی ہے"

وہ اپنی قمیض اٹھا کر طنزیہ انداز میں بول کر جانے لگا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"او اونٹنی کا تو زمانہ نہیں ہے مجھے کیا ضرورت پڑی ہے تم فقیر زدہ انسان کی چیزوں پر

نظر رکھوں ابھی شارق احمد پر اتنے برے دن بھی نہیں آئے کہ وہ فقیروں کی چیزوں

پر ڈاکہ ڈالنے یہ تو اپنے ولید کی حرکت تھی"

شارق اپنا دامن صاف بچا گیا ولید کے کبھنگی کرتے ہاتھ ساکت ہو گئے مڑ کر شارق کو

گورا

"ہر کسی کو اپنی طرح بھکاری مت سمجھا کرو اللہ کا کرم ہے میں عمار کی دورو پے کی چیز پر

سوار لعنت بھیجتا ہوں مجھے اس کے چپلوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے "

دونوں ہی منکر تھے اس وقت وقت کم تھا عمار نے دونوں پر لعنت بھیج کر اپنے کپڑے لیے وہاں سے روانہ ہو گیا

.....

اب آتے ہیں لڑکیوں کی تیاری کی طرف پالر سے تیار ہو کر ان کے باوجود انہیں اپنی تیاری میں کمی محسوس ہو رہی تھی کسی کو اپنے سینڈل کپڑوں کے ساتھ میچ کرتے نظر نہیں آ رہے تھے تو کسی کو جیولری زرشالہ سب سے الگ تھلگ کرسی پر بیٹھی ان کی فضول کی باتیں سننے پر مجبور تھی وہ ایک دوسرے سے چپل اور جیولری ادھار مانگنے پر لگی ہوئی تھی

"یار پلیز اپنے وہ ہاف وائٹ والے سینڈل مجھے دے دوں قسم سے دعائیں دوں گی "

رانیہ نے افشاں کی منت کی

"جاؤ اپنا کام کروں خبردار جو میرے سینڈل پر اپنی منحوس نظر رکھی بھی تو تم وہی والی ہوں نہ جب مجھے اپنے کپڑوں کے ساتھ میچنگ کی جیولری چاہیے تھی عیشا کی برڈے

پارٹی پر تو تم نے مجھے کیسے انکار کیا تھا"

افشاں دس سال پرانا غم یاد کر کے بولی زر شمالہ کو بہت زوروں کی ہنسی آئی بر حال بہت بحث اور منتوں مرادوں کے بعد افشاں صاحبہ اپنے سینڈل دینے کو تیار ہو ہی گئی

اب ایک نظر زر شمالہ کے سب سے سنوارے روپ پر ڈالتے ہیں زر شمالہ نے ہاف وائٹ شرارے کے ساتھ ریڈ شاٹ شرٹ اور ملٹی کلر کا دوپٹہ جس کے دونوں طرف بہت خوبصورتی سے کام گیا تھا زیب تن کر رکھے تھے جیولری کے نام پر چھو مر پہنا ہوا تھا بال کھولے دونوں طرف سے رول کئے ہوئے آگے کو چھوڑے تھے گلے میں نفیس سا ڈائمنڈ نیگلکس تھا دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے آج واقعی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

لڑکیوں نے بھی شرارے کے ساتھ مختلف ڈیزائن کے شاٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی

.....

"اب آتے ہیں دلہامیاں کی طرف جس نے ہاف وائٹ کاٹن کے سوٹ کے ساتھ ریڈ ویسکوٹ پہن رکھا تھا بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے ٹانگ پر ٹانگ رکھے آنے

والے وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا دامیر کافی دیر سے اس کو گھورے جا رہا تھا جب اسے لگا اس کے گھورنے سے بھی وہ اصلی حالت میں لوٹنے والا نہیں تو اس کے پاس جا کر زور سے اس کے بازو پر چھٹکی دی

"کیا ہے"

وہ خیالوں کی دنیا سے لوٹ کر اب دامیر کو گھورنے میں مصروف تھا

"مانا کہ آج میرے یار کی دلی مراد پوری ہونے جا رہی ہے اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ تم بالکل ہی دنیا سے بیگانے ہو کرفتنے کے خیالوں میں کھو جاؤ"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر نے اس کے گھورنے کو نظر انداز کر کے چھوٹ کی

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اب اتنا بھی کفر نہیں ہے میں تو سوچ رہا تھا سب کچھ کتنی آسانی سے بنا کسی مسئلے کے اللہ نے کر دیا"

زالان واقعی اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا

"میرے یاد تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کچھ اتنی آسانی سے بنا کسی کے محنت کے ہوا ہے تو بالکل غلط سوچ رہے ہوں،

"کیا مطلب" اس نے حیرانی سے پوچھا

"مطلب یہ میرے یار یہ سب بہروز کی وجہ سے ہو پایا ہے اسے تمہارے دل کا حال تب سے معلوم تھا جب تم خود بھی اقرار کرنے سے گھبرارے تھے وہ منگنی کے لیے ہاں کرنا وہ تمہیں تنگ کرنا سب جان بوجھ کر کرتا تھا وہ تاکہ تمہیں دل میں سوئی ہوئی محبت جھاگ اٹھے مگر دل کی سنے کے بجائے تم بھی اپنی آنا کی مان رہے تھے اس سب میں اگر کسی سے سفر کیا ہے تو وہ بہروز ہے اتنا عرصہ اپنے ملک اپنے رشتوں سے اس لیے دور رہا تاکہ تمہیں اور زرشالہ کو ایک ساتھ دیکھ سکے وہ انکار کرتا تو شاید حاجی غصے میں کہی اور زرشالہ کا رشتہ طے کر دیتے قسمت تم پر مہر ان ہوئی اور بہروز کو وہاں پیپر میرج کرنا پڑ گئی بس آگے اللہ کی جو راضا تھی وہ سب ہوتا گیا اگر بہروز کی وہاں شادی نہ ہوئی ہوتی تو تم اپنی آنا کے چکر میں ساری زندگی اپنے دل کی بات زبان پر لانے والے نہیں تھے"

زالان دامیر کو دم سادھے سن رہا تھا اس کا اپنا بھائی اس کے لیے اتنا سب کر چکا تھا اور اسے خبر ہی نہیں ہوئی دروازے پر دستک ہوئی

"بھائی آپ لوگ تیار ہو تو چلے"

بہروز اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

"ماشاء اللہ میرا بھائی تو شہزادہ لگ رہا ہے قسم سے اللہ نظر بد سے بچائے"

زالان نے پیار سے اپنے سے چھوٹے اپنے اتنے خوبصورت دل رکھنے والے بھائی کو دیکھا اٹھ کر بنا کچھ کہے اسے گلے لگا یا کچھ باتیں کہنے کی نہیں ہوتی خاموشی میں بھی بہت کچھ کہ جاتی ہے اس وقت ایسی ہی حالت زالان کی بھی تھی اس کے پاس الفاظ نہیں تھے اپنے بھائی کے پیارے سامنے

"اور ہنہ دوں لوگوں کی بری نظروں سے تو بچا رہ بچ ہی جائے گا اللہ فتنے سے بچائے  
میرے یار کو"

دامیر نے شرارت سے کہا زالان بہروز سے اگل ہو کر دامیر کو گھورنے لگا

"شرم کروں ہونے والی بھابھی ہے تمہاری شرم تو نہیں آتی نہ"

"میرے بھائی مجھے تو شرم آ ہی جائے گی پر اسے بالکل نہیں آنے والی اور تمہاری یہ شوخیاں ویسے بھی اونٹ پر بیٹھنے کے بعد ختم ہو جانی ہے ابھی سے کلمہ شہادت پڑھ کر پھونک لوں خود پر ورنہ نیوز میں بریکنگ نیوز نشر کی جائے گی دلہا اونٹ پر بیٹھنے کی وجہ

سے اپنے کمزور دل کو سنہبال نہیں پایا اور ہاٹ اٹیک کی صورت میں دینا سے چل بسا "

دامیر نیوز کاسٹر کے انداز میں خبر نشر کرتے ہوئے گویا ہوا

"ہاہا ہا تنا ڈر پوک سمجھ رکھا ہے مجھے شالہ سے تو میں گن گن کر بدلے لوں گی سچ کہتے

ہیں یہ محبت بندے کو بہت خوار کرتی ہے "

وہ سوچ کر مسکرایا یہ سچ تھا کچھ دیر بعد اونٹ کو دیکھنے کے بعد بچارے کی سانس بند ہو  
ہی جانی تھی پر کیا کرتا اس کمبخت دل کا جو شالہ کی ہر بات آنکھیں بند کر کے سننے پر مجبور

کر رہا تھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
.. .....

آخر کار وہ لمحہ بھی آ ہی گیا جب زالان کو اپنا سارا ڈر ایک طرف رکھ کر دو منٹ کے لیے

ہی سعی اونٹ پر بیٹھنا ہی پڑ گیا پہلے تو مارے ڈر کے اس کی سانس بند ہونے لگی پھر دل کو

قابو کر کے وہ بیٹھ ہی گیا سہرا پہنے اونٹ پر بیٹھا زالان دل ہی دل میں زر شالہ سے ان

سب کا بدلہ لینے کا سوچ رہا تھا

"بارات آگی بارات آگئی"

روما بھاگ کر زرشالہ کے کمرے میں گئی بارات ایک پورشن سے نکل کر دوسرے پورشن کے دروازے پر ہی تو آنی تھی زرشالہ نے پراسرار انداز میں مسکراہٹ پاس کی پر روما کو اپنی طرف بلا کر کام میں کچھ کہا

"یہ تم بہت غلط کر رہی ہوں زربھائی پہلے ہی اتنا کر چکے ہیں مزید پریشان مت کروں"

رومانے سنتے ہی ڈانٹا

"یہ میری آخری شرط ہے اس کے بعد وعدہ کوئی بھی شرط نہیں رکھوں گی اب جاؤ اور داجی کو میرا پیغام پہنچادوں"

رومانے دو منٹ اسے غصے سے دیکھا پھر کمرے سے نکل کر چلی گئی

"کیا یہ اس کی آخری شرط ہے"

داجی نے روما کی بات سن کر تصدیق چاہی

"جی بلکل اس کا کہنا ہے اس کے بعد کوئی شرط نہیں رکھے گی"

داجی نے کچھ سوچ کر سر ہلایا

عمار شارق ولید بہر وزاونٹ کے آگے آگے بھنگڑے ڈالتے ہوئے آرہے تھے

شاہی سواری لان کے درمیان روکی شارق جھوم کر اس کے گرد چکر لگاتے ہوئے ناچ رہا تھا دامیر نے آگے بڑھ کر زالان کو ہاتھ دے کر نیچے اترنے میں مدد دی عمار کو داہجی نے اشارے سے بولا کر زرشالہ کا پیغام زالان تک پہنچنے کو کہا

زالان نے سن کر داہجی کو پاس بلایا

"داہجی یہ بہت زیادہ نہیں ہو گیا میں ہر گز نہیں کروں گا"

وہ خفگی سے گویا ہوا

"میرے لال میرے بچے بس یہ آخری شرط ہے اور ہاں اب تم سہرا اتار سکتے ہوں"

داہجی نے اس کے کمر پر تھپکی دے کر اسے حوصلہ دیا وہ جلدی سے سہرا اتار کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اسے جیسے قید سے رہائی مل گئی ہوں

"ایسا ہے تو ایسا سعی میں آخری شرط بھی مانے کو تیار ہو"

آج وہ بہت خوش تھا اور خوشی میں بندہ کچھ بھی کر سکتا ہے یہ تو پھر بھی سٹیج تک بھنگڑا

ڈال کر جانے کی شرط تھی وہ زندگی میں پہلی بار ناچ رہا تھا اس کا انگ انگ سرشار

دیکھائی دے رہا تھا آگے آگے بہر وز اور ولید درمیان میں زالان صاحب ناچتے ہوئے

پچھے دامیر عمار اور ولید آگے بڑھ رہے تھے

زرشالہ کی تینوں شرطیں بلا آخر زلالان ہمیشہ کی طرح مان گیا تھا

نکاح خواں لڑکی سے راضا مندی لینے کمرے میں آئے قبول ہے کہ کردستخط کیے گئے

داجی نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا دادونے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا

زرشالہ کو اس لمحے اپنے مہمانوں کی یاد بہت زیادہ آرہی تھی یہ موقع پر لڑکی کی زندگی میں

بہت مشکل لمحہ ہوتا ہے اور اس لمحے سے اس وقت وہ بھی گزر رہی تھی آنسو خود بخود

اس کے گال بگورہے تھے نیٹ کا دوپٹہ اس کے سر پر اچھے سے ڈالا گیا تھا سب نے باری

باری آگے بڑھ کر اسے مبارک باد دی نکاح ہوا مبارک باد دی گئی اس کے بعد اب

دلہن کو دلہا کے پہلو میں بیٹھانے کے لیے لے کر جایا جا رہا تھا خوبصورت سے ڈوپٹہ

کے سائے میں کزن کے ہمراہ وہ جا رہی تھی عمار نے بھاگ کر اس کا ہاتھ تھاما

مہندی لگا کر رکھنا

ڈولی سجانے کے خواب نہ دیکھنا

اتنی تو ہے موتی

کون اٹھائے گا تمہیں بہنا...

عمار ساتھ ساتھ گانا کا ستیاناس کیے جا رہا تھا زرشالہ کو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آئی

دل سے دلبر دلبر سے دلدار ہو گیا...

ز سے زرشالہ ز سے زالان ہو گیا...

ہم کو پیار ہو گیا ہم پیار ہو گیا...

وہ اب سٹیج پر پہنچ گئے تھے زالان اٹھ کر کھڑا ہو گیا عمار نے زرشالہ کا ہاتھ زالان کے ہاتھ میں تھامیا

"مبارک ہو تم کو یہ بربادی"

عمار شرارت سے گنگنایا

"عمار پھوگے مجھ سے"

زرشالہ دھیرے آواز میں غرغرائی

"میرا تو پتا نہیں پر آج بھی تم نے اپنی چونچ بند نہ کی تو داد وہاں تھوں تم ضرور پھو گئی"

عمار کہ کر سٹیج سے نیچے اتر ازالان نے اسے اپنے متاع جاں کی طرح پیار سے تھام کر

پھولوں سے سجے جھولے پر بیٹھا یا خود بھی اس کے پہلو میں بیٹھ گیا

"مبارک ہو زندگی"

وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولانیٹ کا دوپٹہ اس کے سر سے ہٹا دیا گیا تھا اب وہ اپنی تمام تر

خوبصورتی کے ساتھ زالان کے دل میں اتر رہی تھی اس کا ہاتھ اب بھی زالان کی

گرفت میں تھا وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی زالان اس کی حالت پر زیر لب مسکرا

اٹھا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے"

وہ اس کے گھبرانے پر لطف اندوز ہو کر بولا

زرشالہ جو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی

"بولو نہ کچھ آج تمہاری بولتی کیوں بند ہے مسز زالان"

وہ مسلسل اسے زنج کیے جا رہا تھا

"یہ کیا کھسر ہو رہی ہے یہاں"

دامیر حورین کے ساتھ سیٹیج پر آیا حورین آج سعی مانوں میں حور لگ رہی تھی شرارے کے ساتھ پنک شٹا شٹ میں خوبصورت میک اپ کے ساتھ وہ دامیر کو بے حد اچھی لگ رہی تھی

"ویسے تو کل رات کی حرکت کے بعد میرا دل کر رہا ہے تمہیں سیٹیج سے اٹھا کر نیچے پھینک دوں فتنے مگر میں ایسا کرنے سے قاصر ہوں ایسی صورت میں تمہارا میاں اے اس پی صاحب میرا قاتل خود پر واجب کر دے گے اس لیے دل کے ارمان میں ہی لیے تمہیں دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں خوش رہو آباد رہو اور پلیز آوروں کی زندگیاں عذاب کرنا چھوڑ دوں زالان کا اللہ ہی حافظ"

وہ شرارت سے کہتا زرشالہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر مسکرایا

"میر بھائی میں سیٹیج پر بیٹھی ہوں اور چپ ہو تو اس جاہر گز مطلب یہ نہیں آپ کچھ زیادہ ہی پھلنے لگ جائے زالان اپنے دوست کو کہ دے مجھ سے خواہ مخواہ پھکانہ لے"

زالان اس کی گز بھر زبان سن کر شاک رہ گیا

"خدا کو خوف کروں آج بھی میں تم لوگوں کو دیکھوں"

زالان چڑچڑے انداز میں بولا اس کی شکل دیکھ کر دامیر اور زر شالہ قہقہہ لگا کر ہنسنے  
سب بڑے بھی باری باری آکر ان کی نظر اتار گئے تھے داجی نے انکو ٹھی پہنانے کا آڈر  
دیا

"ویسے آج تمہاری جیتی تعریف کی جائے تمہاری خوبصورت کے آگے کچھ بھی نہیں  
اس لیے آج رات تمہارے لیے ایک سرپر انزار بیج کیا ہے میں نے پیچھلے لان میں تم آؤ  
گی نہ"

زالان نے سرگوشی میں جھک کر پوچھا زر شالہ نے اثبات میں سر ہلایا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"لاؤ ہاتھ دوں" زالان نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا اس نے اپنا ہاتھ اس کے  
ہاتھ پر جھککتے ہوئے رکھا جو فوراً سے بستر تھام لیا گیا زالان نے ڈائمنڈ رنگ اس کے  
نازک سی انگلی میں پہنائی تالیوں کا شور ہر طرف گھونچا

زر شالہ نے رنگ پکڑ کر زالان کی ہاتھ کی طرف دیکھا وہ انجان بنا بیٹھا رہا اس نے  
دھیرے سے کہا  
"اپنا ہاتھ دے"

"کیا کہاسنائی نہیں دیا " وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا

"میں نے کہا اپنا ہاتھ آگے کریں "

"مجھے سنائی نہیں دے رہا زرا اور اونچا بولو " زر شالہ نے سر اٹھا کر مڑ کر اسے دیکھا پھر

اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا ہاتھ زبردستی تھاما

"آپ کو لگتا ہے میں آپ سے شرمناک جاؤ گی تو خان حیالی ہے آپ کی میں وہی زر شالہ ہو "

وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں رنگ پہنتے ہوئے گویا ہوئی زلالان اس کی جرات پر

مسکرائے بنانہ رہ سکا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عمار سچ کہتا ہے میری ہے بجنے والی ہا ہا ہا "

زر شالہ بھی اس کی بات پر ہنسی

لڑکیاں ڈھولکی سنہبالے بیٹھی تھی عمار کہا پیچھے رہنے والا تھا فٹ ڈھولکی چھیننے پہنچ گیا

ہاتھ بڑھا کر لینا چاہتا تو رومانے اس کے ہاتھ پر مارا

"خبردار جو ڈھولک کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھا " اس نے ڈھپٹا

"میں تم لوگوں سے اچھا بجا سکتا ہوں " وہ کہتے ہوئے ڈھولک اپنے قبضے میں لے کر

بھاگ رو ما اس کے پیچھے پیچھے تھی

"عمار کے بچے واپس کروں میں آخری بار کہ رہی ہوں" عمار نے سنی ان سنی کر کے  
ڈھولک لڑکوں کے گروپ میں لا کر بجانی شروع کی

رات کافی دیر تک فنکشن چلتا رہا فوٹوشوٹ کا دور بھی چلاب زالان صاحب کو کپیل  
ڈانس کرنے کا شوق چڑا وہ بھنگڑے ڈال ہی چکا تھا اب زر شالہ کے ساتھ ڈانس کرنے  
میں کیا حرج تھا رات کافی ہو گئی تھی مہمان جانا شروع ہو گئے تھے بڑے بھی سب  
اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے گئے

"کیا تم میرے ساتھ کپیل ڈانس کرنا پسند کروں گی" زالان اس کے سامنے گھٹنوں  
کے بل بیٹھ کر بولا زر شالہ نے ارد گرد دیکھا سب گریزی گروپ والا سر اثبات میں ہلا  
کر اسے ہاں کہنے پر مجبور کر رہے تھے اس نے ایک نظر اپنے سامنے ہاتھ پھیلائے  
زالان کو دیکھا پھر مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر اٹھ  
کھڑی ہوئی زالان نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے کمر میں ڈالا۔ میوزک بجا ڈانس کروں گی  
میرے ساتھ "شرارت سے پوچھا گیا

"زر شالہ نے مسکرا کر سے اثبات میں ہلایا زالان نے اپنی ناک اس کی ناک سے ٹکرائی

پھر اس کا ہاتھ دھیرے سے اپنی گرفت میں لیا بیگ کر میوزک چل رہا تھا  
ملے ہو تم ہم کو بڑے نصیبوں سے ...

چڑایا ہے تم کو قسمت کی لکیروں سے ...

زالان نے زرشالہ کو گھوم گھمایا وہ گھوم کر اس کی باہوں میں آگئی

تیری محبت سے سانسیں ملی ہے ..

صدار ہنادل میں قریب ہو کے ...

زالان نے اسے محبت سے دیکھا پھر اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرائی

گانا ختم ہوا تو سب نے تالیاں بجا کر انہیں داد دی وہ دونوں بھی محبت کے جادوئی دنیا سے

نکل کر سب کو دیکھ کر مسکرائے

پورے دن کے تھکے ہارے تھے سب ہی اپنے اپنے کمروں میں جا کر آرام کرنے گئے  
زرشالہ نے بھی جلدی جلدی کپڑے چنچ کئے اور جلدی سے لیٹ گئی بہت تھکاوٹ کی  
وجہ سے لیٹے ہی آنکھ لگ گئی ابھی نیند کے آغوش میں گئی ہی تھی کہ اچانک سے کھڑکی

پر دستک ہوئی وہ گھبرا کر اٹھی ایک بار پر دوسری بار اس نے اٹھ کر تھوڑا سا پردہ ہٹا کر باہر جھانکا سا منے زالان پشت کئے کھڑا تھا اسے زالان کی سرگوشی یاد آئی وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑبڑائی اتنی تھکاوٹ میں وہ بھول ہی گئی تھی کہ اسے زالان نے رات کو ملنے کو بولا یا تھا زالان نے مڑ کر پھر سے دستک دینی چاہئیں پردے کے آؤٹ میں اس ظالم جہاں کا چہرہ دیکھ کر چہرے پر خود بخود مسکراہٹ در آئی زرشالہ نے کھڑکی کا پھٹ کھولا

"آپ اس وقت یہاں"

وہ جان بوجھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگی اس کی بات ن کر زالان کی تیوتی چھیڑی

"ماشاء اللہ آپ کو یاد ہی نہیں کہ میں نے کیا کہا تھا تمہیں" وہ آنکھوں میں ناراضگی

سموئے بولا

"اب آپ نے آج اتنی باتیں کی مجھے ساری باتیں تھوڑی یاد رہ سکتی تھی نہ"

وہ معصوم سی شکل بنا کر بولی

"تم زرا باہر آؤ پھر بتانا ہوں تمہیں"

وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے دھیرے سے بولا

"آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں اس لیے مجھ سے یہ امید بالکل مت رکھے میں باہر آؤگی"

وہ بھی شالہ تھی اتنی آسانی سے مانے والی نہیں تھی

"شالہ پلیزیار میں نے اتنی مشکل سے تھکن کے باوجود تمہارے اور اپنے لیے چائے بنائی ہے وہ ٹھنڈی ہو رہی ہے"

زالان نے ہارمانتے ہوئے بولا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ سچ کہ رہے ہیں" زر شالہ چہک کر بولی اسے بچپن سے زالان کے ہاتھ کی چائے بہت پسند تھی وہ فرمائش کر کر کے اس سے چائے بنایا کرتی تھی زالان کو آنے کا کہہ کر وہ مڑ کر ڈوپٹہ آور کر پیچھلے دروازے سے باہر آئی سامنے زالان پڑی کرسی پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا سامنے چھوٹا میز پڑا تھا جس پر چھوٹا سا کیک پڑا تھا اس پاس سرخ پھولوں کی پتیاں بکھری پڑی تھیں دو چائے کے گپ تھے زالان نے آہٹ کر مڑ کر اسے دیکھا وہ سادگی میں بھی کمال دھار رہی تھی زالان نے مسکرا کر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ

بھی چپ چاپ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی زالان نے ایک کپ اس کی طرف بڑھایا دوسرا کہ  
خود اٹھا کر لبوں سے لگایا کچھ پل دونوں طرف خاموشی رہی آج زرشالہ زندگی میں پہلی  
بار زالان سے بات کرنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہی تھی زالان نے کپ واپس میز پر  
رکھا

"شالہ میری زندگی میں آنے کے لیے شکریہ"

وہ محبت پاش لہجے میں گویا ہوا اس نے مسکرا کر زالان کو دیکھا

"تم خوش ہونا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناجانے کیوں یقین چاہتا تھا

"خوشی کا تو پتا نہیں پر زالان آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنے کی ہمت نہیں تھی میرے

پاس اگر انج آپ کا نکاح میری جگہ کسی اور سے ہوا ہوتا تو میں جیتے جی مر جاتی" ..

"شش مرنے کی باتیں مت کرو شالہ"

زالان نے بے اختیار اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا زرشالہ نے اس کا ہاتھ ہٹا کر اس

کی آنکھوں میں دیکھا

"نہیں زالاں آج مجھے کہنے دے جو میرے دل میں ہے اگر آپ مجھے نہ ملتے تو شاید نہیں یقیناً میں زندہ نہ رہتی یہ احساس ہی بہت جان لیوا ہے کہ کوئی آپ کے قریب بھی آتی بچپن سے میں نے آپ کے پاس کسی کو آنے نہیں دیا آپ کے معاملے میں ہمیشہ سے خود غرض بن جایا کرتی تھی اور اب بھی میں آپ کے معاملے میں ایسی ہی ہوں"

کتنا خوبصورت اظہار تھا کتنا خوبصورت احساس تھا کہ جس کو آپ نے دل سے چاہا ہے

وہ بھی بدلے میں آپ کو ٹوٹ کر چاہتا ہے

"اچھا جی ایسی لیے پھر نکاح کے وقت اتنے ڈرامے کیے ناں اب شوہر بن گیا ہو تو مسکا

بازی کر رہی ہوں"

زالاں نے مصنوعی خفگی سے گھورا

"ہا ہا پہلی بات آپ نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا زرشالہ کو کوئی ریجیکٹ کریں وہ کبھی

برداشت نہیں کرتی یہاں تو بات ہی آپ کی تھی اس لیے میں نے بدلہ لیا"

وہ منہ بنا کر بولی

"ریجیکٹ نہیں کیا تھا پاگل لڑکی بس ڈر گیا تھا کہ کبھی تم انکار ہی نہ کر دوں اس رشتے کو اپنانے سے اس لیے دل پر پھتر رکھ کر تمہیں بہروز کے حوالے کر دیا تھا"

زالان نے وہ وقت یاد کر کے افسوس سے کہا

"ویسے اس وقت آپ ہاں کر بھی دیتے میں انکار کر دیتی ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے نہ" زر شالہ نے سمجھداری سے کہا

"اچھا اور یہ اونٹ پر بیٹھنے والی شرط کیوں رکھی تھی تم نے"

"کیونکہ میں چاہتی تھی میرا زالان کسی بھی چیز سے نہ ڈرے آپ کو ہمیشہ جیتے ہی دیکھا ہے ایک اونٹ سے ہارتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے،

اس نے زالان کی طرف دیکھ کر محبت سے کہا

"ہر بندہ پرفیکٹ نہیں ہوتا شالہ کوئی نہ کوئی حامی تو سب میں ہوتی ہی ہے"

زالان اس کی بات سن کر حیران رہ گیا

"ہوتی ہوں گی اور یہ سچ ہے مکمل ذات صرف اللہ کی ہے پر جن چیزوں پر انسان کا اپنا

بس چل سکتا ہے وہ تو کرنی چاہیے نہ کبھی نہ کبھی تو اس ڈر کو دل سے نکال باہر پھینکنا

چاہیے"

"واہ کیا بات ہے لگاتا ہے میرے نام سے جوڑ کر کافی سمجدار ہو گئی ہوں" زالان نے

اس کی ناک کھینچ کر تنگ کیا

"ہا ہا خوش فہمیاں تو چیک کریں جناب کی"

اس نے آنکھیں مٹکا کر کہا

"خوش فہمی نہیں حقیقت ہے یہ"

"رہنے دے وہ کیا ہے نہ دل کو بہلانے کے لیے یہ خیال اچھا غالب"

زرشمالہ مزاق اڑاتے ہوئے گویا ہوئی

"یہ تو وقت بتائی گا کون کس کی وجہ سے عقل مند ہوا ہے ناں یہ سب باتیں چھوڑوں

یہ دیکھوں میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں"

زالان پینٹ کی جیب سے کچھ نکالتے ہوئے بولا

"پہلے تم اپنی آنکھیں بند کروں"

وہ ہاتھ پیچھے چپاتے ہوئے بولا

"زالان تنگ نہ کریں بتائی نہ کیا ہے" وہ بے صبری سے بولی

"آنکھیں بند کر کے ہاتھ آگے کروں نہیں تو رہنے دو" زالان نے نفی میں سر ہلایا

زرشالہ اسے گھور کر رہ گئی پھر آنکھیں تھوڑی سی بند کی

"اٹس چیٹنگ شالہ پوری کی پوری آنکھیں بند کروں"

"میں تو بھول ہی گئی سامنے اے اس پی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں" وہ چڑ کر بولتے

ہوئے آنکھیں بند کر گئی زالان نے پہلے موبائل نکال کر اس کی پیک لی

"زالان یہ روشنی کیسی پڑی میری آنکھوں پر"

زرشالہ کو محسوس ہوا اسٹ اس کی آنکھوں پر پڑھ کر بند ہو گئی تھی زالان زیر لب

مسکرایا

"کچھ نہیں تھانے دارنی صاحبہ آنکھیں بند ہی رکھنا سمجھ آئی"

وہ اسے ڈھپٹے ہوئے کنگن نکال کر اس کے نازک کلائی میں پہنانے لگا زرشالہ نے فٹ

سے آنکھیں کھول دیں

"واؤ امیزنگ"

"بہت ہی کوئی بے صبری لڑکی ہو تم"

زالان اس کے فٹ سے آنکھیں کھولنے پر بولا وہ کھلکھلا کر ہنسی رات کے اس پہر اس کی ہنسی بہت بالی محسوس ہو رہی تھی

"یہ میری طرف سے آج کے دن کا ایک چھوٹا سا تحفہ سمجھ کر قبول کر لوں ایسے کبھی خود سے جدامت کرنا" وہ اس کا ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے بولا زرشالہ نے نظریں چرائی آج زالان کی آنکھوں میں محبت ہی محبت تھی وہ اس کی آنکھوں میں زیادہ وہ

دیر جھانک نہیں پائی دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا

"چلو اب مل کر یہ کیک کاٹے تاکہ آج کا دن ہم دونوں کے لیے ہمیشہ کے لیے یادگار دن رہے"

زالان نے اس کا ہاتھ تھام کر چھوڑی سے کیک کاٹا زرشالہ کے لیے یہ سب بہت خاص تھا وہ ان لمحوں میں گھوسی گئی تھی زالان نے کیک کا چھوٹا سا پیس اس کی طرف بڑھایا

اس نے فٹ پورا منہ کھول دیا زالان اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے سارا ایک کا پیس اس کے منہ میں ڈال گیا

زر شمالہ کورات میں مزید تارے نظر آنے لگے اس نے ابھی ایک بائٹ ہی لیا تھا تیز مرچیں اس کے منہ کو جلانے لگی اس کے آنکھوں سے پانی بہنے لگا زالان نے جلدی سے موبائل نکال کر اس کی پیک لی زر شمالہ نے اٹھ کر جلدی سے منہ سے کیک پھینکا

"کھڑورس خان"

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے سو سو کرتے چلائی زالان اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنسا

"یہ سب کل رات کی چائے کے بدلے خوبصورت سا بدلہ امید ہے تمہیں ضرور پسند آیا ہوگا"

وہ اسے زبان نکال کر چھڑتا ہوا وہاں سے بھاگا زر شمالہ نے فٹ ٹھنڈی چائے گا گونٹ بھرا زالان وہاں سے بھاگ گیا تھا زر شمالہ نے غصے سے اس کی گزے ہوئے راستے کو گھورا

"مجھ سے پنگالے کراچھا نہیں کیا کھڑورس خان اب دیکھنا صبح میں کیا کرتی ہوں"

کیک اٹھا کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی اس کیک پر گریزی گروپ کا بھی توحق تھا اس نے مسکرا کر سوچا اس کے بعد زالان سے بدلہ بھی لینا تھا سارا پلین سوچ کر وہ مطمئن ہو کر کمرے میں داخل ہوئی سائیڈ ٹیبل سے چاکلیٹ نکال کر جلدی سے کھایا اب کہی جا کر اس کے منہ کی جلن حتم ہوئی وہ بہت کچھ پلین کر کے اب مزے سے سو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

سنو سنو سنو سب جلدی سے اپنی اپنی نوک جھوک بند کر کے میری طرف متوجہ ہو جاؤ اور یہ دیکھوں آج میں تم سب کے لیے کے آئی ہوں"

شام کا وقت تھا زرشالہ نے سب کو لان میں اکٹھا ہونے کو کہا تھا زرشالہ کی آوز میں سب نے چونک کر اسے دیکھا اس کے ہاتھ میں کیک دیکھ کر سب سے پہلے عمار کے لال تنکنے لگے اسے میٹھا سب سے زیادہ پسند تھا دن کو سب ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے اس لیے اس نے کیک روم فریج میں محفوظ کر رکھا تھا

"ہائے زرشالہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا تم اور کیک مطلب خرچہ مجھے تو یقین نہیں آ رہا کوئی مجھے یقین دلاؤ یہ خواب نہیں حقیقت ہے خدا دادا اگر یہ خواب ہے تو مجھے اتنے حسین خواب سے مت جگاؤ"

روما اس کی بے وقت کی اداکاری سے بے زار ہونے لگی اس نے آگے بڑھ کر عمار کو زور سے جھٹکی دی

"لوں اب آگیا نہ یقین یہ خواب نہیں حقیقت ہے"

وہ چبا چبا کر بولی رومانے اتنے زور سے چھٹکی دی بچارہ اپنا ہاتھ سہلاتا رہا گیا

"تم تو نہ چالو بھر پانی میں ڈوب کر مر جاؤ بے شرم لڑکی زرا شرم لحاظ نہیں تم میں منگیتر ہو تمہارا اپنے ہاتھ پاؤں تم مجھ چلانا بند کر دوں نہیں تو..."

"نہیں تو کیا"

اس کی بات کاٹ کر رومان چلائی

"کچھ نہیں یار پرسوں میرا ڈرامہ شو ہے نہ اس کی پریکٹس کر رہا تھا تم تو بالکل چھلی ہی کوہر

بات فوراً سے دل پر لے لیتی ہوں"

عمار نے فوراً سے پیشتر پینتر ابدلار و ما سے گھو کر رہ گئی

"جاؤ نہیں دیتی تم لوگوں کو کچھ بھی اس قابل ہی نہیں ہو تم لوگ" زرشالہ ان کی

بحث سن کر چھڑ کر بولی عمار نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا

"ایسے کیسے واپس جا رہی ہوں ہمارے منہ میں پانی لا کر تم اسے واپس نہیں لے جاسکتی

"

عمار آنکھیں پھاڑے کیک کو ہی دیکھے بولا زرشالہ دل ہی دل میں خوب ہنسی

"آوے گوری میم تم اتنی حیران پریشان کیوں کھڑی ہو"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلیٰ کو ٹکر ٹکر اپنی طرف دیکھتے پا کر اسے چھڑے بنا نہیں رہ سکی لیلیٰ کو اس کے باپ نے

اردو بچپن سے سکھائی تھی پر ان لوگوں کی ٹرٹر بولتی زبان کو سمجھنا اس کے لیے فل

وقت مشکل ہو رہا تھا

"وہ... میں وہ"

"کیا میں وہ یہ" زرشالہ نے گھور کر پوچھا

"چپ کروں زرشالہ کو تو بخش دیا کروں اس بچاری کو کیوں پریشان کر رہی ہوں"

حورین نے اسے ڈھپٹالیلی نے تشکر بھری نگاہ سے حورین کو دیکھا

"چلو لاؤ یہ کیک ادھر دوں"

شارق نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے لینا چاہا زرشالہ نے فٹ ہاتھ پیچھے کر دیا

"ایسے کیسے پہلے زرا سن تولوں یہ کس خوشی میں لائی ہوں میں" وہ کھاس پر پھیل کر

بیٹھ گئی کیک گود میں رکھ کر سب کی پہنچ سے دور رکھا

"در اصل یہ کیک کل رات تین بار قبول ہے کہنے کے بعد میرے بنے والے شوہر نے

مجھے سر پر انز کرنے کے لیے دیا اور یہ دیکھ رہے ہوں سب یہ کنگن بھی پہنایا ہے"

ایک ہاتھ کو ہوا میں لہراتے ہوئے اس نے سب کو دیکھنا چاہا

"ہاورونٹک" لیلیٰ کے منہ سے بے سہتا نکلا

"ہاں واقعی بھائی تو کافی رومونٹک بندے نکلے حلانکہ مجھے تو ہمیشہ سے خشک مزاج ہی

لگے ہے"

افشاں نے بھی حیرانی سے کہا

"صرف رومونٹک نہیں بلکہ بہت جولی مزاج کے بندے ہیں ایمان سے میں تو خود حیران

رہ گئی"

وہ مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر بولی

"بے شرم نہ ہوں تو شرم کر لوں کچھ یہ باتیں بھی کوئی بتانے کی ہوتی ہے"

شارق نے اسے شرم دیلانے کی ناکام کوشش کرنی چاہی

"اچھا جی مجھے تو آج پتا چلا چلو ایندہ نہیں بتاؤ گئی چلو میں اس کیک کے چھوٹے چھوٹے

ٹکڑے کرتی ہوں اس کے بعد سب لائی۔ میں کھڑے ہو کر مل کر منہ میں ڈالوں

گے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ نے چھڑی سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے ہوئے کہا سارا کیک خراب

نہیں کر سکتی تھی ابھی زالان سے بدلہ بھی لینا تھا

"وہ کیوں بلا ہم کیوں اسے لائن میں کھڑے ہو کر کھائے گے"

عمار نے شک بھری نظروں سے اسے گھورا

"اس لیے کہ میں اس لمحے کو یادگار بنانا چاہتی ہو آپ لوگ منہ میں ڈالوں گے میں

ویڈیو بناؤ گئی تاکہ کل کو تم لوگ مجھے طعنہ نہ دے سکوں نکاح کی خوشی میں کیا کھلایا"

اس نے سمجھداری سے جواب دیا

"واقعی بات میں تو تمہاری دم ہے کل کو یہ ایک خوبصورت یاد رہے گئی ہمارے پاس "

رانیہ نے اس کے ہاں میں ہاں ملائی چاکلیٹ کیک تھا اس لیے کسی کو بھی گربڑ کا احساس نہیں ہوا کسی کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ اس میں اتنا گربڑ بھی ہو سکتا ہے کیک کے پیس کر کے اس نے سب کو باری باری دیا پھر خود مسکراہٹ چھپا کر موبائل کا کیمرہ ان کی سب لائن میں کھڑے ہو کر اپنی اپنی پوزیشن سنبھالنے لگے

"اب میں ریڈی کہو گئی تو سب تیار رہنا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیلی بھی ان سب کے ساتھ کھڑی تھی اس کے لیے یہ سب بہت نیا اور انوکھا تھا

"ریڈی"

زرشک نے ویڈیو ان کی سب نے بہت سٹائل سے کیک منہ میں رکھا اس کے بعد جو ہوا وہ دیکھنے کے لائق تھا سب ادھر ادھر تھوکنے میں مصروف تھے شمالہ میڈم پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنس بھی رہی تھی ویڈیو بھی بنا رہی تھی

"آخ تھو" سب کے چہرے کے زاویے اسے تھے کہ دیکھنے والا اپنی ہنسی روک نہیں

سکتا تھا

"شالہ آج تم مجھ سے بچ کر دیکھاؤ"

عمار اس کی طرف لپکا

"روک جاؤ روک جاؤ یہ خوبصورت تحفہ میرے شوہر نے میرے لیے لایا تھا اب اتنے  
رومنٹک بندے کا لایا ہوا ایک میں تم لوگوں کے بنا کر کھا سکتی تھی یہ تو میری محبت تھی  
تم لوگوں کے بنا میری خوشی ادھوری جو رہ جاتی"

لیلیٰ بچاری اس دن نکلی سانپ اور آج مرچوں والا ایک کھا کر حیران پریشان تھی پانی کا  
بوٹل ایک دوسرے سے کھینچ کر اپنے اپنے منہ کے ساتھ لگانے میں لگے ہوئے تھے

سب خون خوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے آگے بڑھے

"وہی روک جاؤ سب یہ سب جو کیا وہ میرے زالان کی شرارت تھی اب جو میں کروں  
گئی بلکہ ہم سب مل کر کریں گے وہ اس سے بڑھ کر مزے دار مزاق ہو گا اس سب کے  
بدلے تم لوگوں کو بہت سارا کھانے پینے کا سامان ملے گا"

سب کے سب بھوگے نادیدے کھانے کا نام سن کر اس کے ساتھ مل گئے زر شالہ نے

آگے بڑھ کر رازداری سے اپنا پلین بتایا

اس کے بعد سب تیار ہونے اپنے اپنے پورشن چلے گئے زرشالہ کے ہونٹوں پر دلکش  
مسکراہٹ تھی

.....

سب سے پہلے تو بہروز کو کیک کا ڈبہ ڈھونڈنے بجا گیا جو کہ زالان کے کمرے سے برآمد  
ہوا لیلیٰ تو ساتھ چلنے پر تیار نہیں تھی پر اس کو زبردستی اپنے ساتھ لیا وہ قافلہ لاہور کے  
مشہور بیکری کی طرف روانہ ہوا سب کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ تھی  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
بیکری کے مالک نے اتنے لوگوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے و لکم کیا سب نے بھی خوش  
دلی سے مسکرا کر اسے دیکھا

"جی بتائیں سر ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں"

ایک ور کرنے آگے بڑھ کر خوش دلی سے عمار سے پوچھا عمار نے مڑ کر شارق کو آنکھ  
ماری

"آپ بتائیں آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں"

ولید نے ہنس کر پوچھا

"جی جو آپ کو چاہیے آپ یہاں سے لے سکتے ہیں آج کی دس پرسنٹ ڈسکاؤنٹ بھی ہے"

اس نے لالچ دیتے ہوئے انہوں اپنی طرف متوجہ کیا

"واہ واہ تبھی ہم کہے آپ لوگ کیسے اتنی جلدی مشہور ہو گئے"

زر شمالہ نے تالی بجا کر داد دی بیکری کا مالک بھی ان کی طرف ہی متوجہ تھا

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا یہ کیک یہاں سے لے جایا گیا ہے"

بہروز نے کاؤنٹر پر کیک ڈبے سمیت رکھ کر پوچھا

"ہاں جی بلکل کیوں کوئی فالٹ ہے اس میں"

مالک نے حیرانی سے پوچھا

"جی آپ کھول کر خود ہی دیکھ لے"

ولید نے ڈبہ اس کی طرف بڑھایا اس نے ڈبہ کھول کر اندر دیکھا کیک انھی کا تھا اس نے

چھوٹا سا ٹکرا منہ میں رکھا

"پانی پانی.. وہ کھانتے ہوئے چلایا

کچھ ور کر سمجھ گئے یہ کون سا کیک ہے جلدی سے آگے بڑھ کر پانی کا گلاس اس کی

طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے"

مالک کچھ سنبھلا تو ان کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا

"یہی تو ہم پوچھ رہے ہیں یہ کیا ہے"

ولید نے تیوریاں چڑا کر پوچھا

"مجھے نہیں پتا یہ کیا ہے آپ جو کوئی بھی ہے ضرور میری بیکری کی بدنامی کروانا چاہتے

ہوں"

اس پاس کسٹمرز کی تعداد زیادہ تھی اس لیے وہ دھیرے سے چبا چبا کر بولا

"واہ جی واہ ڈبہ آپ کا کیک آپ کا بدنامی کروائیے گے ہم یہ دیکھ رہے ہیں رسید یہ بھی

کل کی ہے اب کہ دے یہ بھی چھوٹ ہے سازش ہے"

رسید کی کاپی اس کی طرف بڑھتے ہوئے بہروز بھی دھبے آوز میں غرایا

"یہ فوٹو کاپی ہے اصل کاپی ہمارے پاس ہے اور یہ میرا بھائی جنگ گروپ کارپوٹر ہے

ہر خبر بریکنگ نیوز کی طرح نشر کرنے کا بہت شوق رکھتا ہے اگر اب بھی آپ کو یقین

نہیں آ رہا تو تو ٹھیک ہے صبح اخبار منگوا کر خبر ضرور پڑھ لینا"

ولید نے شارق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے مزید ڈرایا

"پلیز آپ لوگ ایسا کچھ مت کروں یہ ضرور کسی کسٹمر نے میرے کسی ورکر کو پیسے

دے کر ورغلا یا ہو گا آپ میری ساک کو برباد مت کریں یہ سامنے بیکری پڑی ہے جو کچھ

چاہیے آپ لوگ لے جاسکتے ہوں"

وہ منتوں پر اتر آیا شارق نے مڑ کر نظروں ہی نظروں میں زرشالہ سے پوچھا اس نے

ہاں میں سر ہلایا سب نے خوب ساری چیزیں خریدیں کوئی لگ بگ پندرہ ہزار کی مالک

بچارہ خاموش تماشا بنائی بنا ان کو دیکھے جا رہا تھا جانے سے پہلے زرشالہ اس کی طرف آئی

"یہ نمبر لے یہ ہی وہ بندہ ہے جس نے آپ کے روکر کو لالچ دیا کر ایسا واہیات کیک

بنایا ہے آپ انہیں فون کر کے یہاں بولایے تاکہ آئندہ کوئی ایسی غلطی نہ کر سکے اور

ہاں بل بھی انہی سے وصول کر دیجئے گا"

زر شمالہ نے مخلصانہ مشورہ دیا مالک نے سر اثبات میں ہلایا وہ لوگ ہستے مسکراتے وہاں سے چلے گئے لوگوں کا اتنا رش تھا کہ وہ اس وقت کوئی بھی پوچھ گچھ نہیں کر سکتا تھا اس نے زالان کے نمبر پر فون ملا کر خوب برا بھلا کہہ کر پندرہ ہزار مانگے زالان بچارہ سب چپ چاپ سنتا رہا غلطی بھی تو اس کی ہی تھی اس لیے چپ رہنا اس کی مجبوری تھی فون بند کر کے وہ دامیر کی طرف مڑا

"کیا ہوا" NEW ERA MAGAZINE  
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews  
دامیر نے تفتیش سے پوچھا بدلے میں زالان نے ساری کہانی سنادی جیسے سن کر دامیر کی ہنسی ہی نہیں روک رہی تھی

"تم کیوں دانتوں کی نمائش کیے جا رہے ہوں"

اس نے چڑ کر کہا

"ہا ہا ہا تمہیں کس نے کہا تھا فتنے سے بدلہ لینے کا"

"مجھے کیا پتا تھا وہ واقعی فتنہ ہے میں نے تو مزاق کیا تھا پھر اس نے تو میری بینڈ ہی بچا دی

یار ایک بندے کو پیسے دے کر کیک بنانے پر راضی کیا ہائے رہ میری قسمت "

وہ بچا رگی سے کہ کر چپ ہو گیا

"ہا ہا ہا جہاں پر تمہاری سوچ حتم ہوتی ہے اس سے آگے اس فتنے کی سوچ شروع ہوتی

ہے اے اس پی بے وقوف خان "

دامیر نے قہقہہ لگا کر اسے چھڑا

"میری توبہ جو آئندہ میں اس سے پزگا بھی لوں خدا نے میری قسمت میں ایسا فتنہ لکھ دیا

ہے کہ اللہ ہی اس کی سازشوں سے مجھے بچائے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان نے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کی دامیر ہنسے جا رہا تھا

"تو تم نے پھر کیا سوچا ہے اب لیلیٰ "

بہروز شیشے کے سامنے کھڑی لیلیٰ کو دیکھ کر بولا لیلیٰ کے کیہنگی کرتے ہاتھ ایک لمحے کو

تھم سے گئے

"کس بارے میں " وہ جان کر بھی انجان بنی رہی وہ اس موضوع پر بات کرنے سے ڈر

رہی تھی

"اپنے جانے کے بارے دیکھوں لیلی تمہارے میرے درمیان یہ سب پہلے سے طے ہو گیا تھا تم نے یہاں آنے کی ضد کی تو میں تمہیں ساتھ لے آیا تم نے کہاں تھا تم خود ہی واپس چلی جاؤ گی ایک مہینے سے اوپر ہونے کو ہے حاجی چاہتے ہیں ہمارا ولیمہ کیا جائے اور میں ایسا کچھ نہیں چاہتا"

بہرور نے دو ٹوک انداز میں کہہ کر لیلی کی ساری خوش فہمیاں منٹوں میں حتم کر دی وہ مڑ کر بہروز کو دیکھنے لگی جو کہنے کو تو اس کا شوہر تھا پر ان کے درمیان اجنبیت کا رشتہ اب تک قائم دائم تھا وہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے بیڈ کے دوسرے سائیڈ پر بیٹھ گئی زر شالہ کسی کام سے آئی تھی دوپہر کا ٹائم تھا بہروز کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ غیر ارادی طور پر کھڑی ہو گئی وہ جانتی تھی یہ سب ٹھیک نہیں کسی کی باتیں یوں چھپ کر نہیں سنی چاہئے پر وہ بہروز کو کوئی بے وقوفی کرنے نہیں دے سکتی تھی

"میں یہاں سے کہاں جاؤ گی میرے سارے حالات آپ کے سامنے ہی تو ہے"

وہ بے چینی سے انگلیاں مڑورتے ہوئے گویا ہوئی

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے تمہیں ایک سہارے کی ضرورت تھی مدد چاہیے تھی کر دی اس

نے زیادہ میں اب تمہارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا"

بہروز نے صاف لفظوں میں اسے جواب دیا

"پلیز بہروز" ..

وومنونائی

"میں جتنا کر سکتا تھا کرچکا ہوں اب بہتر ہے کہ تم یہاں سے جانے کی کروں میں

ڈیورس پیروہی بھجوادوں گا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہروز کی بات سن کر لیلیٰ نے شکوہ بھری نظر سے اس ظالم انسان کو دیکھا زرشالہ کا صبر

جواب دے گیا وہ ڈھرام سے دروازہ کھول کر اندر آئی بہروز لیلیٰ چونک کر اسے دیکھا

"شرم کا مقام ہے بہروز تمہاری اتنی گری ہوئی سوچ جان کر میرا دل کر رہا تمہیں گولی

ماردوں"

وہ غصے سے بے قابو ہو کر چلائی

"اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتیں کرنا کب چھوڑوں گی تم زرشالہ ایسے کسی کے

کمرے میں آنے کا کون سا طریقہ ہے "

بہروز اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے دانت پستے ہوئے گویا ہوا

"مجھے اخلاقیات سیکھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لوں بہروز خان تم

اتنے گر سکتے ہوں میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اتنا احسان کرنے کی ضرورت ہی کیا

تھی مدد نہیں آسمان ایسی مدد کرنے سے بہتر تھا تم لیلیٰ کو وہی بے یاروں مددگار چھوڑ

آتے شرم آنی چاہیے تمہیں ایسی سوچ رکھتے ہوئے "

وہ جزباتی ہو کر بولے جا رہی تھی لیلیٰ حیران پریشان اسے دیکھے جا رہی تھی وہ تو سمجھتی

تھی زرشالہ اس کے آنے سے خوش نہیں ہے اسی لیے اسے تنگ کرتی رہتی ہے مگر وہ

غلط تھی وہ تو اس کے لیے اپنے جان سے عزیز کزن سے لڑ رہی تھی

"یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے بہتر رہے گا تم ان سب سے دور رہو سارے گھر کی اماں بنے

کی کوشش مت کیا کروں ہر بندہ اپنا چھا برا خود بہت اچھے سے سوچ سکتا ہے "

وہ رکھائی سے بولا زرشالہ کو امید نہیں تھی بہروز اس حد تک جاسکتا ہے

"ٹھیک ہے مجھے تمہارے معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میری طرف سے بھاڑ میں

جاؤ تم مگر ایک بات یاد رکھنا تمہارے اس فیصلے سے گھر والوں کی خوشیاں جوڑی ہے ان سب نے لیلیٰ کو دل سے قبول کیا ہے صرف اور صرف تمہاری محبت میں اب اگر تم اسے چھوڑ دوں گے تو یاد رکھنا حاجی بلکل ٹوٹ کر بکھر جائے گے ان کی خوشیاں ہم سب سے وابستہ ہے بہر روز وہ ہمیں دیکھ دیکھ کر جیتے ہیں۔ کتنے غم دیکھ چکے ہیں وہ بھری جوانی میں بیٹی کے چلنے جانے کا غم جو ان بیٹے کے موت کا غم اس کے باوجود وہ ہمارے لیے جی رہے ہیں تم خود غرض بن کر سوچ رہے ہوں تمہارے اس ایک غلط فیصلے سے کتنی زندگیاں تباہ ہو جائے گی اس کا تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے اور یہ..

وہ لیلیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

"کہاں جائے گی ان خود غرض لوگوں کے پاس واپس بھیج رہے ہو ایسے ایک پھٹان مرد ہوتے ہوئے تم اپنی عزت کو پامال کرنے پے تلے ہوئے ہو کہاں گئی تمہاری غیرت تم میں تو رتی بھر کی غیرت نہیں ہے ٹھیک ہے تم اسے چھوڑ دوں تمہیں کیا پتا لڑکیوں کا غم کیا ہوتا ہے تمہاری تو کوئی بہن ہی نہیں تم کیسے جان سکتے ہو"

زرشالہ افسوس سے کہتے ہوئے بولی اس کی آواز بھرائی تھی بہر زاس کی آخری بات پر

تڑپ کر رہ گیا

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا میری کوئی بہن نہیں ہے تم رومارانیہ افشاں مجھے اپنی بہنوں

سے بھر کر عزیز ہوں"

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا

"اگر لیلیٰ کی جگہ آج میں ہوتی اور مجھے بنا میرے قصور کے چھوڑا جاتا تو کیا گزرتی تم پر

بہروز"

زرشالہ نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا

"زرشالہ پلیز اپنی بکواس بند کرو کیا اول فول بولے جا رہی ہوں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ چلا کر بولا

"کیوں برا لگا ایسے ہی برا مجھے بھی لگ رہا ہے میرا بھائی میرا دوست اتنی غلط فیصلہ کیسے

کر سکتا ہے بہروز لیلیٰ بہت اچھی لڑکی ہے تمہاری زندگی میں کوئی بھی لڑکی نہیں ہے یہ

ہم سب جانتے ہیں کیا تم ایک موقع اپنے اور لیلیٰ کے رشتے کو نہیں دے سکتے ایک

دوسرے کو موقع دوں وقت دوں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کروں! میں

تمہیں تمہاری زندگی برباد کرتے نہیں دیکھ سکتی ہو سکے تو ایک بار اپنے رشتے کو موقع

دے کر دیکھ لوں "

وہ کہتے ہوئے وہاں روکی نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے باہر نکل گئی سامنے زالان دم سادھے کھڑا تھا ان کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ وہ باہر کھڑے سب سن چکا تھا زرشالہ ایک نظر اسے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی اس وقت وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی زالان نے بھی اسے نہیں روکا انداز بہر وز بے بسی سے زرشالہ کو جاتے دیکھ رہا تھا لیلیٰ کے آنکھوں سے آنسو نکل کر کارپٹ پر گر رہے تھے بہر وز چلاتا ہوا اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا دونوں کے درمیان خاموشی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے لیلیٰ رونا بھول کر اس کی حرکت پر شاک ہو کر اسے دیکھنے لگی

"میں غلطی پر تھا اور شاید انجانے میں بہت بڑا گناہ کرنے جا رہا تھا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا لیلیٰ تم کہی نہیں جاؤ گئی زرشالہ ٹھیک کہتی ہے ہمیں اپنے رشتے کو ایک موقع دینا چاہیے اور میں یہ موقع ضرور دوں گا"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عزم سے بولا

"کیا تم ان سب میں میرا ساتھ دوں گئی"

اس نے اپنا ہاتھ پہلا کر اسے کہا لیلیٰ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر مسکراتے ہوئے  
اثبات میں سر ہلایا

"چلو اب جا کر زرا اپنی فتنے کو راضی کر لوں نہیں تو تم زالاں بھائی کے ساتھ وہ کیا کر  
چکی ہے تم دیکھ ہی چکی ہو ایسا بدلہ لے گئی مجھ سے کے اللہ کی پناہ پورا فتنہ ہے وہ"  
"نہیں وہ تو بہت اچھی ہے"

لیلیٰ نے فٹ سے جواب دیا

"ہا ہا ہا ابھی تم اس کے فتنوں کا شکار نہیں ہوئی جب ہوئی نہ تو یہی کہوں گئی بہروز  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
زرشالہ پوری فتنہ ہے"

اس کا ہاتھ ابھی بھی بہروز کے ہاتھ میں تھا وہ دونوں ایک ساتھ مسکرا رہے تھے ایسے  
ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں لیلیٰ دل ہی دل میں زرشالہ کی شکر  
گزار تھی اس نے اس کے گھر کو برباد ہونے سے بچا لیا تھا کیا تھی وہ لڑکی جو دیکھائی دیتی  
تھی وہ ویسی بالکل نہیں تھی

.....

آج حورین کے بابا کی برسی تھی وہ صبح سے گم سم تھی یونیورسٹی میں بھی زرشالہ اور روما کے کسی بھی مزاق پر کوئی رسپانس نہیں دے رہی تھی زرشالہ جانتی تھی وہ اس وقت بہت دکھ میں ہے دامیر بھی اتنے دنوں سے گم تھا

"حورین پلینزیار ایسے اداس رہوں گی تو ہمارا دل بھی اداس ہوگا"

زرشالہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولی

"زران بابا بہت یاد آرہے ہیں ان کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ مجھے بے چین کر رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ روتے اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولی زرشالہ اس کی بات پر دکھی ہوئی واقعی ماں

باپ کا غم کیا ہوتا ہے یہ زرشالہ سے بہتر کون جان سکتا تھا

"چلو گھر چلتے ہیں دا جی نے قرآن خوانی رکھوائی ہے"

وہ اس کا دھیان ہٹانا چاہتی تھی پر حورین پر آج کوئی بات اثر نہیں کر رہی تھی

"تم دونوں جاؤ میں کچھ دیر بعد آؤ گی"

"کیا مطلب تم یہاں اگلے کیا کرو گی"

اس نے حیرت سے پوچھا

"میں اپنے گھر جاؤ گی کچھ وقت وہاں گزرنا چاہتی ہوں زر"

حورین افسردہ انداز میں بولی

"ٹھیک ہے ہم بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔"

"نہیں زر پلیز مائنڈ مت کرنا میں کچھ وقت کے لیے اکیلی رہنا چاہتی ہوں اس گھر میں میری بہت سی یادیں وابستہ ہے کچھ وقت وہاں گزاروں گی تو شاید میرے بے چین دل کو کچھ سکون مل جائے"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زرشالہ کی بات کاٹ کر بولی

"ٹھیک ہے تم گاڑی میں جاؤ ہم دونوں کیب کر لے گا"

زرشالہ جانتی تھی وہ اس وقت افسردہ ہے اس لیے زیادہ بحث کرنا ضروری نہیں سمجھا

"نہیں یہ پاس ہی گھر ہے میں چلی جاؤ گی تم لوگ جاؤ"

وہ انکار کرتے ہوئے کھڑی ہوئی زرشالہ رومانے بہت کہا مگر وہ نہیں مانی وہ ان دونوں کو

آہی چھوڑ کر یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھی ان دونوں کو بھی اپنا یہاں روکنا

ٹھیک نہیں لگا اپنا اپنا بیگ اٹھا کر گاڑی کی طرف جانے لگی

.....

گھر پہنچ کر سب سے پہلا سامنا زالاں سے ہوا جو پولیس وردی میں ملبوس الجھا الجھا لگ رہا تھا کسی سے فون پر کسی بات پر بحث کرنے میں مصروف تھا ان دونوں کو آتے دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھٹکا

"شالہ حورین کہاں ہے"

اس کے لہجے میں سختی تھی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ ہمارے ساتھ نہیں آہی"

"کیا مطلب وہ تم لوگوں کے ساتھ نہیں آئی تو کہاں گئی ہے"

زالاں موبائل پوکٹ میں رکھتے ہوئے نقشیں سے گویا ہوا

"آج اس کے بابا کی برسی ہے نہ تو اس کا دل بہت ادا اس تھا وہ اپنے گھر جانے کی ضد کر

رہی تھی"

"واٹ شالہ حورین کہاں ہے"

زالان کو حطرے کی گھنٹی اپنے ارد گرد سنائی دی

"وہ اپنے پرانے گھر گئی ہے"

زرشالہ نے الجھن بھری نگاہ سے زالان کو دیکھا

"کیوں گئی ہے وہ وہاں کس سے پوچھ کر اس نے کہ دیا اور تم لوگوں نے اسے اکیلے

جانے دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم لوگوں کو اکیلے آنے جانے کی اجازت نہیں ہے بولو

کیوں جانے دیا سے وہاں"

زالان نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ کر غصے سے بے قابو ہوتے ہوئے پوچھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی زرنے اور میں نے بہت منع کیا وہ نہیں مانی قسم لے لے اس میں ہم دونوں کی

کوئی غلطی نہیں ہے"

رومانے جلدی سے آگے بڑھ کر جواب دیا زرشالہ ابھی تک شاک سے گزر رہی تھی

زالان کا یہ روپ اس کے لیے نیا تھا زالان نے کچھ کہے بنا اس کا ہاتھ چھوڑ دیا

"سوری میں کچھ زیادہ کہ گیا"

اسے بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو جلدی سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا زرشالہ نے

پریشانی سے اسے جاتا دیکھا کوئی تو بات تھی جس زالان اتنا پریشان دیکھائی دے رہا تھا

زالان نے سائیڈ پر ہو کر موبائل نکال کر فون ملا یا جلدی جلدی کسی کو ہدایت دیتا وہ

زرشالہ کی طرف مڑا روتا تو چلی گئی تھی وہ وہی کھڑی تھی

"اپنا خیال رکھنا زندگی رہی تو جلد ملاقات ہوگی"

وہاں زکے گال پر تھپکی دیتے ہوئے جانے کو مڑا

"کہاں.. کہاں جا رہے ہوں آپ"

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اس کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھنے لگی اس کی آنکھوں میں خوف تھا

ڈر تھا بے یقینی تھی زالان کے دل کو کچھ ہوا کبھی کبھی فرض کے راستے پر چلنے کے لیے

بندے کو اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑھ جاتا ہے

"میری شالہ تو بہت بہادر ہے ناں وہ جانتی ہے اس کا زالان کچھ بھی غلط نہیں کر سکتا نہ

ہی کچھ غلط ہوتے دیکھ سکتا ہے تمہارا زالان میشن پر جا رہا ہے زندگی نے وفا کی تو لوٹ آؤ

گانہ آسکا تو...

زرشالہ نے ٹرپ کر اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

"نہیں زالان ایسا مت کہوں"

اس کی آنکھیں التجاء کر رہی تھی زالان کو نظریں چرانا پڑی وہ کمزور نہیں پڑھنا چاہتا تھا اس نے دو قدم آگے بڑھ کر اپنا اور زر شالہ کے درمیان فاصلہ کم کیا آگے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر کے اسے گلے لگایا

"میری جان میری زندگی تمہارا زالان تم سے بہت پیار کرتا ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا"

سرگوشی میں کہتا ہوا وہ اسے خود سے جدا کرتا وہاں سے چلا گیا زر شالہ پیچھے آنسو بہاتے ہوئے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی وہ حق کے راستے کے لیے لڑنے کا رہا تھا زر شالہ اسے کیسے روک سکتی تھی وہ حق اور سچ کے راستے پر تھا

.....

حورین بے دھیانی میں چلتے چلتے اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر رکھ گئی بیگ میں ہاتھ ڈال کر چابی نکالنے لگی اس پاس خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ دھیان دیے بنا اپنے کام میں مصروف رہی وہاں ویزے کون سا شور شرابہ ہوتا تھا جو اس خاموشی کو محسوس کر لیتی کوئی چلتا ہوا اس کے پیچھے آکر روک گیا وہ پھر بھی نہیں جھونکی

"تم یہاں کیا کرنے آئی ہوں"

سخت آواز پر وہ اچھل کر مڑی سامنے ایک سال بعد بالو کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کا دل  
دھڑکنا بھول گیا آج بھی اس کا چہرہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا اپنے پرانے حلیے میں وہ  
حورین کے روبرو کھڑا تھا البتہ اس کی آوز میں حد سے بڑھ کر سختی تھی

"تم سے مطلب"

وہ بے حوفی سے بولی

"تم ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے چابی چھینتے ہوئے دھارا

"میری چابی واپس کروں تم ہوتے کون ہو مجھ پر حکم چلانے والے"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر دانت پیستے ہوئے چلائی

"تمہیں سنائی نہیں دیا حورین میں کیا بکو اس کر رہا ہوں تو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے

کے بہت دیر ہو جائے"

وہ غصہ پیتے ہوئے آرام سے سمجھانے لگا وقت کم تھا وہ لوگ کسی بھی وقت یہاں آسکتے

تھے

"تم ہوتے کون ہو مجھ پر روب جمانے والے،

وہ آج پہلے ہی اپ سیٹ تھی اوپر سے بالو کو دیکھ کر اسے اور غصہ آ رہا تھا بالو نے آگے  
بڑھ کر اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا

"ذلیل کمینے انسان چھوڑو میرا ہاتھ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی"

وہاں اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے چلائی

"تمہیں ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی جاؤ حور اس سے پہلے کے پچھتاوا میرا  
اور تمہارا مقدر بن جائے"

اب کے بالو کے لہجے میں درد تھا حورین جھانکے بنا نہیں رہ سکی

"واہ بالو بھائی آپ یہاں موج مستا کر رہے ہوں اور ہم تمہیں اڈے پر تلاش کر رہے  
تھے"

سامنے سے دو تین غنڈے بالو کی طرف آتے دیکھائی دیے ان تینوں کی نظروں میں  
حورین کو دیکھ کر خباست دور گئی بالو نے نفرت سے انہیں دیکھا واقعی بہت دیر ہو گئی

تھی بالواسے بچا نہیں سکا تھا پرا بھی بھی دیر نہیں ہوئی تھی وہ ان سب کا منہ توڑ دیتا اگر  
کوئی اس کی حورین کو ہاتھ بھی لگا کر دیکھاتا

"تم لوگ جاؤ میں آتا ہوں"

اپنے لہجے کو نارمل رکھ کر وہ آرام سے بولا

"ارے واہ ایسے کیسے جائے اتنا مست مال ملا ہے یہ تو اچھے داموں سیٹھ لوگ خریدنے

کو تیار ہو جائے گے کہاں چھپا رکھا تھا اسے بالو بھائی"

ان میں سے ایک غنڈہ خباثت سے ہنستے ہوئے آگے بڑھا حورین ڈر سے بالو کے پیچھے

چھپ گئی وہ تھر تھر کانپ رہی تھی

"شیدے آگے مت آنا میں کہ رہا ہوں نہ جاؤ تم لوگ میں آتا ہوں"

وہ وقت کی نزاکت کو دیکھ کر اپنا غصہ پی رہا تھا وہاں حورین کو بچانے کا خیال نہ ہوتا تو اب

تک وہاں لوگوں کو جان سے مار چکا ہوتا اس وقت جذبات سے زیادہ ہوش سے کام لینا

تھا

"چل بھائی لگتا ہے تیرا دل آگیا ہے اس چھو کرمی پر تو ہم سے بڑا ہے اس دندے میں

تیرا حق پہلے بنتا ہے چل تو اپنا شوق پورا کر پھر ہماری باری ایمان سے اتنا مست مال دیکھ  
کر منہ میں پانی آگیا" ...

اس سے پہلے کے وہ کوئی اور بکو اس کرتا بالو حورین کا ہاتھ چھوڑ کر اس غنڈے کی طرف  
بڑھا اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا اتنی قوت سے مارا ہے اس کے منہ سے خون بہنے  
لگا

"اب تم میں سے کسی نے بکو اس کی توجان لے لوں گا تم سب کی"

وہ ڈھارا حورین کے کانوں سے دھواں نکالا اتنی گھٹیا باتیں سن کر اس نے آنکھیں بند  
کر کے اللہ سے اپنی موت مانگی اس کا دل کیا زمین پھٹے وہ اس میں سما جائے

"بالو بھائی تم اچھا نہیں کر رہے ایک دو تکی کی لڑکی کے لیے تم ہم سے الجھ رہے ہوں"

دوسرا غنڈا اپنے ساتھی کی حالت دیکھ کر چلایا

"تم سب کے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم لوگ یہاں سے دفع ہو جاؤ"

وہ آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑ کر ڈھارا

"سوچ ہے تمہاری ہم اس لڑکی کو چھوڑ کر جائے گے سچ کہتے ہیں عورت ذات فتنہ ہے

اپنوں کو بھی آپس میں لڑانے پر مجبور کر دیتی ہے "

وہ اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے نفرت سے گویا ہوا

"اب تو دیکھ تیری نظروں کے سامنے تیری محبوبہ کا کیا حال کرتے ہیں ہم "

تیسرا غنڈا سے چیلنج کرتے ہوئے آگے بڑھا حورین کو لگا اب سب حتم اس کا مان اس کی

عزت سب کچھ حتم ہونے جا رہا ہے اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کے دل میں اللہ

کو بہت شدت سے یاد کیا

بالو کی ہمت یہی تک تھی اس کے بعد اسے یاد نہیں رہا وہ کہاں ہے اور کیوں ہے آگے

بڑھ کر ایک ایک پر چھپتا ایک بندے نے بالو کو پیچھے سے پکڑ کر اپنے قابو میں کیا

دوسرے نے جیبرزے چاقو نکالا

"بہت ہو گئی تیری اس لڑکی کو ہم سے کوئی نہیں بچا سکتا اسے ہم بہت مہنگے داموں بیچ

کر رہے گے دیکھتے ہیں تو ہمیں کیسے روکتا ہے "

وہ چاقو والا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے حورین کی طرف لپکا بالو نے زور لگا کر

خود کو چھڑیا اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا "شیدے بچ"

دوسرے سے آواز لگائی شیدہ نامی غنڈے نے مڑ کر چاقو بالو کے سینے پر مارا بالو درد سے تڑپ اٹھا سے پھر بھی حورین کی پرواہ دی چاقو کے وار پر حورین چلائی بالو نے حورین کو دیکھا وہ اپنی حورین کو ان درندوں کے حوالے نہیں کر سکتا تھا آگے بڑھ کر حورین کے

سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا

"لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گا"

شیدہ غرایا

بالو کے سینے سے خون نکل کر اس کی شرٹ کو داغ دار کر رہا تھا حورین نے پیچھے سے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا شیدے نے بڑھ کر چاقو اسے کے پیٹ میں ماری اب کی بار چاقو اور بھی شد سے مارا بالو کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال ہو رہا تھا اس کے بعد ہاتھ پر اور پھر گلے پر مارنے ہی والا تھا کے اپنے ارد گرد شور کی آواز سنائی دی پولیس نے انہیں چاروں طرف سے گیر رکھا تھا تینوں نے جیب سے اپنی پستل نکالی گولیوں کی آوازیں چاروں طرف گھونچ رہی تھی حورین کو اپنا دل بند ہوتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا بالو کی آنکھیں بند ہونے لگی اس نے سامنے کھڑے پولیس یونفارم

میں اے اس پی کو اشارہ کیا

"میر.. میری... حور... کو بچالوں"

بالو کی آخری الفاظ حورین کے کانوں میں گھونچے وہ خود کو ہوش میں رکھنا چاہتی تھی پر  
بالو کے ساتھ ہی زمین پر گرتی جا رہی تھی اس کی آنکھیں بند ہونے لگی اس پاس کی  
آوازیں دور ہوتی جا رہی تھی کسی کی آواز اس کے پاس سے سنائی دی

"لگتا ہے یہ نہیں بچا"

وہ یقیناً بالو کی بات کر رہے تھے اس سے زیادہ سننے کی طاقت حورین کے پاس نہیں تھی



اسے دھیرے دھیرے ہوش آنے لگا تھا اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر ادھر ادھر

دیکھا اس کا دماغ دوائی کے زیر اثر ابھی تک سویا ہوا تھا نرس نے آگے پڑھ کر اس کا ہاتھ

پکڑ کر اس کا نبز چیک کیا

"مبارک ہو ایسے ہوش ہو گیا"

کسی ڈاکٹر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی وہ حالات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اس

کچھ بھی یاد نہیں تھا ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر کے باہر نکل گئے داجی بے صبری سے آگے  
بڑھے

"ڈاکٹر میری نواسی کیسی ہے اب"

وہ بے صبری سے گویا ہوئے ڈاکٹر نے مسکرا کر انہیں اس کے ہوش میں آنے کی خبر  
دی سب کے چہروں پر اطمینان در آیا وہ لوگ کل سے اس کی زندگی کی دعائیں مانگ  
رہے تھے ابھی جا کر اسے ہوش آیا تھا وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی تھی اپنے  
آنکھوں سے اپنی زندگی کو موت کی طرف بڑھتے دیکھنا اپنی عزت کو برباد ہوتے دیکھنے  
کا حوصلہ کسی میں بھی نہیں ہوتا حورین کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اسے لگا سب حتم ہو گیا  
سب برباد ہو گیا اس نے اللہ کو پکارا تھا پھر یہ کیسے ممکن تھا اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرتے  
اسے تو اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار ہے وہ تو شاہ رگ سے زیادہ قریب ہے  
اسے ایک بار دل کی گہرائیوں سے پکار کر تو دیکھوں۔

داجی جلدی سے حورین کو دیکھنے چلے گئے وہ اب تھوڑا تھوڑا ہوش میں آنے لگی تھی کل  
کا گزر واقع یاد آنے لگا تھا اپنوں کے چہرے دیکھ کر اسے پھر سے رونا آ رہا تھا داجی اس  
سے مل کر باہر گئے ایک ایک باری باری آ کر اسے دیکھ کر جا رہا تھا کوئی بھی اس سے

بات نہیں کر رہا تھا وہ لوگ اس وقت اسے اذیت نہیں پہنچانا چاہتے تھے زرشالہ آرام سے چلتی ہوئی آکر اس کے بیڈ کے سائیڈ پر بیٹھ گئی حورین نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا زرشالہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال پیچھے کیے

"کسی ہے میری پیاری سی دوست"

اس نے لہجے کو خوش گوار بنایا نہیں تو اس کا دل اپنی بہنوں جیسی دوست کی حالت دیکھ کر چیخ چیخ کر رونے کو تھا



"وہ مر گیا زرشالہ میری وجہ سے اسے مار دیا گیا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک آنسو نکل کر اس کے بالوں میں جذب ہوا زرشالہ کے دل کو کچھ ہوا

"کون مر گیا حور کوئی نہیں مر اسب ٹھیک ہے دیکھوں ہم تمہارے پاس ہے کچھ نہیں ہوا"

زرشالہ اسے دیلا سہ دینے لگی

"نہیں زرشالہ نے مجھے کہا بھی چلی جاؤ یہاں سے میں نہیں مانی میں نے ایک نہیں سنی

اس کی ان ظالموں نے اسے میری نظروں کے سامنے مار ڈالا "

وہ ہچکیاں لے کر روتے ہوئے بولی زرشالہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس کی بات کر رہی ہے زالان نے انہیں یہی بتایا تھا وہاں سرچ آپریشن چل رہا تھا حورین وہ سب دیکھ کر ڈر گئی تھی اور اب حورین کی باتیں زرشالہ کو پریشان کیے جا رہی تھی

"حور ریلکس کچھ نہیں ہوا تم ڈر گئی تھی دیکھو تم اب محضوظ ہو "

وہ اسے بہلانے کے لیے بول رہی تھی حورین نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں زرمیری لا پرواہی اسے مار گئی " وہ کوئی بات سنے کو تیار نہیں تھی زرشالہ نے خود کو ریلکس کیا

"مجھے بتاؤ تم کس کی بات کر رہی ہوں حور "

تخل سے اس کے سر دباتے ہوئے پوچھا

"بالو مر گیا زر "

اس کی بات سن کر زرشالہ کے ہاتھ روک گئے اس نے بے یقینی سے حورین کو دیکھا

"بالو وہاں کیا کر رہا تھا حور اور تم۔۔ اومائی گاڈیہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ بھی سمجھ

نہیں آرہی"

زرشالہ پریشانی سے بولی حورین نے گہری سانس لے کر اسے شروع سے آخر تک  
ساری بات بتائی

"یہ تم کیا کہ رہی ہوں حور ایسے کیسے ہو سکتا ہے بالو ایک غنڈہ تھا اسے مرنا ہی تھا تمہیں  
اس کے لیے پریشان نہیں ہونا چاہیے"

ساری بات جان کر زرشالہ کو اس پر غصہ آنے لگا تھا ایک غنڈے کے لیے وہ مسلسل

آنسو بہائے جا رہی تھی  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"وہ برا انسان نہیں تھا زروہ تو میرے لیے فرشتہ بن کر آیا تھا میں اس کے مرنے کی وجہ  
ہو"

حورین کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

"کیا پاگل پن ہے یہ حور تم ایک غنڈے کے لیے روئے جا رہی ہوں" ..

"میں کہ رہی ہوں نہ وہ غنڈہ نہیں تھا"

وہ اس کی بات کاٹ کر چلائی

"ٹھیک ہے میں مانتی ہوں وہ غنڈہ نہیں تھا پر وہ جو بھی تھا بھول جاؤ اسے بھول جاؤ وہ

سب جو کل ہو چکا ہے دامیر بھائی کو پتا چلا تو کیا سوچے گے تمہارے بارے میں "

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

"دامیر کہاں ہے زر مجھے دامیر سے ملنا ہے بلاؤ اسے " وہ دامیر کا نام سن کر بے چین

ہوئی زر شمالہ نے پریشان نظروں سے اسے دیکھا وہ عجیب حرکتیں کر رہی تھی

"دامیر بھائی کو زالان نے فون کیا ہے وہ کہی پھنسنے ہوئے ہیں ان کا آنا بھی پوسبل نہیں

ہے " NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم زالان بھائی سے کہوں جا کر دامیر سے کہے مجھ سے بات کریں مجھے ان سے بات

کرنی ہے زر خدا کا واسطہ ہے میری بات کروادوں ان سے میں مر جاؤ گئی "

وہ روتے ہوئے مسلسل دامیر کا نام لیے جا رہی تھی اس کی یہ حالت زر شمالہ کے لیے

نہایت تفسیش کے باعث تھی

"ٹھیک ہے میں زالان سے کہتی ہوں تمہاری بات کروائے دامیر بھائی سے "

وہ کہہ کر اسے دیر ساری تسلی دیتے ہوئے باہر نکلی اس کے جانے کے بعد حور نے بے

باکی سے چاروں طرف نگاہ دوڑائی

دامیر "اس کے لبوں سے آہستگی سے دامیر کا نام نکلا اس نے کتب سے آنکھیں موند لی

.....

زرشالہ اس وقت زالان کے ساتھ گھر آئی تھی پورے راستے وہ خاموش رہی تھی ساتھ بڑی ماں اور دادو بھی تھی جیسے ہی زالان اپنے پورشن کی طرف بڑھا زرشالہ نے اس ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا اس نے مڑ کر حیرانی سے اس دیکھا

"کیا ہوا شالہ سب ٹھیک ہے"

وہ آرام سے بولا

"میرے ساتھ چلے مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

وہ کچھ بھی کہے بنا اس کے ساتھ چل پڑا پیچھلے لان میں وہ اسے کرسی پر بیٹھا کر واپس

مڑی

"کہاں جا رہی ہوں"

"بس دو منٹ میں واپس آئی"

وہ بنا مرے جواب دے کر واپس مڑی کچھ ٹائم بعد وہ ہاتھ میں ٹرے زالا ان کے سامنے  
والی کرسی پر بیٹھ گئی

"یہ لے کر ماگرم چائے"

چائے کا گپ اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے خوش دلی سے کہا  
"نہ بابانہ تمہارے ہاتھ کی چائے میں مرکانہ پیو پتا نہیں آج چائے میں چینی کے بجائے  
کون سا مصالحہ استعمال کیا ہو تم نے"

وہ مسکراہٹ دبے سنجیدگی سے کہتا اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا

"آپ کو میں ایسی دیکھائی دیتی ہوں"

وہ منہ بنا کر بولی

"ہاں بالکل پہلے اس گپ سے دور گونٹ تم پیو گی تب ہی جا کر مجھے یقین آئے گا"

زرشالہ اس کی بات پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"اتنی بے اعتباری"

وہ صدمے سے چلائی زالان نے مزے سے سر اثبات میں ہلایا اسے جی بھر کر غصہ آیا  
چائے کا گپ اپنے ہونٹوں سے لگا کر اسے گھورا

"دیکھا نہیں مری میں"

وہ چبا چبا کر بولی زالان نے کچھ کہے بنا آگے بڑھ کر گپ اس کے ہاتھوں سے لے کر  
اپنے ہونٹوں سے لگایا

"پہلے یہ اتنی مزے دار نہیں تھی جتنی آپ ہو گئی ہے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے شرارت سے کہا زرشالہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر شرم سے نظریں چراگئی  
اس کی اس اد پر زالان کا قہقہہ بے سہتا تھا

"زالان دامیر بھائی کہاں ہے"

چائے پیتے ہوئے زرشالہ نے سوال کیا

"بتایا تو تھا یا کسی ار جنٹ کام سے ملک سے باہر گیا ہے بہت مصروف ہے ابھی نہیں آ

سکتا"

زالان نے تفصیل سے جواب دیا

"اتنی بھی کیا مصرفیات کہ بندہ اپنی بیوی کو فون بھی نہیں کر سکتا وہ زندگی اور موت سے لڑ کر لوٹی ہے اور ان کے پاس اپنی بیوی کے لیے ایک فون کال کے لیے وقت نہیں"

وہ طنز بھرے لہجے میں بولی

"ایسی بات نہیں ہے زراصل میں وہ واقعی وہاں پھنسا ہوا ہے ورنہ تم جانتی ہو اسے حورین سے کتنا پیارا ہے"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان اس کے دفاع میں دلائل دیتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے ناں لیا آپ سچ کہ رہے ہوں پھر یہ بتاؤ میر بھائی باہر گئے ہے تو بالو کون ہے"

زرشالہ نے آرام سے پوچھا اس کی بات پر زالان نے چونک کر اسے دیکھا

"اب کوئی اور بہانہ ڈھونڈ لیجئے گا زالان خان مجھے بہلانے کے لیے پر مجھے اتنا ضرور پتا ہے بالو اور دامیر بھائی کا آپس میں کوئی نہ کوئی کنکشن ضرور ہے میر بھائی کا ٹیچر بنا کبھی

یوں اچانک غائب ہو جاناسب ایک سو چھی سمجھی سازش ہے "

زرشالہ کی بات پر زالان مسکرا اٹھا

"ہاہاہا واقعی پوری فتنہ ہو تم ہر بات پر نظر ہوتی ہے تمہاری میری سچ میں ٹھیک کہ رہا تھا اور

کی زندگیاں حرام کرنا چھوڑ دوں "

وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولا اس کا دھیان ادھر ادھر کرنا بھی ضروری تھا

"کیا کہا میں فتنہ ہو اور آپ کیا ہو کھڑورس خان "

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناک چڑا کر بولی

"تم بندیاں "

"ہاہاہاہا میں بندیاں تو میرا شوہر کیا ہوا "

وہ اس کی بات پر ہستے ہوئے بولی

"وہ ایک شریف انسان ہے "

زالان نے فخر سے کہا

"جی جی انسان کی شادی بندیاں سے تو ہونے سے رہی میرا شوہر پر بندر ہوانہ"

وہ معصومیت سے آنکھیں پتتے ہوئے بولی

"واٹ تم نے مجھے بندر کہا"

زالان مصنوعی خفگی سے گویا ہوا

"میں نے آپ کو نہیں اپنے نام نہاد شوہر کھڑورس خان کو کہا ہے آپکو زیادہ اعتراض نہ

ہوا چھا"

وہ اسے بولی جیسے واقعی سامنے اس کا شوہر نہیں کوئی غیر بیٹھا ہے

"صبر داجی کو لینے دوں بتاؤ گا انہیں تمہاری گزبھر کی زبان کیسے فرائے مار مار کر شہد

میں ڈبو ڈبو کر طنز کرتی ہے"

زالان نے اسے دھمکی دی

"میں بھی داجی سے کہوں گی آپ کا لاڈلہ مجھے بندیاں کہ رہا تھا اب آپ ہی بتائیں میں

بندیاں تو میرے شوہر کون ہوئے بلا"

وہ کہاں باز آنے والی تھی زالان اس کی بات پر مسکرا اٹھا

"اچھا یہاں رہنے دوں میرے سر میں درد ہو رہا ہے دبا دوں نہ"

زالان نے اپنے ہاتھ سے سر دباتے ہوئے کہا

"پہلے کیوں نہیں بتایا چلے ہٹے میں دبا دیتی ہوں"

وہ فکر مندی سے کہتے ہوئے اٹھ کر اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی

"پہلے کیسے بتاتا تمہاری گزبھر کی زبان کے سامنے بلا میں معصوم کیسے بھولنے کی جرات

کر سکتا تھا"

NEW ERA MAGAZINE.COM  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زالان بند آنکھوں سے مسکرا کر بولا

"ہاں ہاں آپ سب کے منہ میں تو کنکریاں پڑی ہوئی ہے نہ"

وہ برامانتے ہوئے بولی

"ہائے رہ قسمت ایک ہی بیوی ملی وہ بھی عقل سے پیدل"

وہ مزید اسے تپاتے ہوئے شرارت سے گویا ہوا

زالان دو دن سے سخت ٹنشن میں تھا بھی جا کر زرشالہ کی باتوں سے اسے تھوڑا سکون

ملا تھا

"آپ کو تو کوئی اپنی بیٹی نہیں دے رہا تھا یہ تو میرا احسان مانے میں نے مراوت میں ہاں  
کہ دی ورنہ پوری عمر ایسے ہی کنوارے بیٹھے رہتے"

زرشالہ باز آجائے یہ کہا ممکن تھا زالان نے مسکرا کر آنکھیں بند کر رکھی تھی زرشالہ کا  
لمس اس کو سکون دے رہا تھا

.....

حورین کو گھر لے آئے تھے بس گریزی گروپ والے لاونج میں اس کے ارد گرد جمع  
تھے وہ سب کو دیکھ کر پھینکی مسکراہٹ سے دیکھ رہی تھی

"یار حورین قسم سے ایک پورا دن تم بے ہوش رہی یقین مانوں میرے حلق سے پانی کا  
گھونٹ بھی نہیں اترا"

عمار نے دھکی فریاد کی

"ہاں بلکل حورین یہ سچ کہ رہا ہے اس کے حلق سے ایک گھونٹ پانی کا نہیں اتر بلکہ ڈرا  
ڈر جو س پیے جا رہا تھا اب تم خود سوچو پانی کی گنجائش نکلتی تھی بلا"

رومانے چبا چبا کر کہا

"ہاں تو تم خود سوچو اتنے غم میں پانی حلق سے اترانے کو کس کافر کا دل کرتا ہے وہ تو میرا بی بی ڈاؤن نہ ہو جائے اس لیے دل پر پھتر رکھ کر جو س پیئے جا رہا تھا اب مجھے کچھ ہو جاتا تو" ..

"دھرتی سے ایک بوجھ کم ہو جاتا"

ولید اس کی بات اچھک کر بولا

"تم تو جب بولنا اپنی طرح کی منحوس بات ہی کرنا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بد مزہ ہو کر بولا

"تم تو اپنی چونچ بند رکھو وہاں تمہاری کزن بے ہوش پڑی تھی اور تم سامنے کھڑی

لڑکی کو نظروں ہی نظروں میں زندہ نگلنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے"

افشاں کو ابھی تک ولید پر غصہ تھا

"آوے بے وقوف لڑکی وہ تو اللہ کی بنائی خوبصورتی کو دیکھ کر ڈھنگ رہ گیا کیا کیا

خوبصورت چہروں سے نوازا ہے اللہ نے لڑکیوں کو"

ولید سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا

"ہاں ہاں اسے دیکھ کر اسی خوبصورتی کی تعریف کرنے میں بھی مگن تھا بار بار ماشاء اللہ  
سبحانہ اللہ کہ کہ کر ثواب کمائے جا رہا تھا"

بہروز نے مسکراتے ہوئے کہا افشاں نے غصے سے ولید گھورا

"چلو جی میں تو منگنی شدہ ہوا بھی دیکھ سکتا ہوں تمہیں کیوں شرم نہیں آئی یہ کہتے  
ہوئے وہ دیکھوں ولید سادگی میں بھی کمال لگ رہی ہے"

ولید کہاں حساب رکھنے والا تھا فٹ بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شرم سے ڈوب مرو کبختوں کزن تم لوگوں کی ہو اسپتال میں بے ہوش پڑی تھی اور تم  
لوگ لڑکیاں تاڑنے میں مصروف تھے"

زرشالہ نے سن کر انہیں شرم دیلانی چاہی

"اوائے ہمیں چھوڑو ہم تو دور دور سے ہی دیکھ کر دل خوش کرتے ہیں تمہارے  
زالان صاحب کی طرح لڑکیوں کو فرنٹ پر بیٹھا کر نہیں گھومتے"

بہروز نے آج اپنی گناہگار آنکھوں کا دیکھا بیان کیا زرشالہ کی آنکھیں باہر آنے کو تھی

"مجھے پہلے ہی شک تھا کھڑورس خان کچھ زیادہ ہی پھیل رہا ہے آج کل"

زرشالہ صدے سے بولی

"ایسے تو نہ کہے وہ تو بہت اچھے ہیں"

لیلیا بے اختیار بول اٹھی

"آوے گوری میم تمہیں نہیں پتایہ لڑکے سب ہی ایک جیسے ہوتے ہیں"

وہ دکھ سے بولی

"تمہیں تو شرم سے ڈوب مرنا چاہیے زالان بھائی کے خلاف اتنا غلط بولتے شرم نہیں

آئی کیا"

رانہ نے اسے شرم دیلانا چاہیے

"تم تو اپنا منہ بند رکھو سمجھی بہت آئی مجھے مشورہ دینے والی"

زرشالہ نے اسے ڈانٹا

چھوڑو یار تم لوگوں کو لطیفہ سناتا ہوں"

عمار حورین کا دھیان ادھر ادھر کرنے کے لیے بولا

"ہا ہا ہا تمہارے لطفے بھی تمہارے طرح بھونگے ہی ہو گے"

رومانے ہنس کر چھڑا عمار نے بے زاری سے اسے دیکھا

"اسے دفع کروں میری بات سنو دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک نے

دوسرے سے کہا "کاش میں وقت ہوتا کیونکہ تمام لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں ہر

کوئی وقت کا غلام ہوتا ہے اور وقت کسی کے ہاتھ نہیں آتا"

تو پتا ہے دوسرے دوست نے کہا اگر تم وقت ہوتے تو لوگ تمہارے آنے پر اپنے

گھروں کے دروازے بند کر دیتے"

"وہ کیوں" پہلا دوست حیرانی سے بولا

"دوسرے دوست نے جواب دیا 'لوگ کہتے کہ اللہ بچائے دیکھو، کتنا برا وقت آ گیا"

اس نے ہنستے ہوئے کہا

"اس پر ہنسنا تھا کیا"

رومانے سنجیدگی سے پوچھا بچا رہ اس کی بات پر اپنا سامنہ بنا کر رہ گیا اس کی حالت دیکھ کر

سب نے قہقہہ لگایا

"تم سب ہی اپنی چونچ بند کرو حورین تم جاؤ آرام کرو ان سب کی عادت ہے بکو اس  
کرنے کی"

افشاں نے سمجھداری سے کہا حورین بھی تنہائی چاہتی تھی بنا انکار کیے وہ چپ چاپ اٹھ  
کر جانے لگی سب نے اپنی محفل حتم کی سب ہی اپنے اپنے کمروں کی طرف گئے

.....

حورین آنکھیں بند کئے سونے کی کوشش کر رہی تھی اچانک اس کا فون بج اٹھا اس نے  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
بنا نمبر دیکھے بے زاری سے فون اٹھایا

"ہیلو"

"کسی ہو حور"

اگلے کے لہجے میں تڑپ تھی

"بالو"

اس کے منہ سے بے اختیار نکلا

"کون بالو میں تو دامیر بات کر رہا ہوں حور کیسی ہو مجھے تمہاری بہت فکر ہو رہی تھی"

اس کی آواز میں تڑپ سنائی دے رہی تھی

"بالو بن کر میری زندگی کا مزاق بنا کر دل خوش نہیں ہو اجواب پھر سے میری زندگی کو

مزاق بنانے چلے آئے ہوں"

یہ احساس ہی کافی تھا کہ وہ زندہ تھا آگے کا اب وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی

"حور یہ تم کیا کہ رہی ہوں"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دامیر گربڑا کر بولا

"ایکٹنگ کرنا بند کر دے دامیر ارسلان خان میں سب جان گئی ہوں آپ کو کیا لگا مجھے

پتا نہیں چلے گا بالو کے روپ میں میرے سامنے میرا شوہر کھڑا مجھے بچانے کی کوشش کر

رہا ہے آپ نے مجھے بہت تنگ کیا ہے بہت زیادہ مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی

سمجھ آئی"

حورین تلخ لہجے میں بولی

"یہ تو اچھی بات ہے کہ میری حور کو سب پتا چل گیا ہے تو پھر یہ بھی پتا ہو گا وہ سب

میرے میشن کا حصہ تھا...

"میشن کون سا میشن مجھے بالوبن کر دھمکیاں دینا بھی اس میشن میں شامل تھا بیچھ  
راستے میں کھڑے ہو کر مجھے تنگ کرنا بھی آپ کے میشن میں شامل تھا بولے جواب  
دے مجھے ازیت دینا بھی شامل تھا اس سب میں"

وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ گئی تھی

"حور میری بات سنو"

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی سمجھ آئی آپ کو"

"تم میرے ساتھ ساتھ اپنے حق میں بھی اچھا نہیں کر رہی میں یہاں اتنی تکلیف میں  
نہ ہوتا تو تمہارے سامنے آ کر تمہیں بتاتا وہ سب ایک مزاق تھا اور بس"

"آپ کے لیے یہ سب مزاق ہو سکتا ہے میرے لیے نہیں آپ کے لیے وہ وقت  
گزاری کا سبب ہو گا پر آپ کی ان حرکتوں نے مجھے کتنی ازیت دی آپ کو اندازہ بھی  
ہے"

وہ کرب سے چلائی

"میں شرمندہ ہوں"

"آپ کی شرمندگی سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا دامیر صاحب آپ جو کر چکے وہ اتنی آسانی سے میں نہیں بھول سکتی"

"حومیری بات سنوں تم مجھے غلط سمجھ رہی ہوں"

دامیر نے بے بسی سے کہا

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی سمجھ آئی آپ کو"

وہ کہ کر موبائل آف کر کے بیڈ پر پھینک کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسے تب ہی پتا چل گیا تھا جب وہ اس کے لیے لڑ رہا جانے کیوں مگر اسے احساس ہوا کہ یہ کوئی اور نہیں دامیر ہی ہے

.....

زرشالہ مزے سے سوئی ہوئی تھی انجانے نمبر سے مسلسل فون بج بج کر بند ہو گیا فون کرنے والا بھی کافی ڈھیٹ تھا آخر کار زرشالہ گہری نیند سے جاگ کر غصے سے فون کان سے لگا کر دھاڑی



"آپ مسز زالان بات کر رہی ہے کیا"

کوئی آہستہ آواز میں بولا

"جی"

وہ پوری آنکھیں کھولے بولی

"وہ آپ کو یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ آپ کے ہسبنڈ کو گولی لگ گئی ہے"

زرشالہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا وہ اندھا دھن باہر کو بھاگی  
 سامنے گھپ اندھیر چھایا ہوا تھا وہ اندھیرے کی پرواہ کیسے بنا باہر بھاگی جا رہی تھی  
 دروازے کھول کر باہر قدم رکھا تو ڈھنگ رہ گئی پورا لان روشنیوں سے جگمگا رہا تھا ہر  
 طرف روشنیاں ہی روشنیاں تھی وہ سب کچھ دیکھ کر ایک پل کو روکی پر سے بھاگنے لگی  
 سامنے کھڑے زالان نے آگے بڑھ کر اسے بروقت تھام نہ لیا ہوتا تو شاید نہیں یقیناً

زمین بوس ہو چکی ہوتی

"زا۔۔ زالان"

اس نے بے یقینی سے اسے پکڑا

"ہیپی برتھڈے زرشالہ"

ارد گرد سے آوازیں آنے لگی سب اسے برتھڈے ویس کر رہے تھے وہ پھٹی آنکھوں سے کبھی اپنے سامنے کھڑے زالان کو دیکھ رہی تھی کبھی ان سب کو ساری بات سمجھ میں آتے ہی وہ زالان کی طرف لپکی

"بہت شوق ہے نہ مرنے کا جائے مر جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں ایسے بھی کوئی کرتا ہے اتنا گھٹیا مزاق بھی کوئی کرتا ہے"

وہ زالان کے سینے پر مٹھے برساتے ہوئے روتے ہوئے بولی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ریلیکس شالہ ہوا کیا ہے"

زالان نے اس کے ہاتھ تھام کر بے چینی سے پوچھا

عمار گر بھرا کر ان کی طرف بھاگ کر آیا

"کچھ نہیں بھائی لگتا ہے نیند میں ڈر گئی ہے حالانکہ میں نے تو اسے فون پر صرف یہی کہا

تھا باہر آؤ کچھ دیکھنا ہے"

عمار نے خود اپنے آپ کو بچانے کے لیے چھوٹ بولا

"چھوٹے مکارو کمینے انسان تو وہ تم تھے جو بکو اس کیے جا رہے تھے"

وہ زالان سے ہاتھ چھوڑا کر پیچھے بھاگی

"میں نے تو مزاق کیا تھا"

زرشالہ نے اس کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا

"آچھا تو یہ مزاق تھا زالان کو گولی لگی ہے یہ تمہارے لیے مزاق کی بات تھی کیا"

وہ دانت پیس کر بولی

"ایمان سے یہ مشورہ روماکا تھا" وہ داماں بچاتے ہوئے گویا ہوا

"لگتا ہے تمہیں اپنی جان بالکل عزیز نہیں ہے تبھی جھوٹ پر جھوٹ بولے جات رہے

ہوں"

رومادور سے ہی چلائی

"بس کروں چڑیلوں مجھے بخش دوں میرے باپ کی توبہ جو آئندہ تم لوگوں سے پزگا بھی

لوں"

عمار اپنے بال چھوڑنے میں کامیاب ہوتے ہوئے بے زاری سے بولا  
 "کیا ہے گیا تم سب کو کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہوں دا جی لوگ اٹھ گئے تو کسی کی  
 خیر نہیں ہو گئی"

زالان ڈانٹنے ہوئے بولا

"آپ تو بات ہی مت کریں مجھ سے آپ بھی ان سب کے ساتھ ملے ہوئے تھے"

وہ روٹھے انداز میں کہتی سیدھا زالان کے دل میں اتر رہی تھی

"مجھے خود ان لوگوں نے ابھی بتایا ہے میں تو سو رہا تھا"

وہ اپنی صفائی میں بول پر پچھتا یا

"کیا مطلب آپ کو میری برتھڈے یاد نہیں تھی کیا"

اب کی بارشاک ہونے کی باری زر شالہ کی تھی

"نہ نہیں یا ایسی بات نہیں تھی میں تو صبح تمہیں بہت اچھے سے ویس کرنے والا تھا"

وہ گر بھرا کر بولا وہ واقعی اپنے کاموں میں بھول ہی گیا تھا کہ آج شالہ کی سا لگرہ تھی وہ

میشن میں اتنا غرق تھا اوپر سے دامیر بھی زخمی تھا سارا کام کالوڈاس پر تھا ایسے میں یار رہنا  
آسان بات نہیں تھی

"زر شالہ یہ بھائی سے نخرے بعد میں اٹھوا دینا پہلے آکر اس کیک کو قربان کروں تاکہ  
ہم سب غریبوں اور مسکینوں میں ان کا حصہ بانٹ سکے"

بہر وزنہ پاس آکر اسے ہاتھ سے پکڑ کر میز کے پاس کھڑا کیا  
"پہلے مجھے یہ بتاؤ وہ نمبر کس کا تھا"

وہاں اتنی آسانی سے جان بخشنے والی نہیں تھی

"لیلیٰ کا" افشاں نے اطلاع دی

"آوے گوری میم لگتا ہے تمہیں عزت راس نہیں آرہی جو تم ان سب کے ساتھ مل  
کر مجھ سے پنگے لے رہی ہوں بہت پچھتاؤ گی تم"

وہ اس کی طرف مڑ کر گھور کر بولی

"شالہ بری بات کسی کو تو معاف کر دوں وہ بچاری یہاں ابھی نئی ہے اسے تمہیں باتوں  
کی عادت نہیں ہے"

زالان پاس آکر اسے سمجھاتے ہوئے بولا

"باتوں کی نہیں فضول بکو اس کی عادت نہیں ہے ابھی لیلیٰ کو"

عمار کی زبان کو کھجلی ہوئی تو بولے بنا نہیں رہ سکا

"نہیں مجھے بلکل برا نہیں لگتا زرشالہ بہت اچھی ہے"

لیلیٰ کی بات سن کر سب نے اسے ایسے گھورا کہ بچاری گھبرا گئی

"خدا کو مانوں لیلیٰ مجھے آج یقین ہو گیا تمہاری آئی سائیڈ میں واقعی مسئلہ ہے پہلے تمہیں

چوہے کے منہ والا بہر وزا اچھا لگ گیا اور اب فتنہ دنیا جہاں کی لوگوں کا جینا حرام کرنے

والی زرشالہ صاحبہ پسند آگئی لگتا ہے تمہارا دماغ کام نہیں کرتا"

شارق نے افسوس بھرے لہجے میں کہا حورین بھی ان سب کی نوک جھوک سن کر

مسکرا رہی تھی ان لوگوں کی موجودگی میں کوئی بندہ ہنستا نہیں یہ ناممکن سی بات تھی

"کیا چل رہا ہے یہاں"

داجی کی کڑک دار آواز گونجی

"ڈسکو پارٹی داجی یہ اپنے عمار نے ڈسکو پارٹی رکھی تھی"

زرشالہ ہنسی دبا کر بولی اس کی بات پر داجی نے ان سب کو گھورا  
 "ماشاء اللہ ماشاء اللہ یہ کسر رہ گئی تھی اب یہ دن دیکھنے رہتے تھے اب تم سب کو کوئی  
 شرم حیا بھی آتی ہے یا وہ بھی کہی گروی رکھ کر آئے ہوں"  
 داجی شروع ہو گئے تھے عمار نے دانت پیس کر فتنے کو دیکھا  
 "داجی شالہ کی برتھڈے تھی وہی سلبرٹ کرنے کے لیے سب یہاں جمع ہوئے  
 تھے"

NEW ERA MAGAZINE  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
 زالان نے سخت نظر زرشالہ پر ڈال کر صفائی پیش کی  
 "واہ بر خودار لگتا ہے تمہارے بھی پر نکل آئے ہیں"

داجی نے اسے ڈانٹا

"داجی یہ دیکھ رہے ہیں میں تو سوئی ہوئی تھی اس عمار کے بچے کی کام آئی کہنے لگا تم  
 مزے سے سوئی ہوئی ہوں باہر داجی دادو سے لڑ کر گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں پھر کیا تھا  
 میں بھاگی آئی"

زرشالہ نے داجی کے پاس آ کر معصومیت سے کہا عمار کو تو پھٹنگے لگ گئے

"داجی ایمان سے یہ جھوٹ بول رہی ہے"

عمار ممنونیاں

"بے شرم ہڈ حرام بے غیرت انسان اس عمر میں مجھے گھر سے نکلنا چاہتے ہوں ایسی

واہیات بات تمہیں زبان پر آئی بھی تو کیسے"

داجی نے آگے بڑھ کر اسے کان سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

"ہائے مر گیا داجی مجھے آپ کی قسم یہ جھوٹ بول رہی ہے"

"اوائے بد بخت کی اولاد خبردار میری جھوٹی قسم اٹھائی تو مجھے مارنا چاہتے ہوں تاکہ اس

گھر پر تم لوگ راج کر سکو تو کان کھول کر سن لوں میں ایسا ہونے نہیں دوں گئی سمجھ

آئی"

"داجی کچھ زیادہ ہی دل پر لے گئے ہیں"

زرشالہ نے روما کے کان میں سرگوشی کی

"ہا ہا ہا بچا رہ عمار بری طرح پھنس گیا زربھی تو کسی کو معاف کر دیا کروں"

روما کو زندگی میں پہلی بار عمار پر ترس آیا

"اس نے جو مزاق کیا تھا یہ تو اس کے سامنے بہت کم ہے اگلی بار سو بار سو چیں گا مجھ سے  
پڑنگا لینے سے پہلے"

وہ شرارت سے مسکرا کر بولی زالان بچا رہ اپنی فتنہ بیوی کو دیکھ کر آہیں بھر کر رہ گیا آج  
اسے یقین ہو گیا کچھ بھی ہو جائے یہ بدلنے والی نہیں تھی

زالان نے داجی کو بہت مشکل سے مائل کیا پھر کہی جا کر عمار کی حلاصی ہوئی داجی کی  
موجودگی میں زر شالہ نے ہنستے مسکراتے ہوئے کیک کاٹا داجی نے دل سے ان سب کی  
خوشیوں کی دعا مانگی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم سب لوگ جانتے ہوں میں نے تم سب کو اس وقت یہاں کیوں بلایا ہے"

داجی نے نازرین کی طرف نگاہ کر کے سوالیہ نظروں سے پوچھا

"پاس والوں نے آج دعا کی تھی ضرور انہوں نے دیگ کے چاول بھیجے ہوں گے اور

آپ ہمیں وہی تقسیم کرنے والے ہوں"

عمار نے عقل مندی سے جواب دیا

"افسوس سدا افسوس مجھے آج یہ کہتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ میری اولاد کی اولاد ایک نمبر کے بھوگے نادیدے کھانے کے پیچھے اپنی جان قربان کر دینے والے ہنچار گدھے کے بچے ہیں"

داجی نے افسوس سے اپنے پوتوں کو ایک خون خوار نظروں سے دیکھ کر کہا ان کی آخری بات پر بہت روکنے کے باوجود بہروز کا قہقہہ نکل گیا سب کو موقع چاہیے تھا سب ہی ایک ساتھ ہنسے

"حد ادب کبختوں! کبھی تو کھی کھی بند کر دیا کروں"

داجی بے بسی سے غرایے ان کی کوئی بات بھی ان کبختوں کی موجودگی میں سنجیدگی سے سرانجام دینے والی نہیں تھی "داجی واہ کیا کمال کر دیا آپ نے آج تو۔۔ ویسے داجی ہمیں دادونے کہا ہے جو کہتا ہے وہ خود ہوتا ہے"

شارق کی زبان اس بار کچھ زیادہ ہی غلط موقع پر پھسلی تھی پاس کھڑے ولید نے اس کی کمر پر تھکی دی

"چل بچے آج کلمہ شہادت پڑھ لے خود پر داجی کے ساتھ ساتھ دادو بڑی ماں بڑے پاپا

مما پاپا تمہیں ایسے گھور رہے ہیں جیسے قربانی سے پہلے قربانی قصائی کو دیکھتی ہے "

ولید کی بے تکی بات پر پاس بیٹھی زر شالہ نے منہ چھپا کر اپنی ہنسی روکی

"اب کیا کروں،

وہ رو ہنسی ہوا

"کرنا کیا ہے پیٹ میں شدید درد کا بہانا بنا کر یہاں سے کاٹو" ..

بہروز نے مخلصانہ مشورہ دیا

"میرے پیٹ میں شدید قسم کے مڑور آرہے ہیں مجھے جانا ہوگا"

شارق مسکین سی شکل بنا کر بھاگنے کے کوشش میں تھا بلاہو رانیہ کافٹ اپنا پاؤں راستے

میں ہائل کیا وہ بچا رہ سیدھا دادو کے پاؤں میں جاگرا

"جھوٹے مکار انسان میں نے تمہیں یہ کب کہا ہے کہ بڑوں کے سامنے ایسی زبان

درازی کرتے پھروں تم سب نے تو پھٹانوں کے نام شرمادیے ہیں ایک پرسنٹ بھی تم

لوگوں میں شرم حیا نہیں جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہوں"

دادو نے پاس پڑا اپنا ڈنڈا اٹھایا پہلے زبان سے شارق کا دل چھنی کیا اس کے بعد اب زرا

اسکی مرمت ڈنڈے سے کرنے لگی تھی

"تمہیں پیٹ کے مڑور تو ابھی ٹھیک کرتی ہوں ایسے ٹھیک ہو گے کہ آئندہ غلطی سے  
بھی مڑور نہیں آئے گے"

دادو آج معاف کرنے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی

"ہائے دادو مر گیا ہائے بہت زوروں کی لگ رہی ہے کیوں بھری جوانی میں اپنی پوتی کو  
بیوا کرنے پر تلی ہوئی ہے"

شارق نے جس انداز میں کہا دادو کی ہنسی نکل گئی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چل ہٹ کمبخت انسان تم لوگ کبھی سیدھے ہونے والے نہیں ہو اللہ تم لوگوں کو  
ہدایت دے میری تو بس کی بات نہیں ہے"

وہ ہار مانتے ہوئے واپس ڈنڈا رکھ کر گویا ہوئی شارق موقع کا فائدہ اٹھا کر اٹھ کر رانیہ کے

پہلوؤں میں کھڑا ہو گیا بھی تو رانیہ پر جی بھر کر غصہ آ رہا تھا اس کے ہاتھ پر زور کی چھٹکی

دی وہ بلبلا اٹھی

"موت آئے تم پر دن دھاڑے تارے دیکھا دیے"

وہ درد سے بلبلا اٹھی

"شکر کروں ساتھ خلائی مخلوق نہیں دیکھائی اب اگر مجھ سے پزگالیا تو دیکھنا تاروں کے  
ساتھ چاند سورج بھی دیکھوں گا"

وہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھے خون خوار انداز میں بولا

"ہا ہا ہا بہت برا ہو ابھائی تمہارے ساتھ میری ساری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہے  
اللہ ایسی جلاد منگیتر کسی ہونہ دے تو بہ تو بہ ایسی لات ماری کے ڈاڑکٹ دادو کے  
قدموں میں یہ تو وہ والا حساب ہو محبوب آپ کے قدموں میں پرہائے رہ افسوس یہاں  
محبوب ہی ایسا ظالم نکلا"

ولید نے سرگوشی میں خوب مرچ مصالحہ لگا کر شارق کے زخم مزید کھڑیدے

"اپنی منحوس شکل گم کروں بہت آئے مجھ سے ہمدردی کرنے والے"

وہ دانت پستے ہوئے گویا ہوا

"فٹے منہ نکی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے"

ولید منہ بنا کر سائیڈ پر ہو گیا

"ہاں تو میں کہ رہا تھا کہ جیسا کہ بہر و زاب مستقل طور پر اپنی بیوی کے ساتھ یہی رہے

گا اس لیے ہم سب چاہتے ہیں بہر و زاور لیلیٰ کا ولیمہ کر دیا جائے"

داجی واپس اپنے موڈ میں آ کر گویا ہوئے

"رہنے دے داجی اگلے سال کر دے گے ابھی کیا ضرورت ہے ویسے بھی کون سا یہ

لوگ بھاگے جا رہے ہیں"

ولید نے اپنی زبان پر سے کھولی

"وہ کیوں بلا تمہیں کیا تکلیف ہے آج کریں ی کل"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صمد صاحب بیٹے کو دیکھ کر غصے سے بولے

"دیکھیے نہ ڈیڈ زرشالہ کے نکاح میں اتنا مزہ آیا تھا سب کچھ الگ ہی انداز میں ہوا تھا اب

بھی کچھ ہٹ کر ہونا چاہیے"

وہ عقل مندی سے بولا

"تم سب ابھی کے ابھی یہاں سے دفع ہو جاؤ نہیں تو میں آگے پانچ منٹ میں تم لوگوں

کو عاق کردوں گا"

داجی کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا انہوں نے گرج کرا نہیں وہاں سے دفع ہونے کو کہا وہ  
لوگ بھی ایک لمحہ ضائع کیے بنا وہاں سے رفو چکر ہوئے

.....

"زر تم مجھے اتنے دنوں سے اگنور کیوں کر رہی ہوں"

زالان ابھی ہی تھکا ہار اگھر لوٹا تھا خوش قسمتی سے آج زرشالہ بھی ان کے پورشن میں  
موجود تھی بڑی ماما کے بنے کھانوں کی خوشبو اسے کھینچ لائی تھی دیکھنے میں وہ بالکل  
موٹی نہیں تھی کمزور سے بدن کی مالک تھی بقول عمار کے

"زرشالہ کھانے کو نہیں بلکہ کھانا زرشالہ کو کھاتا ہے ناجانے اتنا زیادہ ٹھوسنے کے

باوجود وہ کہاں چلا جاتا ہے جو وہ بالکل بھی موٹی نہیں ہوتی"

ابھی بھی میکرونی باؤل میں ڈالے لاؤنچ میں ٹی وی کے سامنے بیٹھی مشائینڈ دابیر دیکھنے

میں مصروف تھی زالان کے آنے کا اسے بالکل پتا نہیں چلا وہ مست مگن کھانے میں

مصروف دنیا جہاں سے بے خبر اس کی آوز پرا چھل کر رہ گئی

"یہ کیا طریقہ تھا ابھی میری جان چلی جانی تھی تو بہ"

وہ باؤل سائیڈ پر رکھ کر دل پر ہاتھ رکھے خفگی سے گویا ہوئی

"جب بولنا فضول بھولنا اور یہ تمہیں کل س نے کہا ہے گدھے گھوڑے بیچ کر کھانے

میں اور بچوں کی طرح کاٹون دیکھنے میں مگن ہو جاؤ"

زالان شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول کر اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا زرشالہ نے

خفگی سے نظریں پھیر لی

"ملکہ عالیہ آپ اپنے غلام کو اپنی اس منہ پھولنے کی وجہ بتانا پسند کریں گی"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تھورا آگے ہو کر زرشالہ والا میکرونی کا باؤل اٹھے بولا

"مجھے آپ سے بات ہی نہیں آپ بھی عام مردوں کی طرح نکاح کے بعد بالکل بدل

گئے ہیں مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی مجھے پہلے پتا ہوتا شوہر بننے کے بعد آپ ایسے نکلو

گے تو میں کبھی بھی ہاں نہ کرتی"

وہ منہ پھیلائے زالان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہی تھی زالان نے منہ میں

چمچہ بھر کر میکرونی ڈالی زرشالہ اس کی حرکت پر تپ کر رہ گئی

"بھوگے نا دیدے دا جی سچ کہتے ہیں سب کے سب ہی اس گھر میں کھانے کے لیے جان دیتے ہیں"

وہ منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی زالاں اس کے نادر خیالات سن کر زیر لب مسکرا اٹھا

زالاں پورا کا پورا مڑا اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

"ہاں وہ تو ہے دا جی نے پہلے کبھی جھوٹ بولا ہے ادھر مہما بچاری ہم معصوموں کے لیے کچھ غلطی سے اچھا پکا لے ہم سے پہلے وہ تمہارے پیٹ میں جانے کا شرف حاصل کرتا ہے اس کے بعد اگر کچھ بچا تو وہ ہم بچارے صبر شکر کر کے کھا لیتے ہیں۔ اب بھی تم اتنا بڑا باول لیے بیٹھی تھی نا جانے اندر کچھ ہمارے کھانے کے لیے چھوڑا بھی ہے یہ نہیں سوچا اس پر ہی گزرا کر لوں"

وہ جو کچھ بہت حاصل سننے کی اس لگائے بیٹھی تھی زالاں کی بات سن کر چلا اٹھی

"آپ مجھے بھوگی کہ رہے ہوں"

وہ اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے صدمے سے بولی اس سے تو غم میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

"میں مطلب کہ میں آپ کا سارا کھانا کھا لیتی ہوں مطلب کہ میں یعنی کہ میں"

وہ صدمے میں ایسے بھول رہی تھی زالان نے بمشکل ہی اپنے قہقہے کو ہنسی میں بدلہ

"ہاں بلکل تم مطلب کہ تم.. یعنی کہ تم.. یعنی کہ میری بیوی شالہ صاحبہ میرے گھر کا

سارا کھانا کھا جاتی ہے"

وہ اس کی ناک دبا کر شرارت سے بولا

"جائے مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی بہت آئے یہ آپ کا گھر نہیں ہے میرے

بڑے ابو کا گھر ہے سمجھ آئی بہت آئے مجھ سے کھانے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے

والے آنے دے بڑے ابو کو ایسی شکایت لگاؤ گئی لگ پتا جائے گا آپ کو"

وہ اس کے ہاتھ سے باؤل چھینٹے ہوئے دھمکیاں دینے لگی

"اچھا اچھا لگنا شکایت فحاح میں کمرے میں جا رہا ہوں اچھی سی دو کپ چائے بنا کر

میرے کمرے میں آ جاؤ باقی باتیں وہی ہو گئی میں تب تک چلیج کر لوں"

وہ اٹھاتے ہوئے واپس مڑا ز شالہ میکرونی سے بھرا چمچ اپنے منہ ڈالنے لگی تھی زالان

نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ پکڑا پھر مزے سے وہ چمچ اپنے منہ میں ڈال کر واپس مڑا

زر شمالہ اس کی حرکت پر شاک ہو کر اسے دیکھنے لگی

"تم نے سنا جو میں نے کہا"

وہ گردن مڑے شرارت سے بولا

"آپ کو لگتا ہے میں یعنی کے آپ میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاؤ گئی"

وہ واپس اپنے موڈ میں اتے ہوئے گویا ہوئی

"ہاں تم یعنی کہ تم آگے پانچ منٹ میں چائے بنا کر میرے کمرے میں لے کر آنے والی ہوں"

وہ کہ کر روکا نہیں زر شمالہ اس کے اتنے یقین پر مسکرائے بنا نہ رہ سکی واقعی وہ یعنی کہ وہ اپنے شوہر کے لیے چائے بنانے جا رہی تھی

چائے بنا کر وہ زالاں کے کمرے میں داخل ہوئی زالاں آنے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا

"یہ لے چائے"

"یہ کیا ایک کپ چائے میں نے کہا بھی تھا دو کپ چائے بنا کر لانا"

زالان نے ترے پر ایک نظر ڈال کر اسے دیکھا

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے گھر کی چائے پیو"

وہ اسی کے انداز میں گویا ہوئی

"چلو یہ بھی اچھا کیا ایک ہی کپ لے آئی اب ہم دونوں مل کر شیر کر کے پی لے گے

ٹھیک ہے نہ"

وہ اس کی بات نظر انداز کر کے اپنے مزے میں گویا ہوا زرشالہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

پھر واپسی کے لیے مڑی اس وقت زرشالہ اور نج کرتے کے ساتھ وائٹ ٹائیٹ پہنے

دو پٹاگلے میں مفکر کی طرح ڈالے بالوں کو پونی ٹیل میں باندھے سیدھا زالان کے دل

میں اتر رہی تھی زالان نے پھرتی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما

"آئی تو تم اپنی مرضی سے ہو پر جانا تمہیں میری مرضی سے پڑے گا اس لیے شرافت

سے یہاں میرے سامنے بیٹھو"

زالان نے رعب سے کہہ کر اسے بیڈ پر اپنے روبرو بیٹھا چائے کا کپ اٹھا کر پہلے اپنے

ہونٹوں سے لگا کر پھر اس کے ہونٹوں سے لگایا نہ چاہتے ہوئے بھی زرشالہ کو اس پر توٹ کر پیار آیا اس نے دھیرے سے ایک سپ لیا یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک چائے حتم نہیں ہو گئی زالان نے کپ سائیڈ پر رکھ کر اس کے دونوں ہاتھ تھامے

"ہاں تو زالان کی زندگی اس کے جینے کی وجہ اب بتاؤ میری شالہ میں ڈول میری شہزادی مجھ سے یعنی کہ مجھ سے کیوں ناراض ہے"

آخری بات زالان نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا زرشالہ اس کے انداز پر اسے پیار سے تکنے لگی پھر ناراضگی یاد کر کے منہ بنا کر بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ بدل گئے ہوں"

"بتانا پسند کریں گی کہ میں کیسے بدل گیا ہوں"

"آپ کو آج سے پہلے کبھی بھی میری برتھڈے نہیں بولا اور اس بار آپ کو یاد ہی نہیں تھا"

وہ روہنسی ہوئی

"او میرا بچہ میری پری میری یعنی کہ میری بیوی مجھ سے اس لیے ناراض ناراض گھوم

رہی تھی۔ ایم سو سو سوری شالہ ہاں واقعی میں اس بار تمہیں ویش کرنا بھول گیا تھا پر اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں تم سے محبت کرنا بھول گیا ہوں تمہاری بر تھڈے سے پہلے تمہارے لیے گیفٹ لگ کر رکھ دیا تھا سو چھاتا تھا بہت اچھے سے سلبرٹ کروں گا پر ہائے رہ قسمت میں بہت بزی تھا تم جانتی ہوں نہ تمہارا لان اے اس پی ہے اس ملک کار کھوالا مجھے کبھی کبھی فرض کے لیے تمہیں فراموش کرنا پڑے گا دل پر پھتر رکھنا پڑے گا کیونکہ تم میری زندگی ہو میری مجبوری سمجھ سکتی ہوں میں اپنی خوشیوں کے لیے اپنے ملک کے لوگوں کو نہیں بھول سکتا میں خود غرض باغی نہیں بن سکتا۔ تم سمجھ رہی ہوں نہ میری بات شالہ"

وہ پیار سے اس کے بال سہلاتے ہوئے دھیرے دھیرے بولے جا رہا تھا

"ہاں میں سمجھ رہی ہوں پر ایک ویک ہونے کو ہے آپ نے مجھے میرا گیفٹ تک نہیں دیا کیا مجھے تب بھی ناراض نہیں ہونا چاہیے"

زر شالہ نے ناراض نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا پر سامنے والوں کی آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سمائے اسے پیار سے دیکھا جا رہا تھا اس کی آنکھوں کے لودیتے پیار کے پیغام سے اسے آنکھیں چرانا ہی پڑی

"آپ مجھے ایسے مت دیکھے"

وہ نظریں چرائے بولی

"میں تمہیں کیسے دیکھ رہا ہوں"

وہ محفوظ ہوا

"ایسے جیسے ابھی آپ دیکھ رہے ہوں ویسے نہ دیکھوں"

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں میں تو تمہیں اسی ہی آنکھوں سے دیکھتا آ رہا ہوں اب کیا ہو گیا ہے" وہ ہنستے ہوئے چھڑنے لگا

"زالان"

وہ شرم سے چلائی زالان کے لیے اس کا یہ روپ جان لیوا تھا یہ شرمانہ یوں نظریں چرانا

سب اسے بہت اچھا لگ رہا تھا

"چلو جی زالان صاحب آپ کے دل کی حسرت تو پوری ہو گئی آپ کی مثالہ صاحبہ شرما

رہی ہے"

وہ منہ ہی منہ میں بڑ بڑایا

"کیا کہا آپ نے"

زرشالہ کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی نظریں جھکائے پوچھنے لگی

"میری آنکھوں میں دیکھوں تو بتاؤ گا"

وہ بھی آج بصد تھا

"آپ مجھے ویسے دیکھنا چھوڑ دے میں آپ کی طرف دیکھنا شروع کر دوں گی"

وہ اپنے ہاتھوں پر نظر گھاڑے بولی جواب بھی زلالان نے تھام رکھے تھے

"تمہیں ایسے پیار بھری نظروں سے نہ دیکھوں تو کیسے دیکھوں یاد تمہیں دیکھ کر مجھے

اپنی نظروں پر اختیار نہیں رہتا اس میں میرا کیا قصور ہے"

وہ بے چارگی سے گویا زرشالہ نے ہنس کر اپنے دیوانے دیوتا کو دیکھا کتنا خوبصورت

احساس ہوتا ہے جب آپ کیسی کوچاہوں اور بدلہ میں وہ آپ کو آپ سے بھر کر پیار

کریں کتنا خاص لگنے لگتا ہے اپنا وجود اپنی ذات یہ سوچھ کر کہ کوئی ہے جیسے آپ کی پرواہ

ہے آپ اس کے لیے اس سے بھر کر خاص ہو

زالان نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ دوسرے وقت پر ڈال کر اس کے ہاتھ چھوڑ کر

سائیڈ ٹیبل کے داراز سے کچھ ڈھونڈ کر نکالنا زرشالہ سے دیکھے جا رہی تھی

"تمہیں لگہ ہے کہ میں نے تمہیں ویش نہیں کیا تمہیں تحفہ نہیں دیا تو میری ڈول وہ اس لیے کیونکہ میں موقع کے تلاش میں تھا کب تم میرے سامنے یوں روبرو بھٹیوں گئی کب میں تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر تم سے اظہار محبت کروں گا اور کب تمہیں اپنے ہاتھوں سے نیکس پہناؤ گا۔ ایسے تھوڑی دے دیتا سب کے سامنے کیا ہوا اگر ایک ویک گزر گیا آج تم میرے روبرو تو ہوں تمہیں دیکھ سن سکتا ہو تمہیں محسوس کر سکتا ہوں تم جو کہتی ہو بھول گیا ہوں تمہیں تو جانتی ہوں رات سنے سے پہلے آخری خیال تمہارا ہوتا ہے صبح آنکھ کھولنے سے پہلے پہلا چہرہ نظروں کے سامنے تمہارا آتا سانس لینا بھول سکتا ہوں تمہیں نہیں ایسا کبھی سوچنا بھی مت تمہارا ازالان تمہیں بھول سکتا ہے سمجھ آئی"

وہ اس کی ناک دبا کر پیار سے بولا اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا

"اجازت ہے"

نیکس ہاتھ میں تھامے وہ اس کے ہاں کا منتظر تھا کیا تھا وہ شخص اس پر سارے اختیارات رکھنے کے باوجود اس کی راضا مندی کے بنا سے چھونا بھی نہیں چاہ رہا تھا محبت اتنی

خوبصورت ہوتی ہے کیا یہ تو آج زرشالہ جان پائی تھی اس نے اثبات میں سر ہلایا زالان نے آگے بڑھ کر اس کے گلے میں نیکلس ڈالا پھر دھیرے سے اس کے گردن پر اپنی محبت کی نشانی چھوڑ کر واپس مڑا زرشالہ اس کی حرکت پر حیران رہ گئی زالان اسے محبت سے تنگے جا رہا تھا

"آج لیو یو"

وہ دھیرے سے بولا زرشالہ نے اپنا ہاتھ نیکلس پر پہرا دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی تھی کبھی کبھی الفاظ وہ کام نہیں کر پاتے جو خاموشی کے ذریعے انسان ایک دوسرے سے کہ جاتا ہے اور یہی خاموشی ان دونوں کے درمیان بہت کچھ کہ رہی تھی بہت کچھ سمجھ رہی تھی

.....

دامیر اب پہلے سے بہتر تھا بار بار حورین کو فون کر چکا تھا پر وہ تھی کہ اٹھا ہی نہیں رہی آج وہ مدد لینے کے لیے زالان کے پاس موجود تھا اسے حورین سے ملنا تھا اور یہ کام فتنے کے علاؤ کوئی نہیں کر سکتا تھا اسی سلسلے میں وہ زالان سے مدد لینے آیا تھا

"کہاں ہے تمہاری فتنہ بیوی ایک گھنٹہ ہوا ہے میرا آئے ہوئے اور اس مہرانی کے

نخرے ہی حتم نہیں ہو رہے"

وہ کب سے زالان کے کمرے میں بیٹھا بے صبری سے زر شالہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

"خدا کو خوف کرے میر بھائی پانچ منٹ ہوئے نہیں آپ کے آنے کے وہ جھوٹ کیسے

مزے سے بول رہے ہیں"

زر شالہ دروازہ کھول کر اندر ہوتے ہوئے بولی

"ہاں تمہیں کیا پتا ہے انتظار ہوتا کیا ہے کبھی تم نے کیا کو تو پتا چلے"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دانت پیس کر بڑ بڑایا

"خیر رہنے دے یہ بتائیں مجھے کیوں بلایا ہے آپ نے"

وہ زالان کے بارے صوفے پر بیٹھ کر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"تمہیں اگلا پرائم منسٹر بنانا ہے اسی سلسلے میں تم سے ملاقات کرنی تھی"

وہ چھڑ کر بولا زالان نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا

"دیکھ رہے ہیں زالان اپنے دوست کو پھر آپ کہتے ہیں پزنگا میں لیتی ہوں یہ تو جیسے شہد

میں ڈبو ڈبو کر بات کر رہے ہیں نہ"

وہ زالان کی طرف رخ مڑ کر گویا ہوئی

"میں تو سچی اور کھری بات کرتا ہوں اب اگلے کو اچھی لگتی ہے یہ بری اس کا تو میں

زمیندار نہیں ہو"

وہ اکڑ کا بولا

"بلکل میر بھائی میرے ساتھ بھی یہی مسلہ ہے میں بھی سچ بات کرتی ہوں پتہ نہیں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے کو اتنی آگ کیوں لگ جاتی ہے"

وہ ترکی با ترکی بولی

"تم دونوں نے اگر جملے بازی حتم نہ کی تو ٹھیک ہے لگے رہو میں ہی چلا جاتا ہوں"

زالان نے تنگ آ کر کہا

"او بھائی دل تھام کر بیٹھے رہوں آپ تو پوری عمر اس سے ہی مغز ماری کرنی ہے تم نے"

دامیر نے اسے واپس بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے چوٹ کی

"ہاں جیسے میری حور بچاری پوری عمر کے لیے آپ کو بھگتے گی نہ"

وہ کہاں باز آنے والی تھی

"تم نے جس کام کے لیے اسے بولا یا ہے وہ کہوں فضول کی مت ہانکو"

زالان نے آنکھیں دیکھائی

"زالان میں بتائیں دیتی ہوں میر بھائی کا کام ہے تو میری طرف سے معذرت میں ان کا

کام مرنہ کرو"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ منہ بنا کر بولی

"مرنے کی ضرورت نہیں ہے جیتے جی بھی کر سکتی ہوں تم وہ کام اس کے لیے مرنا

ضروری نہیں ہے"

دامیر نے ہنستے ہوئے چھڑا

"میر"

زالان نے گھورا

"شالہ حورین میر سے ناراض ہے وہ اس سے ملنا چاہتا ہے تاکہ وہ اسے مانا سکے وہ یہ کام تم کرو گی تمہارت سوا ہمیں کسی پر بھروسہ نہیں ہے"

زالان نے خود ہی بات بتادی ان دونوں سے تو کوئی امید نہیں تھی کہ وہ لوگ آرام سے بیٹھ کر بات کر سکے

"اور آپ کو لگتا ہے میں ان کا یعنی کہ ان کا کام کروں گی"

زرشالہ نے گردن مڑ کر زالان کو دیکھ کر میر کی طرف اشارہ کیا زالان نے افسوس سے

سر ہلایا

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مفت میں نہیں کروا رہا منہ مانگی قیمت دینے کو تیار ہو"

دامیر نے اکڑ کر کہا

"دیکھا آپ نے زالان انہوں نے مجھے لالچ دی میں کوئی بھکارن ہو جو مجھے ایسے کہ

رہے ہیں"

وہ رو ہنسی ہوتے ہوئے گویا ہوئی

"میر تم دو منٹ کے لیے خاموش نہیں ہو سکتے تم دیکھ نہیں رہے میں اپنی شالہ سے خود

بات کر رہا ہوں"

زالان نے دانت پیستے ہوئے کہا

"پکے زن مرید ہو لگے رہوں"

دامیر نے موبائل نکال کر اس پر چوٹ کی

"ہا ہا ہا یہ تو وہ بات ہو گئی کو ز آٹھ کر لوٹے کو کہتا ہے تم میں دو سوراخ ہے"

زر شمالہ قہقہہ لگا کر ہنسی

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Article "مطلب کیا ہے تمہارا اس بات سے"

دامیر نے موبائل سائیڈ پر کر کے حیرانگی سے پوچھا

"مطلب یہ کہ گوزا خود بچا رہ چھنی چھنی ہوتا ہے سوراخوں سے اور بڑا تیز مار خان بن کر

چوٹ کرتا ہے لوٹے پر۔۔۔ وہی مثال آپ کے لیے بھی ہوئی میرے زالان کو زن

مرید کہنے سے پہلے خود سوچ لے آپ اس وقت اپنی ناراض بیوی کو ماننے آئے ہیں اس

حساب سے آپ کیا ہوئے۔۔۔ آگے آپ بہتر جانتے ہیں"

اس نے آنکھ مار کر شرارت سے کہا

"دیکھا تم نے تمہاری فتنہ مجھے کیا کہ رہی ہے"

وہ تڑپ کر چلایا

"چپ ایک دم چپ تم اٹھو جا کر بند و بست کرو ان دونوں کی ملاقات کا"

اس نے معاملہ حتم کیا

"جار ہی ہوں پہلے رکھے میری ہتھیلی پر پیسے"

اس نے دامیر کے سامنے ہاتھ پھیلائے

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Book "تم مجھ سے رشوت لوں گی"

وہ مصنوعی غصے سے بولا

"نہیں ٹیپ مانگ رہی ہوں آپ کے کام کا دینا ہے تو دے نہیں تو رہنے دے"

وہ کہہ کر جانے لگی

"اچھا اچھا یہ لوں"

پانچ ہزار کانوٹ اس کی طرف بڑھایا

"رہنے دے اس میں ہمارا گزارا نہیں ہو سکتا دینے ہیں تو رکھے میرے ہاتھ پر پانچ پانچ  
کے دونوٹ"

زرشالہ نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی

"یار تو دے دے اس بھکارن کو ادھار سمجھ کر دے دے قسم سے اس بات پکا کرواپس  
کروں گا"

دامیر نے زالان کی منت کی

"رہنے دے بھائی یہ لوگ میرے پہلے ہی پندرہ ہزار بیکری میں لوٹا چکے ہیں مزید میں  
بے وقوف نہیں بن سکتا"

زالان نے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ناچار برے برے منہ بنا کر ایک اور پانچ ہزار کانوٹ  
نکال کر اسے تھامنے لگا

"ویسے یہ کام ہونے کے بعد بھی لے سکتی ہوں تم اتنا بھروسہ تو رکھو"

دامیر نے دینے سے پہلے اس سے پوچھا

"رہنے دے میری بھائی سیاست دانوں کی طرح چھوٹے وعدے کرنا آپ کی حاصی پرانی

عادت ہے مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا کام ہونے کے بعد آپ کون میں کون "

زرشالہ نے دونوں نوٹ پکڑ کر کاروباری انداز میں کہا زالان کا قہقہہ بے سہتا تھا کہاں

پھنس گیا تھا وہ ایک نمبر کی فتنہ بیوی ملی تھی اسے

.....

وہ اپنا کام کر چکی تھی حاجی دادو کو بڑی ماں کی طرف لے آئی تھی اب دامیر کو لیے اپنے

پورشن گئی حورین اپنے کمرے میں سرہا تھوں میں دیے گم سم بیٹھی تھی

1990 "کی مس ورلڈ صاحبہ اگر آپ میر بھائی کے ساتھ خوابوں کی دنیا سے

لوٹ آگئی ہے تو کیا میں انداز آسکتی ہوں"

زرشالہ نے گردن انداز کر کے صدا لگائی حورین نے سراٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا

"تمہیں کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی"

حورین نے سیدھا ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا

"مجھے تو خیر کسی کی اتنی ہمت نہیں منع کر دے پر میرے ساتھ کوئی مہمان بھی تھا تو

سوچا اجازت کے کر آ جاؤ"

وہ فٹ سے کہتی ہوئی دامیر کا ہاتھ پکڑے انداز گھس گئی حورین کو سمجھنے کا وقت ہی نہیں ملا حورین ہنق دق اسے دیکھنے لگی

"یہ کیا حرکت ہے"

وہ غصے سے چبا چبا کر بولی

"یار یہ مسٹر بین تم سے ملنے آئے ہیں اتنی منت سماجت کی میری مجھ سے ان کی دھکی فریاد دیکھی نہیں گئی تو لے آئی انہیں ساتھ"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرشالہ پوری ڈرامے باز تھی

"اب میں نے سوچا بچا رہے میر بھائی کو اس عمر میں کون اپنی بیٹی دے گا تم ہی اللہ کے نام پر قربانی دے دوں اللہ جردے گا تمہیں تمہاری اس قربانی کی"

زرشالہ نے آنکھ مار کر حورین کو دیکھنا چاہتے ہوئے بھی حورین کے چہرے پر مسکراہٹ دور گئی دامیر دانت پیستے ہوئے اسے گورتا رہ گیا زرشالہ جس سپیڈ سے آئی تھی اسی سپیڈ سے واپس ہوئی

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں"

وہ شرارت سے کہتا اس کے پہلو میں بیٹھ گیا "خوش فہمی ہے آپ کی" وہ اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولی دامیر نے ہاتھ بڑھا کر اسے واپس اپنے پہلو میں بیٹھایا

"چلو مان لیتا ہوں میں تمہارے دل میں نہیں بستا تو پھر ہوش میں آتے ہی مجھے یاد کر کے تڑپ تڑپ کر روئے کیوں جا رہی تھی"

وہ اس کے بال پیچھے کرتے ہوئے شرارت سے بولا

"بے وقوف تھی میں"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ تو اب بھی ہو"

وہ مسکراتے ہوئے بولا

"کیوں آئے ہیں"

تم سے ملنے تمہیں ماننے تمہیں دیکھنے"

جواب حاضر تھا

"واہ دامیر صاحب واہ پہلے دھوکا دیتے ہوں پھر معصوم بن کر آجاتے ہوں سامنے"

وہ تلخ کلامی سے گویا ہوئی

"اچھا تو تمہیں لگتا ہے میں نے تمہیں دھوکا دیا ہے"

وہ بے یقینی سے بولا

"ہاں آپ نے میرا یقین میرا مان سب ایک جھٹکے میں توڑ دیا کیوں کیا آپ نے میرے

ساتھ آخر کیوں"

وہ کہتے کہتے رونے لگی اس کے آنسو سیدھے دامیر کے دل پر گر رہے تھے اس نے

حورین کے کمر کے گرد اپنا ہاتھ ڈال کر اسے اور خود کے قریب کیا اس کا سر اپنے

کندھے پر رکھا

"میری پاگل سی بیوی صاحبہ کیا جانتی ہو تم میرے بارے میں یہی نہ کہ میں جھوٹا ہو

تمہیں تنگ کرتا رہا ہوں تو ہاں میں نے کیا ہے ایسا پر اس کے پیچھے کی وجہ جانا چاہتی ہوں

آخر میں نے ایسا کیوں کیا!"

اس نے بات کرتے کرتے خاموش ہو کر حورین کے جھکے سر کو دیکھا

"کیونکہ یہ سب کرنا میری مجبوری تھی حور پہلے دن جب تمہارے سامنے کھڑے ہو کر وہ گھٹیا ڈانٹاگ بازی کر رہا تھا تو وہ سب تمہیں بچانے کے لیے کر رہا تھا۔ جس کنگ میں شامل ہوا تھا وہ بہت بڑے مافیہا کنگ تھا لڑکیوں کی سمگلنگ کرتے تھے ان کی نظر تم پر بھی تھی تمہارے سامنے آنے سے پہلے تمہارے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لی تھی تمہاری طرف بڑھتا ایک ایک قدم ان لوگوں کو تمہاری پہنچ سے دور کرتا جا رہا تھا میں نے ان لوگوں سے کہ دیا تھا تم پر پہلا حق میرا ہے جانتا ہوں بہت غلط اور اخلاق سے گری ہوئی بات کی تھی میں نے پر تمہیں بچانے کے لیے یہ سب کرنا میری مجبوری تھی"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حورین نے سر اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھا

"آپ اتنے حطر ناک لوگوں میں کیا کر رہے تھے"

اس نے پریشانی سے پوچھا

"تم جیسی معصوم اور بے گناہ لڑکیوں کو بچانے کے لیے گیا تھا وہاں"

اس نے دھیرے سے کہا

"مجھے بتایا کیوں نہیں اور وہ آخری فون کال جو آپ نے بالو بن کر مجھے کی تھی مجھے

دھمکیاں دے رہے تھے وہ کیا"

بدگمانی کے بادل جھڑ گئے تھے اب اسے اپنے دامیر پر یقین آ گیا تھا کہ اس نے واقعی میں

یہ سب اسے بچانے کے لیے کیا تھا وہ تو سوچ کر ہی ڈر گئی تھی اگر دامیر کی جگہ واقعی

وہاں کوئی غنڈہ ہوتا اس کا کیا ہوتا آج وہ کہا ہوتی بے شک اللہ بہترین کارساز ہے اس نے

اسے بے مول ہونے سے بچا لیا تھا

"وہ تو میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر میری بیوی صاحبہ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے"

وہ ہنستے ہوئے چھڑنے لگا

"اچھا پھر کیا پتہ چلا"

"یہی کہ میری حور ایک نمبر کی بے وقوف ہے نا جانے اس دن کیا سوچ کر آگئی تھی تم

وہاں جب مجھے زالاں نے فون کر کے بتایا میں سب چھوڑ چھاڑ کر تمہیں وہاں سے واپس

بھیجنے کے لیے بھاگا وہاں پہنچ کر تمہاری بے وقوفی پر جی بھر کر غصہ بھی ایا خدا نہ خواستہ

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو"

وہ بولتے ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا

"تو آپ تھے نہ مجھے بچانے"

وہ شرارت سے بولی

"اچھا اب ناراض تو نہیں ہونہ"

وہ جان کر بھی یقین کرنا چاہتا تھا

"نہیں بالکل بھی نہیں"

"تو پھر ماما پاپا کو کب بھیجور خصتی کی بات پکی کرنے"

وہ شوخی سے بولا

"دامیرا بھی اتنی جلدی بھی کیا ہے"

وہ پریشان ہو کر رہ گئی اتنا چانک سب کچھ اس کے لیے پریشانی کی بات تھی

"کوئی جلدی ولدی نہیں ہے اب اور انتظار نہیں کر سکتا میں"

وہ شرارت سے گویا ہوا حورین نے شرما کر نظریں چرا لی

"تو بتاؤ نہ کب بھیجو پھر ماما پاپا بھی پاکستان آنے کے لیے بے تاب ہیں کہ کب آئے اور  
اپنی بہو کو گھر لے آئے"

دامیر اسے مسلسل تنگ کیے جا رہا تھا

"جب آپ کا دل کرے"

وہ شرماتے ہوئے بولی

"شکریہ میری زندگی اب اپنی رخصتی پر ہی ملاقات ہو گئی"

وہ اسے پیار سے گلے لگاتے ہوئے گویا ہوا

"اب آپ جائے یہاں سے"

وہ خود کو چھڑاتے ہوئے شرم سے لال ہوتے ہوئے بولی دامیر نے پیار سے اسے دیکھا

مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے اسے دیکھا

"اوکے جاتا ہوں جانے سے پہلے تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں"

اس نے جیب سے ایک ڈبہ نکال کر کھولا اس میں خوبصورت سا بلیسٹ تھا اسے نکال

کر ہاتھ بڑھا کر حور کا ہاتھ تھاما بلیسٹ اس کے نازک کلائی پر باندھ کر اس کے ہاتھ پر

بوسہ دیا

"خوش رہوں زندگی"

وہ کہ کر جانے لگا

"جانے کو دل تو نہیں کر رہا پر کیا کروں مجبوری ہے جانا تو پڑے گا نہ"

وہ اس کے گال پر تھکی دے کر چلا گیا پیچھے حورین اس کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے

مسکرا اٹھی



اس وقت سے ہی لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے دادو صبا صفا اور صائمہ بیگم ایک طرف بیٹھی شادی کی شاپنگ کے لیے لسٹ بنا رہی تھی داجی اپنے تینوں بیٹوں کے ساتھ بیٹھے مہمانوں کی لسٹ بنانے میں مصروف تھے اگلے مہینے کے پہلے ہفتے دامیر حورین کی رخصتی طے پائی تھی اس کے اگلے ہفتے زالان اور زرشالہ کی اور دو دن چھوڑ کر بہروز کا ولیمہ رکھا گیا تھا داجی تو چاہتے تھے سب کی ایک ساتھ ہی ہو

جائے پر زرشالہ نے وہ رونا شروع کیا اسے سب کی شادیاں انجوائے کرنی تھی اسی کی ضد کی وجہ سے یہ سب اسے طے ہو پایا تھا اب بھی سب نوجوان نسل بیٹھی شادی کے و فنکشن ڈسکس کر رہے تھے زلالان البتہ ان سے فاصلے پر بیٹھا بظاہر چاہے سے لطف اندوز کو رہا تھا پر اس کا سارا دھیان ان سب کی طرف ہی تھا

"یاد مجھے تو آج سے ہی شاپنگ شروع کرنی ہے بعد میں اتنا وقت نہیں ملے گا"

زرشالہ نے پاس پڑے میگزین سے سر اٹھا کر کہا

"بس کر جاؤ نادیدی وردہ پر بیس پرسنٹ ڈسکاؤنٹ دیکھ کر تمہاری نیت میں فتور آ گیا صبح سے کتنا کہا تم سے چلو چلتے ہیں تم نے ایک نہ سنی اب جلدی پڑ گئی"

رومانے اسے گھوری سے نوازا

"ہاں تو تمہیں کیا تکلیف ہے ایک تو اتنے دنوں سے کسی کی تانگ بھی نہیں کھینچی زندگی بے رونق سی لگ رہی ہے آج جا کر کچھ ہنگامہ کرتے ہیں"

زرشالہ نے اتنے دنوں سے کسی سے پزنگا نہیں لیا تھا اب اس کا شیطانی دماغ کچھ کرنا چاہتا

تھا

سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی زالا ان سب کو ملا متی نظروں سے گھور کر رہ گیا

"ویسے یار رومہ ایک بات کہوں"

عمار تھوڑا قریب ہو کر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا

"ہاں بکو"

اس نے کوفت سے دیکھ کر جواب دیا

"رات میں نے ایک خواب دیکھا"

"اچھا تو میں کیا کروں"

"سنو تو خواب میں تم اور میں ایک ساتھ ایک پہاڑ پر تھے جہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ

تھا"

وہ خیالوں میں گم ہو کر بولا

"ہا ہا ہا تمہارے خواب بھی تمہارے طرح بے ہودہ ہی ہے"

"میں نے تمہارا ہاتھ تھام رکھا ہے تم مجھے دیکھ کر شرمنا رہی ہوں اور میں۔۔۔"

"بس آگے ایک لفظ اور نہیں تمہارے بے ہودہ خواب کی ایسی کی تیسری میں اور تم  
چوزے سے شرمناؤ اور اللہ اللہ میں نے تمہارا ہاتھ تھام رکھا ہے حج حج توبہ مجھے سوچ کر  
ہی وحشت ہو رہی ہے"

وہ اس کی بات کاٹ کر غصے سے بولی

"اب خواب تو خواب ہوتے ہیں تمہیں میری قدر ہی نہیں ہے پتا ہے اس دن مانو میری  
کلاس فیلو مجھ پر لائن مار رہی تھی میں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا مجھ سے دور رہوں  
میں کسی کی امانت ہو"

وہ آخری بات شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا

"ہا ہا ہا ہا واقعی اللہ کی امانت ہو اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے"

رومانے ہنسی دباتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا سب ہی اپنی اپنی بحث میں مصروف  
تھے کسی کا ان دونوں کی طرف دھیان نہیں تھا سوائے بہروز کے جو کان لگائے ان کی  
گفتگو سنے جا رہا تھا عمار اس کی بات سن کر منہ بنا کر رہ گیا

"مجھے پوری عمر افسوس رہے گا تم میری محبت کو سمجھ ہی نہیں سکی"

وہ دکھ بھرے انداز میں گویا ہوا

"خیر تو ہے نہ آج کون سی والی سے بریک اپ ہو گیا ہے جو تم مجھ پر لائن مارنے کی ناکام

کوشش کر رہے ہوں"

رومانے شکی نظروں سے اسے دیکھا

"اب تم مجھے اتنا گھٹیا بھی نہ سمجھو"

"چلو تم کہتے ہوں تو مان لیتی ہوں پر میں تم سے شادی ایک شرط پر ہی کروں گی"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ احسان جتاتے ہوئے بولی

"مجھے تمہاری ہر شرط سے بغیر بھی منظور ہے"

"پہلے سن تولوں تمہیں شادی کے بعد گھر داماد بنا پڑے گا"

اس کی بات پر عمار کے ساتھ ساتھ بہروز کو بھی ایک سو بیس واڈ کا کرنٹ لگا

"تمہیں میں اتنا بے غیرت نظر آتا ہوں جو اپنے سسر کا مال کھاؤ گا" وہ صدمے سے

چلایا

"اوائے اس خوش فہمی میں مت رہنا میں تمہیں اپنے باپ کا مال کھانے دوں گئی بھی

نہیں اپنا کمانا اپنا کھانا بس تم میں نہیں تم رخصت ہو کر میرے گھر آؤ گے "

عمار نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ کیا

"تم میرے گھر آؤ یا میں تمہارے گھر بات تو ایک ہی ہے مجھے تمہاری خوشی سے بھر کر

کچھ عزیز نہیں ہے "

روما اس کی بات پر بے اختیار مڑ کر اسے دیکھنے لگی

"افسوس بغیر انسان افسوس پہلے تو میں انتظار کرتا رہا تمہارے خواب کے آخر میں

کہی نہ کہی ہم بھی ہو گے پر تم نکلے ایک نمبر کے کینے ٹھر کی انسان تمہیں خواب میں بھی

رومانس جھاڑنے کا شوق چھڑا تھا چلو وہ بھی رہنے دوں دوسرے نمبر پر تم اور بھی

بغیر ت نکلے چلے گھر داماد بنے میں پوچھتا ہوں کوئی شرم کوئی حیا نہیں آئی اپنے ساتھ

ساتھ ہم سب کا نام ڈبوتے ہوئے پھٹان مرد عورت کو بیاہ کر لانے کے بچائے خود سر پر

دوپٹہ ڈال کر رخصت ہو گا "

بہروز شروع ہوا تو عمار اور رومان حق دق اس کی بکواس سننے لگے

"بے غیرت انسان تم ہماری باتیں سن رہے تھے"

عمار دھیرے سے چلایا

"ہا ہا ہا نہ صرف سن نہیں رہا تھا تمہاری مستقبل کی زندگی مریدی کا سوچ سوچ کر  
خوش بھی ہو رہا تھا بہت وفادار نکلے تم تو بلکل کتے کی طرح وفانہبانے کا اردہ لگاتا ہے  
تمہارا"

وہ ہستے ہوئے چھڑنے لگا

"میرے منہ مت لگاؤ"

NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہارے منہ تو رومابھی نہیں لگنا چاہتی یہ تم نے خود ہی کہا تھا میں کیا خاک اس

چھوارے جیسے منہ لگوں گا"

وہ شرارت سے آنکھ مار کر بولا

"یہ تم لوگوں نے کیا گھس پھس لگا رکھی ہے"

ولیدان کی طرف متوجہ ہوا جو ابھی تک افشاں کا دماغ کھا رہا تھا بہت کوشش کی اسے

اپنے دل کی بات کہنے کی مگر ہائے رہ قسمت ان سب بھائیوں کی قسمت میں جذبات

سے عاری لڑکیاں لکھی گئی تھی عمار اس کی مداخلت پر دانت پیس کر رہ گیا  
 "تم سے مطلب ہماری مرضی ایک تو اس گھر میں بندہ اپنے دل کا حال بھی نہیں بیان  
 کر سکتا"

عمار چڑچڑے انداز میں بولا اس کی بات پر بہروز قہقہہ لگا کر ہنسا  
 "لو کر لوں گل دل کی گل کرنے کے لیے محفل کا انتخاب کا عقل سے عاری بندے نے  
 کہا تھا کروں اب ہم تمہارے دل کی بات کے چکر میں کان تو نہیں بند کر سکتے نہ"  
 بہروز کی بات پر وہ مزید تپا

"اپنی کوئے جیسی چونچ بند رکھوں نہیں تو سارے دانت توڑ کر ہاتھ میں دے دوں گا"

"لو کر لوں گل الٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے والی بات ہو گئی تمہاری تو"

بہروز کو بھی مزہا رہا تھا اسے تنگ کرنے میں

"پلیز زالان گاڑی کی چابی دے دے نہ ہم جلدی واپس آئے گے"

زرشالہ زالان کے سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی زالان مسلسل نفی میں سر ہلائے جا

رہا تھا بہروز کا سارا دھیان عمار سے ہٹ کر ان کی طرف گیا

"بلکل بھی پچھلی بار بھی تم لوگوں نے جو میری گاڑی کی حالت کی تھی وہ میں ابھی تک نہیں بولا دو سرا مجھے تھانے جانا ہے تم لوگ اپنا کہی اور بندوبست کروں"

اس نے صاف انکار کیا زالان کے پاس ڈبل ڈول تھا اس میں سارا گروپ آسانی سے آ جاتا تھا پچھلی بار ان لوگوں نے اتنی گندی سڑکوں پر اسے ڈوریا تھا کہ بچارے کی گاڑی دیکھنے کے قابل نہیں تھی

"دیکھے زالان قسم لے لے اس بار ایسا کچھ نہیں کریں گے پلیز دے دے نہ"

وہ منت سماجت کرنے لگی اس کے معصوم شکل پر زالان کو ترس تو بہت آ رہا تھا پر ان لوگوں کو گاڑی دینے کا ریسک وہ مڑ کر نہیں لے سکتا تھا

"میں نے ابھی سروس کروائی ہے گاڑی کی میں نہیں دے رہا بھائی"

اس نے زر شالہ کے روہنسی چہرے سے نظر ہٹا کر دل کو تھپکی دے کر ہاں کرنے سے بہت مشکل سے روکا

داجی سے ن کی حالت نہیں دیکھی گئی فٹ سے اپنی گاڑی کی چابی ان کی طرف بڑھادی ان سب کا قافلہ چل پڑا اب انہیں دو گاڑیوں میں جانا تھا ان سب کا رخ گیراج کی

طرف تھا

"روما پلینز میرا ہاتھ تھام کر چلو مجھے میرے خواب کو حقیقت میں دیکھنے کا شرف بخش

دوں"

عمار کہی سے نمودار ہو کر روما کے ساتھ چلتے ہوئے گویا ہوا

"ہاں ہاں کیوں نہیں"

رومانے ہنس کر اپنے سکاف سے سیفیٹ پین نکال کر ہاتھ میں اس انداز میں پکڑا کے اگلے  
کو چوب جانے کے پورا پورا چانس تھا عمار اس کی ہاں پر جھوم اٹھا

رومانے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر زور سے دبایا

"ہائے اماں مر گیا"

وہ کرنٹ کھا کر اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے چلایا

"کیا ہوا خواب کو حقیقت بنتے اب کیوں نہیں دیکھ رہے"

روما اپنی ہنسی دبا کر بولی

"میری باپ کی توبہ جو تم ان رومنٹک لڑکی سے کبھی رومنٹک ہونے کی کوشش بھی کروں تو"

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے وہ چڑ کر بولا رومانے قہقہہ لگا کر اسے اور تڑپایا  
سب اس وقت گیراج میں پہنچ گئے تھے

"تو کون کون میرے ساتھ شاپنگ پر جانا چاہتا ہے"

زرشالہ نے آگے کھڑے ہو کر سب کی طرف دیکھ کر پوچھا سب نے ہی ہم آواز ہو کر

"میں" کہا  
NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews  
"جانے سے پہلے کیا حیا ہے مسٹر کھڑوس خان کو ان کی نہ کی سزا دینی چاہیے کیا"

اس نے شرارت سے سب کی طرف دیکھ کر انکھ ماری

"بلکل دینی چاہیے"

سب جوش و خروش سے سر ہلا کر بولے

"تو عمار اپنے موبائل میں گانا گاؤ اور گوری میم ہمارے ساتھ جانا ہے نہ"

عمار کو حکم سنا کر وہ لیلی کی طرف مڑی لیلی نے اثبات میں سر ہلایا

"تو چلو پھر یہ لوں پین اور شروع ہو جاؤ سب"

اس نے سر سے پین نکال کر س کی طرف بڑھایا لیلیٰ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"او میری معصوم گوری میم اس کا کرنا یہ ہے یہ جو سامنے گاڑی کھڑی ہے نہ میرے

شوہر کی اس گاڑی کے چاروں تا ئیر پنکچر کرنے ہے سمجھ آئی"

زرشالہ نے مسکرا کر شرارت سے کہا

"پرائس ناٹ فیر"

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے"

اس نے آنکھ ماری عمار نے گانا لگا یا سب لڑ کے جھومنے لگے رومالیلیٰ رانیہ زرشالہ بیٹھ کر

ٹائر سے ہوا نکالنے لگے

"اب جا کر دیکھائے زرا گاڑی میں بہت آئے زرشالہ سے پنگا لینے والے"

زرشالہ نے اٹھ کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے ہنس کر کہا سب کا قہقہہ بے سہتا تھا

اس کے بعد وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر لوگوں کا جینا حرام کرنے باہر نکل پڑے

گاڑی کی حالت دیکھ کر زالان کا کیا حال ہوا ہو گا وہ تو آپ سب جانتے ہی ہوں گے  
 کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی اسے تو یو نہی چلانا ہے ہر موڑ کر شرارتوں کے ساتھ۔ اچھا برا  
 وقت تو اتار ہتا ہے مزاتب آئے جب اچھے برے وقت میں بندہ ایک ہو کر ہر مشکل کا  
 مقابلہ کرے امید نے آپ سب کو ناول اچھا لگا ہو گا اور اس کا اینڈ بھی خوش رہیں آمین

be happy dua o my yad rakhye ga



NEW ERA MAGAZINE .COM  
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین